عمران سیریز

سیکرٹ سنٹر

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

ٹائیگر نے جیسے ہی کار شیرٹن کلب کی پارکنگ میں روکی۔ ایک سرخ رنگ کی کار اس کے بالکل پیچھے آکر رکی اور ٹائیگر بیک مرر پر کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی روزی راسکل کو دیکھ کر چونک پڑا۔ روزی راسکل کو دیکھ کر ٹائیگر نے اس طرح منہ بنانا شروع کر دیا جیسے کونین کی گولیوں کے اکٹھے دو تین پیکٹ جبراً اسے حلق سے نیچے اتارنے پڑ رہے ہوں۔ لیکن اسے کار سے نیچے تو اترنا ہی تھا۔ اس نے نیچے اتر کر کار لاک کی اور پھر اس طرح آگے بڑھا جیسے وہ کار سے نیچے اترنے والی روزی راسکل سے یکسر واقف ہی نہ ہو۔

"اے سنو"...... روزی راسکل نے اپنی کار لاک کرتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا بات ہے"...... ٹائیگر نے رک کر بڑے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک تو تم ملتے نہیں ہو اور اگر مل جاؤ تو پھر اس طرح کتراتے ہو جیسے میں چھوت کی کوئی خوفناک بیماری ہوں۔ میں نے تمہاری کار کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑتے ہوئے دیکھ لی تھی۔ آؤ میرے ساتھ"۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مین گیٹ کی طرف اس طرح بڑھنے لگی جیسے اسے یقین ہو کہ ٹائیگر ہر صورت میں اس کے پیچھے آئے گا لیکن ٹائیگر واپس مڑا اور اس نے کار کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید بیزاری اور کوفت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کار سٹارٹ کرتا کار کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا۔

"نکلو باہر۔ ورنہ"...... روزی راسکل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے اس طرح چیخنے کی وجہ سے ادھر ادھر موجود لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"بند کرو دروازہ اور جاؤ یہاں سے نانسنس"...... ٹائیگر نے اس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تم باہر آتے ہو یا نہیں"...... روزی راسکل نے اور زیادہ اونچی آواز میں کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... ادھر ادھر سے لوگ ٹائیگر کی کار کی طرف دوڑ پڑے۔

"اسے کہو کہ کار سے نیچے اتر آئے ورنہ میں اسے بھی گولی مار دوں گی اور اس کی کار بھی بم سے اڑا دوں گی۔ نکالو اسے باہر"...... روزی

راسکل نے پیچھے ہٹتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"جناب آپ باہر آ جائیں جناب"...... پارکنگ بوائے نے تقریباً روتے ہوئے لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا جو اس سچوئیشن پر ہونٹ بھینچے بیٹھا تھا۔ ٹائیگر کے دماغ میں واقعی دھماکے سے ہو رہے تھے اور پھر اس نے ایک فیصلہ کیا اور دوسرے لمحے وہ کار سے باہر آ گیا۔ اس نے قہرآلود نظروں سے روزی راسکل کی طرف دیکھا اور پھر مڑ کر کار کا دروازہ بند کر دیا۔

"ہاں، بولو کیا بات ہے۔ کیوں چیخ رہی تھی تم"...... ٹائیگر نے بڑے جارحانہ انداز میں آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"چلو میرے ساتھ۔ کلب میں چلو ورنہ میں واقعی تمہیں گولی مار دوں گی"...... روزی راسکل نے بجائے خوفزدہ ہونے کے اور زیادہ جارحانہ لہجے میں کہا اور مشین پسٹل جیب میں ڈال کر وہ ایک بار پھر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگی جیسے اسے یقین ہو کہ اب ٹائیگر لازماً اس کے پیچھے آئے گا۔

"آپ کی واقعی ہمت ہے جناب کہ آپ ان جیسی بیگم کو بھگت رہے ہیں"...... ایک آدمی نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں ٹائیگر سے کہا۔

"یہ میری بیگم نہیں ہے"...... ٹائیگر نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن پر چھا جانے والی بیزاریت اور کوفت اس آدمی کے اس فقرے کی وجہ سے یکلخت چھٹ گئی تھی۔

"اوہ، پھر تو آپ واقعی باہمت ہیں کہ ایسی دوست سے نبھا رہے ہیں"...... اس آدمی نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میری دوست نہیں دشمن ہے دشمن"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا کیونکہ اس نے روزی راسکل کو رکتے اور مڑتے دیکھ لیا تھا۔

"میں تمہاری دشمن ہوں۔ کیوں"...... روزی راسکل نے اس کی بات سن لی تھی۔

"اگر تم عورت نہ ہوتی تو اب تک زمین میں دفن ہو چکی ہوتی۔ کیا ضرورت ہے اس طرح احمقانہ انداز میں باتیں کرنے کی"۔ ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر تم مجھے پسند نہ ہوتے تو اب تک کروڑ بار ہلاک ہو چکے ہوتے تمہیں کیا ضرورت تھی اس طرح مجھ سے بھاگنے کی نانسنس۔ نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو"...... روزی راسکل نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے اب تم سے چھٹکارہ پانا ہی پڑے گا۔ آؤ میرے ساتھ"۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"جاؤ۔ اب میں تمہارے ساتھ نہیں آؤں گی۔ جاؤ"۔ روزی راسکل نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح واپس مڑ گئی جیسے ٹائیگر سے ہر قیمت پر چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتی ہو۔

"خس کم جہاں پاک"...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے مینجر راتھر کے آفس میں داخل ہوا تو راتھر اسے دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"آؤ آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ بڑی دیر لگا دی تم نے"...... راتھر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ آج تم ضرورت سے زیادہ ہی پرجوش نظر آ رہے ہو۔ فون پر بھی تم نے جلدی آنے کی رٹ لگا رکھی تھی"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ راتھر کے سامنے روزی راسکل کے بارے میں کچھ نہ کہہ سکتا تھا۔

"ایک بڑا کام ملا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ کام تم آسانی سے کر لو گے"...... راتھر نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا، اب تمہیں بھی بڑے کام ملنے لگ گئے ہیں۔ بولو کیا کام ہے"...... ٹائیگر نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو راتھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم روزی راسکل کو تو جانتے ہی ہو گے"...... راتھر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ کیوں"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ راتھر روزی راسکل کا نام لے گا۔

"یہ کام اس سے متعلق ہے"...... راتھر نے کہا۔

"کیا کام ہے ۔ تفصیل بتاؤ"...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"روزی راسکل نے یورپ سے آنے والے انتہائی قیمتی ہیروں کی ایک بڑی کھیپ پر جبراً قبضہ کر لیا ہے ۔ ہماری پارٹی وہ ہیرے اس سے واپس لینا چاہتی ہے"...... راتھر نے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر اور زیادہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔ روزی راسکل نے کھیپ پر جبراً قبضہ کر لیا ہے ۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"چوبیس ہیروں کی ایک کھیپ یورپ سے پاکیشیا بھجوائی گئی تھی ۔ اس کی مالیت دس کروڑ ڈالرز ہے اور ہیرے لانے والے دو آدمی تھے جنہوں نے آدھے آدھے ہیرے بانٹ رکھے تھے ۔ وہ دونوں یورپ سے بائی ایئر یہاں پاکیشیا پہنچے ۔ راستے میں بھی انہیں چیک نہ کیا گیا اور پھر یہاں بھی وہ کلیئر کر دیئے گئے ۔ انہوں نے ایئرپورٹ سے رابرٹ جیولرز کے پاس پہنچنا تھا جس کا شوروم مین مارکیٹ میں ہے اور یہ ہیرے انہوں نے رابرٹ جیولرز کے حوالے کرنے تھے ۔ جہاں سے آگے وہ اپنی منزل پر پہنچ جاتے لیکن وہ دونوں آدمی جب وہاں نہ پہنچے تو رابرٹ جیولرز کے مالک رابرٹ نے یورپ فون کیا ۔ وہاں سے بتایا گیا کہ کھیپ بھجوا دی گئی ہے اور ان دونوں آدمیوں کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی گئی ۔ وہ پہلے بھی یہ کام کرتے رہتے تھے اس لئے

رابرٹ ان سے واقف تھا ۔ رابرٹ نے ایئرپورٹ سے معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ یہ دونوں پاکیشیا پہنچ چکے ہیں جس پر رابرٹ نے ایک ٹریسنگ گروپ کی خدمات حاصل کیں اور پھر پتہ چلا کہ ان دونوں آدمیوں کی لاشیں ذیشان کالونی کی ایک نو تعمیر کوٹھی کے اندر پڑی ہوئی پولیس کو ملی ہیں اور ان کے پاس کوئی ہیرا موجود نہ تھا ۔ ٹریسنگ گروپ نے مزید انکوائری کی تو انہیں پتہ چلا کہ جو کار اس نو تعمیر کوٹھی کے سامنے کافی دیر تک کھڑی رہی ہے وہ روز کلب کی مالکہ اور جنرل مینجر روزی راسکل کی ہے جو اس نے ابھی حال ہی میں خریدی ہے ۔ اس کا رنگ تیز سرخ ہے اور اپنے رنگ کی وجہ سے وہ آسانی سے پہچانی جاتی ہے اور چونکہ روزی راسکل اس قسم کے کام پہلے بھی کرتی رہی ہے اس لئے سب کو یقین ہو گیا کہ یہ کام بھی روزی راسکل کا ہے ۔ چنانچہ رابرٹ نے روزی راسکل سے رابطہ کیا لیکن اس نے ان ہیروں کے بارے میں صاف انکار کر دیا ۔ روزی راسکل پر زبردستی نہیں کی جا سکتی اور ہیرے واپس حاصل کرنے بھی بے حد ضروری ہیں ۔ چنانچہ رابرٹ نے مجھ سے رابطہ کیا کیونکہ ایک بار پہلے بھی ایک کام کے سلسلے میں روزی راسکل سے میں نے رابطہ کیا تھا اور روزی راسکل کو بھاری رقم دے کر اس سے وہ چیز حاصل کر لی تھی ۔ چنانچہ رابرٹ نے اب بھی یہ کام میرے ذمے لگا دیا ۔ میں نے اس سے دس لاکھ ڈالرز ڈیمانڈ کئے جو اس نے اس شرط کے ساتھ قبول کر لئے کہ مکمل کھیپ دستیاب ہونے کے بعد وہ رقم دے گا لیکن میں نے

بہرحال اصول کے مطابق پانچ لاکھ ڈالرز اس سے وصول کر لئے ۔ پھر میں نے روزی راسکل سے رابطہ کیا اور اسے میں نے پانچ لاکھ ڈالرز کی آفر کر دی لیکن اس نے سارے وقوعہ سے ہی یکسر انکار کر دیا۔ چنانچہ مجھے تمہارا خیال آیا کہ تم یہ کام کر سکتے ہو۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا تھا۔ تم روزی راسکل سے یا جس نے بھی ہیرے اڑائے ہیں وہ ہیرے واپس حاصل کر کے مجھے دے دو۔ میں تمہیں پانچ لاکھ ڈالرز دے دوں گا"...... راتھر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بات یقینی ہے کہ یہ ہیرے روزی راسکل کے پاس ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یقینی تو نہیں ہے لیکن سب کا خیال یہی ہے ۔ البتہ روزی راسکل صاف انکار کر رہی ہے"...... راتھر نے کہا۔

"تم نے اسے پانچ لاکھ ڈالرز کی آفر کر دینی تھی کہ وہ ہیرے جس کے پاس بھی ہوں برآمد کر کے تمہیں دے دے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے آفر کی تھی لیکن اس نے کہا کہ وہ ایسے چھوٹے چھوٹے کام نہیں کیا کرتی ۔ اس نے صاف انکار کر دیا تھا"...... راتھر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے نکالو ڈھائی لاکھ ڈالرز اور ہیروں کی تفصیل بھی بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جب تم ہیرے لے آؤ گے تو تمہیں پانچ لاکھ ڈالرز مل جائیں گے"...... راتھر نے کہا۔

"ابھی تم نے خود ہی اصول کی بات کی ہے اور اب تم خود اصول کی خلاف ورزی کر رہے ہو"...... ٹائیگر نے کہا تو راتھر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک پیکٹ نکال کر ٹائیگر کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ لو مجھے معلوم ہے کہ تم باز نہیں آؤ گے ۔ اس لئے میں نے پہلے ہی یہاں پیکٹ رکھا ہوا تھا"...... راتھر نے کہا تو ٹائیگر نے پیکٹ اٹھایا۔ اسے کھول کر اس میں موجود بڑی مالیت کے نوٹوں کو نہ صرف باقاعدہ گنا بلکہ انہیں چیک بھی کیا۔

"اوکے ۔ اب تفصیل"...... ٹائیگر نے پیکٹ اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور راتھر نے سامنے پڑی ہوئی ایک فائل اٹھا کر ٹائیگر کی طرف بڑھا دی۔

"اس میں کیا ہے"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ان دونوں آدمیوں کے بارے میں تفصیلات ۔ ان کے فوٹو اور ہیروں کی تعداد اور ان کے سائز وغیرہ سب کی تفصیل موجود ہے"۔ راتھر نے کہا تو ٹائیگر نے ایک نظر فائل کو دیکھا اور پھر اسے تہہ کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"اوکے، ٹھیک ہے ۔ میں نے یہ کام لے لیا ہے"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ ۔ مجھے بتاؤ کہ کب تک تم یہ کام مکمل کر لو گے ۔ ایسا نہ ہو کہ ہیرے کسی اور جگہ شفٹ ہو جائیں"...... راتھر نے کہا۔

"زیادہ نہیں صرف ایک ہفتہ۔ اور یہ بھی سن لو کہ ہیرے چاہے کہیں بھی چلے جائیں تمہیں واپس مل جائیں گے"...... ٹائیگر نے کہا تو راتھر کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور ٹائیگر اس سے مصافحہ کر کے آفس سے باہر آ گیا۔ راتھر کی کال پر ہی وہ شیرٹن کلب آیا تھا جہاں پارکنگ میں اس کا ٹکراؤ روزی راسکل سے ہو گیا تھا۔ اب اسے کیا معلوم تھا کہ راتھر اسے اسی روزی راسکل کی وجہ سے ہی بلا رہا ہے۔ اس نے کار کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکالی اور اس کا رخ روز کلب کی طرف موڑ دیا۔ روزی راسکل نے یہ کلب ابھی حال ہی میں خریدا تھا۔ اس کلب کا نام پہلے گرین وڈ کلب تھا اور یہ کلب انتہائی بدنام تھا لیکن روزی راسکل نے اسے خرید کر اس کا نام روز کلب رکھ دیا اور پھر یہاں ہر قسم کے غنڈوں اور بدمعاشوں کا داخلہ بند کر دیا گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ عرصہ بعد یہ کلب شریف لوگوں کا کلب بن گیا اور واقعی یہاں کا ماحول انتہائی شریفانہ ہو گیا تھا۔ ایک بار ٹائیگر اس کلب میں آیا تھا لیکن روزی راسکل چونکہ اس وقت کلب میں موجود نہ تھی اس لئے اس کی ملاقات نہ ہوئی تھی اور نہ ہی وہ اس سے ملاقات کرنا چاہتا تھا کیونکہ جب تک کوئی مجبوری نہ ہو اس وقت تک وہ اس سے نہ ملتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ شیرٹن کلب کی پارکنگ میں بھی ان کا جھگڑا ہو گیا تھا۔ لیکن اب چونکہ ٹائیگر کے پاس کام تھا اس لئے وہ خود روزی راسکل سے ملنے جا رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ روزی راسکل نے ہی یہ ہیرے حاصل کئے ہوں گے کیونکہ وہ اس قسم

کے کام کرتی رہتی تھی اور اسی وجہ سے اس کی زیر زمین دنیا میں کافی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار روز کلب کی پارکنگ میں داخل ہوئی تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ روزی راسکل کی تیز سرخ رنگ کی کار اسے ایک سائیڈ پر کھڑی نظر آ گئی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ روزی راسکل کلب میں موجود ہے۔ ٹائیگر نے کار لاک کی اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہال میں خاصے افراد موجود تھے لیکن وہاں کا ماحول بے حد شریفانہ تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھی اور دوسری ایک رجسٹر کھولے سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے سرخ رنگ کا فون بھی موجود تھا۔ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یس سر"...... لڑکی نے ٹائیگر کو دیکھ کر کاروباری لہجے میں کہا۔

"روزی کو کہو کہ ٹائیگر آیا ہے"۔ ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے میگی بول رہی ہوں۔ ایک صاحب آئے ہیں ٹائیگر وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں"...... لڑکی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر خوف اور حیرت کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس ۔ یس میڈم ۔ یس میڈم" ...... لڑکی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر جلدی سے اس نے رسیور رکھ دیا۔ ٹائیگر اس کی اس حالت پر خود بھی حیران ہو رہا تھا۔

"وہ، وہ نہیں مل سکتیں۔ آپ جا سکتے ہیں" ...... لڑکی نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اس نے جواب کیا دیا ہے ۔ وہ بتاؤ" ...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب وہ سمجھ گیا کہ ٹائیگر کا نام سن کر روزی راسکل نے یقیناً حلق کے بل چیختے ہوئے اسے صلواتیں سنائی ہوں گی اس لئے لڑکی اس ردعمل کی وجہ سے بوکھلا سی گئی تھی۔

"آپ، آپ جائیں پلیز" ...... لڑکی نے بے اختیار زور زور سے سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ ابھی تک زرد پڑا ہوا تھا۔

"جلدی بتاؤ کیا کہا ہے اس نے ۔ ورنہ میں پورے کلب کو بموں سے اڑا دوں گا۔ بتاؤ" ...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ، وہ میڈم نے کہا ہے کہ اسے گولی مار کر لاش میرے پاس بھجوا دو" ...... لڑکی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بس اتنی سی بات سے گھبرا گئی ہو۔ کس طرف ہے اس کا آفس" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"سائیڈ راہداری میں ۔ مگر، مگر پلیز آپ نہ جائیں ۔ میڈم ابھی غصے میں ہیں اور ویسے وہ بہت اچھی ہیں ۔ بس جب انہیں غصہ آجائے تو پھر

وہ کسی سے نہیں سنبھلتیں" ...... لڑکی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فکر مت کرو۔ تمہارے لئے میں واپس جا چکا ہوں ۔ تم واش روم گئی ہوئی تھی" ...... ٹائیگر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سائیڈ راہداری میں داخل ہو کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر ایک مسلح آدمی بڑے چوکنے انداز میں کھڑا تھا۔

"تمہاری میڈم نے مجھے ملاقات کا وقت دیا ہے" ...... ٹائیگر نے اس مسلح آدمی کے قریب پہنچ کر کہا۔

"یس سر" ...... مسلح آدمی نے مطمئن لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور اطمینان سے اندر داخل ہو گیا۔

"تم اور یہاں ۔ کیوں آئے ہو ۔ نکل جاؤ یہاں سے" ...... روزی راسکل نے اسے اندر آتے دیکھ کر یکلخت چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اچھل کر کھڑی ہو گئی ۔ اس کا چہرہ غصے سے مسخ سا ہو رہا تھا۔

"اتنا غصہ صحت کے لئے اچھا نہیں ہوتا۔ بلڈ پریشر ہائی ہو جائے گا اور تمہارے دماغ کی رگ پھٹ جائے گی" ...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اطمینان سے آگے بڑھ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ تمہیں تو میری موت پر خوشی ہو گی۔ تم، تم بھنگڑے ڈالو گے ۔ کیوں" ...... روزی راسکل نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو مجھے کیوں یہاں آنا پڑتا"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل کا چہرہ یکلخت بدلنے لگ گیا۔

"کیا، کیا مطلب۔ کیا واقعی تمہیں میرا اتنا خیال ہے۔ مگر، مگر پھر تم ایسی باتیں کیوں کرتے ہو۔ ایسا رویہ کیوں دکھاتے ہو"۔ روزی راسکل نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"کیونکہ تم غصے میں زیادہ خوبصورت ہو جاتی ہو"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ یہ تم کہہ رہے ہو۔ نہیں کوئی چکر ہے۔ تم ایسا کہہ ہی نہیں سکتے۔ کیا تم واقعی ٹائیگر ہو"...... روزی راسکل نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"ہاں، میں ٹائیگر ہوں۔ اگر تمہیں یقین نہیں آرہا تو بے شک جس طرح چاہو تسلی کر لو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ ٹھیک ہے۔ اب بتاؤ کہ تمہیں مجھ سے ایسا کونسا کام پڑ گیا ہے جس کے لئے اس حد تک اتر آئے ہو"...... روزی راسکل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ مجھے تم سے کیا کام پڑ سکتا ہے"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن وہ دل ہی دل میں روزی راسکل کی عقلمندی کی داد دینے پر مجبور ہو گیا تھا۔

"میں مر کر بھی یقین نہیں کر سکتی کہ تم اس انداز میں میری

تعریف کرو گے۔ یقیناً تمہیں مجھ سے کوئی کام پڑ گیا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ جب کسی مرد کو کسی عورت سے کام پڑ جائے تو پھر وہ اسے حور سے بھی زیادہ خوبصورت لگنے لگتی ہے"...... روزی راسکل نے کہا اور ٹائیگر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تمہیں مردوں کے بارے میں کافی تجربہ ہے۔ کیوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں، میں دن رات رہتی جو مردوں میں ہوں۔ بہرحال بولو کیا مسئلہ ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"تم نے رابرٹ جیولرز کے جو ہیرے اڑائے ہیں وہ میں واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو روزی راسکل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو غرض سامنے آ ہی گئی۔ میں بھی کہوں کہ تم جیسا کٹھور آدمی کیوں اس طرح خوشامدوں پر اتر آیا ہے"...... روزی راسکل نے ہونٹ چباتے ہوئے اور منہ ٹیڑھا کرتے ہوئے کہا۔

"تم اپنا منہ میرے سامنے ٹیڑھا مت کیا کرو روزی۔ ورنہ کسی روز تمہارا چہرہ مستقل ٹیڑھا ہو جائے گا۔ سمجھی۔ میں تمہارا اس لئے لحاظ کر رہا ہوں کہ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے معاملات میں زیادہ الجھوں ورنہ تم نے ہیرے حاصل کرنے کے لئے جس طرح دو آدمیوں کو ہلاک کیا ہے تمہاری باقی عمر جیل کی کوٹھڑی میں ایڑیاں رگڑتے گزر سکتی ہے"...... ٹائیگر کو ایک بار پھر غصہ آنے لگ گیا تھا تو

روزی راسکل کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"یہ ہوئی ناں بات۔ اب تم مجھے ٹائیگر لگ رہے ہو۔ ورنہ پہلے تم بھیڑوں کے سے انداز سے بات کر رہے تھے اور مجھے بھیڑ جیسے مردوں سے شدید نفرت ہے۔ وہ مرد ہی نہیں ہوتے۔ میرے نزدیک وہ تیسری صنف ہوتے ہیں اور جہاں تک ہیروں کے اڑانے اور دو آدمیوں کی ہلاکت کا معاملہ ہے۔ یہ باتیں تمہیں یقیناً شیرٹن کلب کے راتھر نے بتائی ہوں گی وہ احمق ابھی تک یہی سمجھتا ہے کہ میں نے یہ سب کچھ کیا ہے حالانکہ مجھے اس بارے میں علم تک نہیں ہے"...... روزی راسکل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری کار اس زیر تعمیر کوٹھی کے باہر کھڑی رہی ہے جس کوٹھی کے اندر دونوں آدمیوں کی لاشیں پولیس کو ملی ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں، اس لئے کہ میں اس کالونی کا سروے کرنے گئی تھی۔ کیونکہ میں وہاں کوئی پلاٹ لے کر کلب بنانا چاہتی تھی"...... روزی راسکل نے جواب دیا اور ٹائیگر اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہی ہے۔

"اوکے، مجھے یقین ہے کہ تم کم از کم میرے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتی۔ اب میں خود ہی ہیرے جس کے پاس بھی ہوں گے تلاش کر لوں گا"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو بیٹھو۔ تم نے یہ بات کس پیرائے میں کی ہے کہ میں

تمہارے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتی"...... روزی راسکل نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کے لئے کہا۔

"کیونکہ تمہاری یہ جرأت ہی نہیں ہو سکتی کہ تم میرے سامنے جھوٹ بولو"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو روزی راسکل ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تمہاری اس بات نے مجھے بتا دیا ہے کہ تم واقعی ٹائیگر ہو۔ بہرحال اب میری بات سن لو کہ ہیرے پاکیشیا میں نہیں ہیں۔ وہ کافرستان پہنچ چکے ہیں۔ اس لئے اب ان کے پیچھے تمہیں بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"تمہیں کیسے یہ بات معلوم ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ جب راتھر نے مجھ پر الزام لگایا تو میں نے اسے وارننگ دے دی کہ آئندہ اگر اس نے دوبارہ یہ بات منہ سے نکالی تو میں اسے اس کے کلب سمیت زمین میں دفن کر دوں گی۔ البتہ میں نے اپنے طور پر ان ہیروں کے بارے میں معلومات حاصل کیں کیونکہ ان ہیروں کی مالیت واقعی بہت زیادہ تھی اور مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ کام ٹیری کا ہے۔ اس نے ان دونوں آدمیوں کو ایک ٹیکسی ڈرائیور کے ذریعے اغوا کیا اور پھر انہیں ہلاک کر کے زیر تعمیر کوٹھی میں ڈال دیا اور خود ہیرے لے کر کافرستان چلا گیا اور ابھی تک وہیں ہے اور اس کی واپسی کا اب کوئی امکان نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ میں نے اس ٹیکسی ڈرائیور کو بھی ڈھونڈ نکالا تھا"...... روزی راسکل

کہا۔

"کس ٹیری کی بات کر رہی ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ریڈ کلب کا سپروائزر ٹیری"...... روزی راسکل نے جواب دیتے
ئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ وہ واقعی ایسے کام کرتا رہتا ہے۔ ٹھیک ہے میں اسے
ں کر لوں گا۔ شکریہ"...... ٹائیگر نے ایک بار پھر اٹھتے ہوئے کہا۔

بیٹھو۔ ایک تو تم ہر وقت گھوڑے پر سوار رہتے ہو۔ بیٹھو میں
یں بتاؤں کہ ٹیری نے یہ ہیرے اڑا کر اچھا کیا ہے کیونکہ یہ ہیرے
ں پاکیشیا کے خلاف ایک بہت بڑی سازش کی کامیابی کے لئے
ائے گئے تھے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ پاکیشیا کے خلاف سازش۔ کیا اب تمہیں دن
بھی خواب نظر آنے لگ گئے ہیں"...... ٹائیگر نے منہ بناتے
ئے کہا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں۔ یہ ہیرے یورپ کے ایک ملک
لینڈ کی ایک پارٹی جس کا نام لارڈ فلنک ہے، کی طرف سے
ئے گئے تھے۔ رابرٹ جیولرز یہ ہیرے وصول کر کے اپنے پاس
لیتا۔ پھر یہاں کارمن کی ایک مجرم تنظیم پاکیشیا کے خلاف کوئی
ی مکمل کرتی اور وہ رابرٹ سے معاوضے کے طور پر یہ ہیرے
ل کر لیتی۔ لیکن ہیرے ٹیری نے اڑا لئے اور رابرٹ نے کارمن کی
ں کو بتا دیا کہ ہیرے اڑا لئے گئے ہیں اس لئے اس پارٹی نے کام

کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس طرح پاکیشیا کے خلاف سازش ناکام ہو گئی"...... روزی راسکل نے بتایا تو ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ جس انداز میں روزی راسکل بات کر رہی تھی اس سے تو ظاہر ہوتا تھا کہ روزی راسکل بہت بڑی جاسوسہ ہے۔ جس نے سب کچھ معلوم کر لیا ہو۔

"یہ سب کچھ تم کس بنیاد پر کہہ رہی ہو"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں اسی لئے تمہارے پیچھے شیرٹن کلب گئی تھی کہ تمہارے ذریعے تمہارے اس احمق استاد تک یہ باتیں پہنچا دوں۔ لیکن تم اس طرح مجھ سے بھاگنے لگے جیسے میں کسی خطرناک بیماری کا جرثومہ ہوں اور اب جب اس راتھر سے تمہیں چند روپوں کا لالچ ملا ہے تو تم جوتیاں چٹخاتے یہاں آ گئے ہو۔ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے اور میں اس بارے میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتی۔ تم جا سکتے ہو"۔ روزی راسکل نے ایک بار پھر بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہارے دماغ میں مینوفیکچرنگ ڈیفیکٹ ہے۔ اچھی خاصی بات کرتے کرتے تم پاگلوں جیسی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہو"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرے دماغ میں تو صرف ڈیفیکٹ ہے لیکن تمہاری کھوپڑی میں تو سرے سے کوئی دماغ ہی نہیں ہے۔ سمجھے اور اب جب میں کہہ رہی ہوں کہ جاؤ تو پھر چلے جاؤ۔ میں نے پہلے ہی تمہیں خاصا وقت دے دیا

ہے۔ میں تمہاری طرح نکمی نہیں ہوں"...... روزی راسکل نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوکے، میں جا رہا ہوں۔ اب تم بھگتنا"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" سنو۔ رک جاؤ۔ میں کہہ رہی ہوں رک جاؤ"...... یکلخت ٹائیگر کو عقب سے روزی راسکل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" اب کیا ہے۔ کیوں چیخ رہی ہو"...... ٹائیگر نے مڑ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم نے یہ کیوں کہا ہے کہ اب تم بھگتنا۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... روزی راسکل نے جواب کھڑی ہو گئی تھی میز کی سائیڈ سے نکل کر ٹائیگر کی طرف آتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہاری موت آ گئی ہے کیونکہ تم نے ایک بہت بڑی پارٹی کے معاملات میں ہاتھ ڈال دیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور واپس مڑ کر دروازے سے باہر آ گیا۔

" سنو ٹائیگر، پلیز میری بات سنو"...... اچانک روزی راسکل نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

" سوری۔ میرے پاس وقت نہیں ہے"...... ٹائیگر نے مڑے بغیر کہا۔

" اسے۔ اسے گولی مار دو۔ میں کہہ رہی ہوں اسے گولی مار دو"۔ یکلخت روزی راسکل کی چیخ سے برامدہ گونج اٹھا اور ٹائیگر سمجھ گیا کہ

اس نے مسلح دربان سے مخاطب ہو کر کہا ہے لیکن ٹائیگر تیزی سے راہداری کا موڑ مڑ کر ہال میں سے ہوتا ہوا کلب سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے عمران کے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی کیونکہ جو کچھ روزی راسکل نے بتایا تھا اگر وہ سچ تھا تو یہ باتیں وہ لازماً عمران کے کانوں تک پہنچا دینا چاہتا تھا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ ان دنوں چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا اس لئے ناشتے کے بعد وہ پہلے اخبارات پڑھتا اور پھر کتابیں پڑھنا شروع کر دیتا تھا جبکہ سلیمان ناشتے کے بعد مارکیٹ چلا جاتا تھا اور اس وقت بھی وہ مارکیٹ گیا ہوا تھا اور جس انداز میں سلیمان خریداری کرتا تھا اس کی واپسی کی ابھی کئی گھنٹوں تک کوئی توقع نہ تھی اور عمران کے کہنے پر سلیمان نے چار پانچ پیالیاں چائے بنا کر انہیں فلاسک میں بھر کر اس کی میز پر رکھ دی تھیں۔ اس لئے عمران اب اطمینان سے بیٹھا کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"آلو بھائی، ٹماٹر بھائی اینڈ کمپنی"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا اور دوسری طرف سے فوری رابطہ ختم کر دیا گیا اور عمران نے

مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے وہ مطالعہ کے دوران ڈسٹربنس نہیں چاہتا تھا لیکن دوسرے لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یہ باز نہیں آئے گا چاہے پوری سبزی منڈی ہی کیوں نہ دوہرا دی جائے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"فیاض بول رہا ہوں عمران۔ تم فلیٹ پر ہی رہنا میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے فیاض کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یا اللہ تو ہی غریبوں کی عزت کی حفاظت کرنے والا ہے۔ مالکِ فلیٹ آ رہا ہے۔ یا اللہ تو ہی عزت رکھنا"...... عمران نے بڑے خشوع و خضوع سے پر لہجے میں کہا اور ایک بار پھر کتاب اٹھا لی۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"یا اللہ تو کارساز ہے۔ میرے پاس تو ایک ماہ کے کرائے کے پیسے نہیں ہیں اور مالک فلیٹ نے لامحالہ گذشتہ بیس سالوں کا کرایہ مانگ لینا ہے۔ اب تو ہی غریبوں کی عزت کا محافظ ہے"...... عمران نے کتاب رکھ کر اٹھتے ہوئے درد بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"فیاض ہوں۔ دروازہ کھولو"...... باہر سے فیاض کی آواز سنائی دی۔

"اچھا رکو"...... عمران نے کہا اور پھر بجائے دروازہ کھولنے کے خاموش کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا۔ دروازہ کھولو"...... کچھ دیر بعد فیاض کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا اور ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔

"کیوں دیر لگائی دروازہ کھولنے میں۔ کیا کوئی چیز چھپا رہے تھے"...... فیاض نے اندر داخل ہوتے ہوئے تھانیداروں جیسے لہجے میں کہا۔

"آیت الکرسی پڑھ کر اپنے گرد حصار قائم کر رہا تھا اور تین بار آیت الکرسی پڑھنے میں وقت تو لگ ہی جاتا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"کیا، کیا مطلب۔ آیت الکرسی پڑھ رہے تھے۔ حصار قائم کر رہے تھے۔ کیا مطلب۔ میں کوئی جن ہوں، بھوت ہوں۔ کیا مطلب"...... فیاض نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ جبکہ عمران نے دروازہ بند کر دیا تھا اور اب وہ دونوں سٹنگ روم کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"آیت الکرسی مقدس آیات پر مبنی مقدس کلام ہے اور کہا جاتا ہے

کہ اس کے حصار سے بلاؤں سے تحفظ ملتا ہے"...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تو میں بلا ہوں۔ کیوں"...... فیاض نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب کرائے دار غریب، مفلس اور قلاش آدمی ہو اور اس کا مالک فلیٹ گذشتہ سالوں کا اکٹھا کرایہ طلب کرنے خود آجائے اور ہو بھی رعب دار شخصیت اور پھر اس کا عہدہ جلیلہ بھی ایسا ہو کہ عہدے کا نام سنتے ہی آدمی کانپنے لگ جائے تو تم بتاؤ کہ آیت الکرسی نہ پڑھی جائے تو اور کیا کیا جائے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے مسکین سے لہجے میں کہا تو سوپر فیاض بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ ظاہر ہے عمران نے جو کچھ کہا تھا اس سے اس کی انا کو تسکین پہنچی تھی۔

"ارے میں تم سے کرایہ مانگنے تو نہیں آیا۔ تم خواہ مخواہ ڈر گئے"...... سوپر فیاض نے سینہ چوڑا کرتے ہوئے کہا۔

"چلو کرایہ نہ سہی کچھ نہ کچھ مانگنے ہی آئے ہو گے اور مانگنے والوں کی آجکل ایسی عادت بن گئی ہے کہ لاکھ معافیاں مانگو وہ ٹس سے مس ہی نہیں ہوتے۔ اس لئے اب تو مانگنے والوں سے بھی تحفظ کے لئے کچھ کرنا ضروری ہو گیا ہے"...... عمران نے دوسرے انداز میں بات شروع کر دی۔

"تو میں تمہیں مانگنے والا نظر آرہا ہوں۔ کیوں، میں بھکاری ہوں۔

تم سے بھیک مانگنے آیا ہوں"...... سوپر فیاض کو ایک بار پھر غصہ آنے لگ گیا تھا۔

"مانگنے والے چار قسموں کے ہوتے ہیں۔ ان میں سے چوتھی قسم ذرا ماورائی قسم کی ہوتی ہے۔ اس لئے تم ان میں شامل نہیں ہو سکتے۔ باقی رہی تین قسمیں۔ ایک ان میں کرایہ مانگنے والا ہو گیا۔ دوسرا بھیک مانگنے والا اور تیسرا رشتہ مانگنے والا اور یہ تیسری قسم کا کوئی سلسلہ میرے پاس نہیں ہے کہ میں سمجھوں کہ تم مجھ سے رشتہ مانگنے آئے ہو۔ کرایہ مانگنے کی بات تم نے خود ہی مسترد کر دی ہے۔ اس لئے اب ناراض کیوں ہو رہے ہو۔ اب تو بس بھیک مانگنے والی کیٹگری ہی رہ جاتی ہے"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"خدا تم سے سمجھے۔ نجانے کہاں کی بات کہاں لے جاتے ہو اور ہاں۔ یہ چوتھی ماورائی قسم کا کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"چوتھی قسم محبوب کی ہوتی ہے جو عاشقوں سے خون مانگتی ہے۔ مطلب ہے یہ عاشقی کا سلسلہ ہے اور عاشقی کا سلسلہ اس مادہ پرست دنیا میں ظاہر ہے ماورائی ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم چھوڑو اس ساری بکواس کو۔ نجانے میں کس چکر میں یہاں آیا اور تم نے مانگنے والوں کی قسمیں بتانا شروع کر دیں"...... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں ہوا بند چائے پلواتا ہوں۔ یقیناً اس کے پینے سے

تمہارا شعور جاگ اٹھے گا اور تمہیں یاد آجائے گا کہ تم مجھے کیا دینے آئے تھے"...... عمران نے کہا اور ایک طرف ٹرے میں موجود خالی پیالی اٹھا کر اس نے فلاسک کھول کر اس میں سے چائے انڈیلی اور فیاض کے سامنے پیالی رکھ دی۔

"ہوا بند چائے کا کیا مطلب اور ہوا بند چائے سے میرے شعور جاگنے کا کیا مطلب۔ کیا تمہارا دماغ اب مکمل طور پر خراب ہو چکا ہے"...... سوپر فیاض نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سلیمان جب اس فلاسک میں چائے ڈال کر لے آتا ہے تو اسے ہوا بند چائے کہتا ہے کیونکہ پھر فلاسک بند ہونے کی وجہ سے ہوا اندر نہیں جا سکتی اور اس کے خیال کے مطابق اس چائے میں آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے اور جب چائے میں آکسیجن کی کمی ہو جائے تو اسے ہوا بند چائے کہا جاتا ہے اور جہاں تک تمہارے شعور کا تعلق ہے تو تم نے خود کہا ہے کہ تمہیں یاد نہیں رہا کہ تم کیوں یہاں آئے تھے اور کیا دینے آئے تھے"...... عمران نے وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دینے۔ کیا مطلب۔ میں نے کیا دینے آنا تھا"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"آدمی کسی کے گھر دو ہی کاموں کے لئے جاتا ہے۔ کچھ لینے یا کچھ دینے۔ ابھی تم نے کہا ہے کہ تم لینے نہیں آئے تو ظاہر ہے کچھ دینے آئے ہو گے۔ چلو کچھ روز تو گزارہ چل جائے گا"...... عمران نے کہا تو

سوپر فیاض بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" میں بھی سوچ رہا تھا کہ آج الٹی گنگا کیوں بہنے لگ گئی ہے۔ تم دینے کی بات کیوں کر رہے ہو۔ تمہاری وہ مفلسی اور قلاشی والی بھیرویں ابھی تک کیوں شروع نہیں ہوئی۔ چلو اب شروع ہو گئی ہے لیکن یہ سن لو کہ میں تمہیں ایک کھوٹہ پیسہ بھی دینے کے لئے تیار نہیں ہوں" ...... سوپر فیاض نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" میں نے کب تم سے کھوٹہ پیسہ مانگا ہے بلکہ سرے سے میں نے تو کچھ مانگا ہی نہیں اور مجھے معلوم ہے کہ تم دے بھی کیا سکتے ہو۔ چار روپلی تمہاری تنخواہ ہے جو پندرہ دن بھی نہیں نکال سکتی۔ بھابی سلمیٰ بیچاری کے گھر والے اگر ہمدرد نہ ہوتے تو اب تک نجانے کیا ہو چکا ہوتا" ...... عمران نے کہا۔

" کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ کیا میرے سسرال والے میرے خاندان کو پال رہے ہیں۔ کیا تم نے مجھے بھوکا ننگا سمجھ رکھا ہے" ...... سوپر فیاض تو ہتھے سے ہی اکھڑ گیا۔ اس کا چہرہ غصے سے لال بھبھوکا ہو گیا تھا۔

" دھیرج۔ دھیرج۔ تم خود سوچو۔ تمہاری تنخواہ تو پانچ ہندسوں میں ہی بنتی ہے۔ پھر آخر گزارہ کہاں سے ہو رہا ہے۔ اب ظاہر ہے تم انتہائی ایماندار افسر ہو۔ ڈیڈی بھی تمہاری ایمانداری کے گن گاتے ہیں" ...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ظاہر ہے اب وہ خود کیسے اقرار کر لیتا کہ یہ ٹھاٹھ باٹھ کہاں

سے پورے ہوتے ہیں۔

" یہ آخر تم نے کیا بکواس شروع کر دی ہے۔ کیا میں یہاں اسی لئے آیا ہوں۔ میری بات سنو۔ تمہارے ڈیڈی نے مجھے الٹی میٹم دیا ہے کہ اگر ایک ہفتے کے اندر اندر ہیرے برآمد نہ کئے گئے تو وہ مجھے نوکری سے نکال دیں گے۔ اب تم بتاؤ کہ میں کوئی نجومی ہوں۔ رمل جانتا ہوں کہ زائچہ بناؤں گا اور ہیرے برآمد کر لوں گا" ...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران ہیروں کی بات سن کر چونک پڑا۔

" ڈیڈی کو ہیروں کی کیا ضرورت پڑ گئی اس بڑھاپے میں۔ تم ایسا کرو کہ اماں بی کو فون کر کے کہہ دو کہ ڈیڈی نے تمہیں ہیرے لانے کا کہا ہے۔ پھر دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے" ...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ اماں بی کو فون کروں۔ کیا مطلب، کیا واقعی تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے" ...... سوپر فیاض نے کہا۔

" یہاں مقامی زبان میں کال گرل کو ہیرا کہا جاتا ہے" ۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" تو تم اب اپنے باپ پر بھی الزام لگا رہے ہو۔ واقعی تم جیسے سعادت مند بیٹے پر باپ کو فخر کرنا چاہئے" ...... سوپر فیاض نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم اماں بی کو فون کرو۔ اصل سعادت مندی تو یہی ہے کہ ڈیڈی کا مسئلہ اماں بی تک پہنچ جائے"۔ عمران نے کہا۔

"اچھا چھوڑو۔ تم ہر بات کو کہیں سے کہیں لے جاتے ہو۔ سنو کسی کاروباری پارٹی نے انتہائی قیمتی ہیروں کی ایک بڑی کھیپ پاکیشیا قانونی طور پر بھجوائی۔ کاغذات درست تھے۔ تمام ٹیکسز وغیرہ بھی ادا کر دیئے گئے تھے۔ دو آدمی سائرلینڈ سے یہ ہیرے لے کر پاکیشیا پہنچے۔ انہوں نے یہ ہیرے رابرٹ جیولرز کو پہنچانے تھے لیکن وہ غائب ہو گئے اور پھر ان دونوں کی لاشیں ایک نوآباد کالونی کی زیر تعمیر کوٹھی کے اندر پڑی ہوئی ملیں جبکہ ہیرے غائب تھے۔ اس رابرٹ جیولرز کے مالک رابرٹ نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی لیکن چونکہ اس میں غیر ملکی ملوث تھے اس لئے یہ کیس پولیس کی بجائے سنٹرل انٹیلی جنس کے پاس آگیا۔ اب تمہارے ڈیڈی کہتے ہیں کہ ایک ہفتے کے اندر وہ ہیرے برآمد کئے جائیں ورنہ وہ مجھے نوکری سے نکال دیں گے"...... سوپر فیاض نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنی مالیت تھی ان ہیروں کی"...... عمران نے پوچھا۔

"دس لاکھ ڈالرز مالیت کے ہیرے تھے"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"کتنی تعداد تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"چھوٹے بڑے دس ہیرے تھے"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"چلو، تم اب میرے پاس آ ہی گئے ہو تو میں ڈیڈی کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہ ایک ہفتے کی بجائے تمہیں دس روز کی مہلت دے دیں۔ پھر تو خوش ہو"...... عمران نے کہا۔

"کیا بکواس ہے۔ میں اس لئے تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم یہ ہیرے برآمد کرنے میں میری مدد کرو"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب خود سوچ لو۔ تم مجھ سے مدد مانگ رہے ہو۔ میں مانگوں تو بھکاری اور نجانے کیا کیا بن جاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ سنجیدگی اختیار کرو۔ مجھے ایک ہفتے میں ہر صورت میں یہ ہیرے برآمد کرنے ہیں"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو میں نے کب منع کیا ہے۔ کرو برآمد۔ ویسے اگر تم کہو تو میں تمہیں آسان طریقہ بتا دوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں بتاؤ۔ اسی لئے تو تمہارے پاس آیا ہوں"...... سوپر فیاض نے یکلخت خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اس رابرٹ جیولرز سے تم دس ہیرے خرید لو اور ڈیڈی کے سامنے پیش کر دو"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ حل ہے۔ کیوں"...... سوپر فیاض نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے تمہارے ایک بینک اکاؤنٹ

میں معمولی سی کمی ہو گی اور دس ہیرے آجائیں گے ۔ بات ختم ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بکواس مت کیا کرو۔ میں سنجیدگی سے بات کر رہا ہوں " ۔ سوپر فیاض نے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ اب تم اس قدر نکمے ہو گئے ہو کہ معمولی سے کیس بھی مکمل نہیں کر سکتے ۔ اب ہیرے برآمد کرانے کے لئے میں تمہاری مدد کروں" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ معمولی کیس ہے ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ دو غیر ملکی قتل کر دیئے گئے ہیں اور دس لاکھ ڈالرز کے ہیرے غائب ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ معمولی کیس ہے" ...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

" تو کیا ہوا۔ کسی جرائم پیشہ گروہ نے یہ واردات کی ہو گی۔ تمہارے انسپکٹرز اور مخبر یہاں زیرزمین دنیا میں کام کرتے رہتے ہیں۔ ان سے معلومات حاصل کرو" ...... عمران نے کہا۔ اسے واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اتنی معمولی سی بات کے لئے سوپر فیاض اس کے پاس کیوں آیا ہے۔

" تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے یہ سب نہیں کیا ہو گا اور سیدھا تمہارے پاس دوڑا آیا ہوں۔ میں نے یہ سب کچھ کر کے دیکھ لیا ہے لیکن کہیں سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ میں اسی لئے تمہارے پاس آیا ہوں کہ تمہارا شاگرد ٹائیگر زیرزمین دنیا میں کام کرتا ہے ۔ تم اسے کہو

تو مجھے یقین ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی سراغ لگا لے گا" ...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب اسے سمجھ آئی تھی کہ سوپر فیاض کیوں اس کے پاس آیا ہے۔

" ٹائیگر میرا شاگرد ضرور ہے لیکن ...... " عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیا" ...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

" وہ ایسے کاموں کی بڑی بھاری فیس لیتا ہے اور میرے پاس بھاری تو کیا ہلکی فیس دینے کی بھی توفیق نہیں ہے" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" پھر وہی راگنی شروع ہو گئی۔ کبھی تو کوئی کام بغیر مانگے کر لیا کرو" ...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم بار بار کیوں ایسی بات کر رہے ہو۔ میں نے تم سے کچھ مانگا ہے ۔ میں تو تمہیں ٹائیگر کی روٹین بتا رہا ہوں" ...... عمران نے جواب دیا۔

" بکواس مت کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ اگر تم اسے حکم دو تو وہ فوراً کام کر دے گا۔ یہ سب چکر بازی تمہاری اپنی ہے" ...... سوپر فیاض نے کہا۔

" ہاں ۔ اتنا لحاظ وہ ضرور کرے گا کہ پیشگی لینے کی بجائے بعد میں بل بھیج دے گا" ...... عمران نے کہا۔

" چلو ٹھیک ہے ۔ تم اس سے بات کرو۔ اگر وہ ہیرے برآمد کر

لے گا تو میں اس کو فیس بھی دے دوں گا"...... سوپر فیاض نے فوراً ضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے زیر زمین دنیا کا اصول"...... عمران نے کہا۔

"زیر زمین دنیا کا اصول۔ کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ٹائیگر زیر زمین دنیا میں کام کرتا ہے۔ اس لئے جو اصول زیر زمین یا میں رائج ہے وہی ٹائیگر بھی اختیار کرتا ہوگا۔ مطلب ہے کہ آدھی م کام سے پہلے اور آدھی بعد میں اور میرے پاس تو آدھی بھی نہیں ے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے۔ سوائے رقم کے تمہیں تو اور ئی بات ہی نہیں آتی۔ بولو کتنی رقم دوں"...... سوپر فیاض نے ے ہوئے لہجے میں کہا اور جیب سے پھولا ہوا بٹوہ نکال لیا۔

"پچاس لاکھ تو دینے ہی پڑیں گے بطور ہاف۔ باقی پچاس لاکھ بعد دے دینا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ پچاس لاکھ۔ کیا تم نے واقعی یہی کہا "...... سوپر فیاض نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"پچاس لاکھ ڈالر نہیں پچاس لاکھ روپے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ی مہنگائی ہے۔ پچاس لاکھ روپوں کی کیا حیثیت ہے"...... عمران ایسے لہجے میں کہا جیسے پچاس لاکھ کی بجائے پچاس روپے کی بات کر و۔

"میں تمہیں پانچ ہزار روپے دے سکتا ہوں۔ سمجھے۔ اس سے

ایک پیسہ بھی زیادہ نہیں مل سکتا اور مجھے ہیرے چاہئیں بس"۔ سوپر فیاض نے بٹوے سے چھوٹے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر عمران کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

"اتنی رقم میں ہیرا تو نہیں البتہ کوئی معمولی سا نگینہ آ جائے گا۔ بولو کہاں پہنچایا جائے یہ نگینہ۔ ڈیڈی کے پاس یا تمہارے گھر"۔ عمران نے رقم اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"نگینہ، کیا مطلب۔ گھر پہنچانے کا کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"اب کیا کیا جائے۔ غربت میں آدمی ایسے لعنتی کاموں پر بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں ابھی فون کرتا ہوں اور نگینہ تمہارے گھر پہنچ جائے گا البتہ تم ایسا کرو کہ سلمیٰ بھابھی کو ان کے میکے بھجوا دو ورنہ اگر ان کی موجودگی میں نگینہ پہنچ گیا تو پھر نہ تم رہو گے اور نہ تمہارا گھر رہے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لاحول ولاقوۃ۔ تم نے اب ایسی گھٹیا باتیں کرنا شروع کر دی ہیں نانسنس"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ اب عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ عمران کا مطلب نگینہ سے کال گرل ہے۔

"اب کیا کیا جائے۔ جب غربت ہو اور سخی لوگوں نے ہاتھ کھینچ رکھا ہو تو پھر یہ پاپی پیٹ پالنے کے لئے ایسے ہی دھندے کرنے پڑتے ہیں"...... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی،

کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"اوہ، یہ کون آگیا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سلیمان ہوگا"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس کو کیا ضرورت ہے کال بیل بجانے کی۔ اس کے پاس چابی ہے۔ وہ لاک کھول کر آجاتا ہے"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے عادت کے مطابق دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا۔

"میں ٹائیگر ہوں باس"...... باہر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس طرح اچانک ٹائیگر کے آنے پر اسے حیرت ہو رہی تھی۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔

"سلیمان موجود نہیں ہے باس۔ جو آپ خود دروازہ کھولنے آئے ہیں"...... ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"سلیمان کی بجائے سوپر فیاض تشریف فرما ہے اور تمہارا ہی ذکر خیر ہو رہا تھا۔ یہاں مقامی لوگ تو یہی کہتے ہیں کہ کسی کو یاد کیا جائے اور وہ فوراً آجائے تو کہا جاتا ہے کہ اس کی عمر لمبی ہے اور دوسرا یہ کہ شیطان کو یاد کیا جائے تو شیطان فوراً آجاتا ہے۔ اب پتہ نہیں ان دونوں میں سے تم پر کونسی بات فٹ ہوتی ہے"...... عمران نے دروازہ بند کر کے واپس سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ باس ہیں جو آپ بہتر سمجھتے ہیں سوچ لیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ ٹائیگر نے کہا ہے کہ اگر اسے شیطان بنایا جائے تو پھر عمران شیطان کا باس ہے یعنی بڑا شیطان۔

"شیطان چونکہ پہلے ہی یہاں موجود ہے اس لئے تمہارے لئے لمبی عمر والی بات درست ہے"...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹائیگر آگیا ہے۔ کمال ہے۔ کیا تم نے کوئی خفیہ بٹن رکھا ہوا ہے اسے بلانے کے لئے"...... رسمی دعا سلام کے بعد سوپر فیاض نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں تو ادھر سے گزر رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ سلام کر لوں"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوپر فیاض تم سے کام لینا چاہتے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ فیس بہت تھوڑی دے رہے ہیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ کیا کیا جائے کہ تم آ گئے"...... عمران نے کہا

"کونسا کام باس"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں بھی اسی چکر میں یہاں آیا ہوں"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا تو سوپر فیاض کے ساتھ ساتھ عمران بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب، کیا تم اس کیس پر پہلے ہی کام کر رہے ہو"۔ عمران

نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں، ایک پارٹی نے مجھے یہ کام دیا ہے اور اس کی فیس پانچ لاکھ ڈالر طے ہوئی ہے جس میں سے ڈھائی لاکھ ڈالر میں نے وصول کر لئے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ ڈھائی لاکھ ڈالرز۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اتنی بڑی رقم کون دے سکتا ہے"...... سوپر فیاض کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"فیاض صاحب۔ زیرزمین دنیا میں تو ایسے ہی چلتا ہے۔ جن ہیروں کی قیمت آپ دس لاکھ ڈالرز بتا رہے ہیں وہ اربوں ڈالرز مالیت کے ہیں۔ رابرٹ جیولرز نے اسے اس لئے دس لاکھ ڈالرز ظاہر کیا ہوگا کہ اس نے ٹیکس بچانے کے لئے اتنی مالیت کاغذات میں ظاہر کی ہوگی۔ اس لئے اس نے پولیس کو بھی یہی رپورٹ کی ہے تاکہ معاملات کو کاروباری طور پر سنبھالا جا سکے ورنہ اس نے ایک دوسری پارٹی سے ان کی بازیابی کی دس لاکھ ڈالرز فیس طے کی ہے اور اس پارٹی نے پانچ لاکھ ڈالرز میں مجھے ہائر کیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اتنی بڑی بڑی رقموں کا تم کیا کرتے ہو"...... سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے کیا کرنا ہے۔ میرا تو کوئی خاص خرچہ ہی نہیں ہے۔ یہ رقمیں فلاحی اداروں کو پہنچ جاتی ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ ویسے اسے بھی یہ سن کر حیرت ہو رہی

تھی کہ پانچ لاکھ ڈالرز ٹائیگر نے فیس طے کی ہے۔ یہ واقعی بہت بڑی رقم تھی۔ پاکیشیائی کرنسی کے حساب سے یہ کروڑوں میں پہنچ جاتی تھی۔

"لیکن اتنی بڑی رقم یہ جیولرز صرف ہیروں کی واپسی کے لئے تو ادا نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اس کے پیچھے بین الاقوامی مجرم ہیں اور یہ ہیرے پاکیشیا کے خلاف کسی بڑی سازش میں استعمال ہونے کے لئے یہاں بھیجے گئے تھے اور یہ ہیرے اب کافرستان پہنچ چکے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے جیسا تم کہہ رہے ہو"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ہاں، ابھی تک تو یہی اطلاع ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں حیرت تھی کہ سوپر فیاض کیوں اس قدر پرجوش ہو رہا ہے جبکہ عمران بے اختیار مسکرا دیا تھا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ سوپر فیاض کے نزدیک اس کی اس لئے اہمیت تھی کہ ایسی صورت میں یہ کیس سنٹرل انٹیلی جنس کی بجائے خودبخود سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہو جاتا اور اس کی جان چھوٹ جاتی۔

"لیکن اس کا کیا ثبوت ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"فی الحال تو کوئی ثبوت نہیں ہے۔ صرف اطلاعات ہیں"۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو سوپر فیاض اس طرح ڈھیلا ہو کر بیٹھ گیا جیسے

غبارے سے ہوا نکل جانے کے بعد وہ سمٹ جاتا ہے۔

"آپ ثبوت لے کر کیا کریں گے"...... ٹائیگر نے سوپر فیاض سے کہا۔

"یہ وہ ثبوت ڈیڈی کے سامنے پیش کر کے اپنی جان چھڑوا لے گا کیونکہ بین الاقوامی مجرم اور پاکیشیا کے خلاف سازش کے الفاظ کے ساتھ ہی کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہو جائے گا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو باس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ یہ جو کچھ میں نے بتایا ہے یہ صرف ایک اطلاع ہے۔ میں تو اس لئے یہاں آیا تھا کہ آپ سے اس بارے میں بات کروں کہ اگر واقعی یہ کیس سیکرٹ سروس کا بنتا ہے تو میں یہ فیس کی رقم اس پارٹی کو واپس کر دوں اور اس سے معذرت کر لوں ورنہ مجھے ہر قیمت پر یہ ہیرے برآمد کرنے پڑیں گے اور پھر یہ ہیرے ظاہر ہے اس پارٹی کے پاس پہنچ جائیں گے جو رقم ادا کر رہی ہے اور وہ اسے پاکیشیا کے خلاف سازش میں استعمال کر سکتی ہے اور یہ بات میں برداشت نہیں کر سکتا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اتنی بھاری رقم تم واپس کر دو گے۔ کیا واقعی"...... سوپر فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ٹائیگر کی بات پر یقین نہ آرہا ہو۔

"پاکیشیا کی سلامتی کے مقابل یہ رقم تو کیا پوری دنیا کے خزانے بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتے سوپر فیاض صاحب"...... ٹائیگر نے

جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ تم دونوں ہی احمق ہو"...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ میرا شاگرد ہے۔ تمہارا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ رقم نکالو جو میں نے تمہیں دی ہے۔ میں جا کر تمہارے ڈیڈی کو رپورٹ دے دیتا ہوں کہ عمران نے بتایا ہے کہ یہ بین الاقوامی سازش ہے۔ وہ تم سے پوچھیں گے تو بتا دینا۔ اس طرح میری جان چھوٹ جائے گی"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ لو اپنے پانچ ہزار"...... عمران نے رقم جیب سے نکال کر اس کے سامنے رکھ دی اور سوپر فیاض اسے اٹھانے لگا لیکن پھر رک گیا۔

"کیا مطلب، تم نے اتنی آسانی سے کیوں واپس کر دی ہے یہ رقم۔ کیا چکر ہے"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"تاکہ ڈیڈی کو بتا سکوں کہ فیاض نے مجھے کیس حل کرنے کے لئے رقم دی تھی لیکن اب واپس لے لی ہے اور ڈیڈی کے لئے یہ سب سے بڑا ثبوت ہو گا کہ کیس سیکرٹ سروس کا بنتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ ہاں یہ ٹھیک ہے"...... سوپر فیاض نے رقم اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اگر ڈیڈی رقم کی تفصیل پوچھیں تو کیا بتاؤں"...... عمران نے

بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"پانچ ہزار بتا دینا۔ اتنی رقم تو بہرحال مخبروں کو بھی ادا کی ہی جاتی ہے"...... سوپر فیاض نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ پانچ ہزار پیشگی اور پانچ لاکھ ٹوٹل"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ پانچ لاکھ۔ کیا مطلب۔ کب ہوئی ہے بات پانچ لاکھ کی"...... سوپر فیاض نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"آخر مخبروں کی بھی تو کیٹیگریز ہوتی ہیں۔ اے ٹائپ۔ بی ٹائپ۔ سی ٹائپ۔ تم فکر مت کرو۔ کہہ دینا کہ عمران سپیشل اے ٹائپ مخبر ہے اس لئے پانچ لاکھ دینے کا کہہ دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں، یہ غلط ہے۔ میں نے تم سے صرف پانچ ہزار کی بات کی تھی۔ خبردار۔ اگر تم نے جھوٹ بولا تو"...... سوپر فیاض نے کہا اور مڑ کر تیزی سے گیلری سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"باس، یہ اطلاع روزی راسکل کی ہے"...... بیرونی دروازے کے بند ہونے کی آواز سن کر ٹائیگر نے کہا۔

"ماشاء اللہ۔ واقعی مصدقہ اطلاع ہے"...... عمران نے بے ساختہ کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"باس، اب میں خود اس پر کام کروں گا۔ میں صرف آپ سے یہ پوچھنے آیا تھا کہ کیا ایسا ممکن ہو سکتا ہے کہ ہیروں کی شکل میں کسی

کو معاوضہ دیا جائے جبکہ میرے خیال میں ایسا ممکن نہیں ہے۔ وہ پارٹی اگر کارمن کی ہے تو وہ پاکیشیا میں ہیرے کیوں لے گی۔ اگر اس نے ہیرے ہی لینے ہوتے تو وہ انہیں کارمن منگواتی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں، تمہاری بات درست ہے۔ ویسے روزی راسکل نے یہ اطلاع کہاں سے حاصل کی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس، میں نے اس سے پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کا مزاج ہی ایسا ہے کہ گھڑی میں ماشہ اور گھڑی میں تولہ"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ اس رابرٹ جیولرز کے مالک کو کور کرو۔ اس سے اصل بات سامنے آجائے گی"...... عمران نے کہا۔

"باس، میرا خیال ہے کہ پہلے ان غیر ملکیوں کے بارے میں تفصیلات حاصل کی جائیں اور ان کے قاتلوں کو ٹریس کیا جائے۔ پھر اصل بات سامنے آئے گی کیونکہ یقیناً روزی راسکل نے یہ اطلاع رابرٹ سے ہی حاصل کی ہوگی اور اب یقیناً رابرٹ یہاں سے فرار ہو چکا ہوگا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں، تمہارا خیال درست بھی ہو سکتا ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس، انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے

ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ جیولرز مین مارکیٹ کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رابرٹ جیولرز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر رابرٹ سے بات کرائیں۔ میں چیف پولیس کمشنر بول رہا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جناب رابرٹ صاحب تو غیر ملکی دورے پر گئے ہوئے ہیں اور ان کی واپسی کا فی الحال کوئی امکان نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"انہوں نے بزنس کے سلسلے میں بہت سے ملکوں میں جانا ہے۔ اس لئے کچھ کہا نہیں جا سکتا جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کی عدم موجودگی میں کاروبار کون سنبھالتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مینجر فاگر ہیں جناب۔ ہولڈ کریں میں ان سے آپ کا رابطہ کراتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، مینجر فاگر بول رہا ہوں۔ فرمایئے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف پولیس کمشنر بول رہا ہوں۔ رابرٹ سے پولیس کو فوری رابطہ چاہیئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر، وہ تو بزنس ٹور پر ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ آپ مجھے حکم دیجئے۔ ان کی عدم موجودگی میں تمام معاملات کو میں ہی سنبھالتا ہوں"...... مینجر فاگر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے پولیس کو ہیروں کے سلسلے میں جو رپورٹ درج کرائی تھی اس سلسلے میں آپ نے ہیروں کے بارے میں یہ نہیں بتایا کہ ان کے سائز کیا تھے اور سائرلینڈ کی کس کمپنی یا فرم نے یہ یہاں پاکیشیا بھجوائے تھے"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ سائرلینڈ میں بھی ہماری ایک شاخ موجود ہے۔ ہماری کمپنی کا ہیڈ آفس ایکریمیا میں ہے جبکہ برانچیں یورپ، ایکریمیا اور ایشیا میں کام کر رہی ہیں۔ سائرلینڈ سے یہ ہیرے ہماری ہی کمپنی سے یہاں بھجوائے گئے تھے اور ان کے سائز چونکہ مختلف تھے اس لئے ان کی تعداد درج کرائی گئی تھی سائز نہیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا رابرٹ جو یہاں ہوتے ہیں وہی اس کمپنی کے مالک ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ یہ اتفاق ہے کہ ان کا نام بھی رابرٹ ہے۔ وہ ایشیائی سیکشن کے انچارج ہیں اور یہاں کے جنرل مینجر ہیں"...... مینجر فاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافرستان میں بھی آپ کی شاخ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ کافرستان کے دارالحکومت میں جیولری بازار میں سب سے بڑا شوروم ہمارا ہی ہے"...... فاگر نے جواب دیا۔

"اس کا انچارج کون ہے اور ان کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ان کا نام ڈیوڈ ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا گیا۔

"تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم ان غیر ملکیوں کے قاتلوں کا سراغ لگاؤ۔ شاید اس سے بات آگے بڑھے"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

"باس، کیوں نہ اس روزی راسکل سے جبراً معلومات حاصل کی جائیں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"لگتا ہے تمہیں بھی اب روزی راسکل میں دلچسپی بہرحال پیدا ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ اس کی گردن مروڑ دوں لیکن آپ کے حکم کی وجہ سے میں خاموش ہو جاتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ تم اس سلسلے میں ٹھوس معلومات حاصل کرو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر اس نے سلام کیا اور پھر

سٹنگ روم سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر میز پر رکھی ہوئی کتاب اٹھا کر اس نے اسے کھولا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"روزی راسکل بول رہی ہوں۔ کیا یہ ڈگریاں گنوانا ضروری ہوتی ہیں"...... دوسری طرف سے روزی راسکل نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"جب تم اپنے نام کے ساتھ راسکل دوہراتی ہو تو یہ بھی ڈگری ہے۔ کیا اس کا دوہرانا ضروری ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ تو اب میرے نام کا حصہ بن گیا ہے۔ بہرحال چھوڑو۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تمہارے شاگرد کی موت اب میرے ہاتھوں لکھی جا چکی ہے۔ اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اس کی گردن ضرور توڑوں گی"...... روزی راسکل نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"پھر میری طرف سے پیشگی مبارکباد قبول کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس عہدہ جلیلہ کے لئے منتخب کر لیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب عہدہ جلیلہ۔ مبارکباد۔ کیا مطلب، کیا شاگرد کی موت کا سن کر تمہارا ذہنی توازن درست نہیں

رہا"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ٹائیگر کی گردن کوئی بہت بڑا شکاری ہی توڑ سکتا ہے ورنہ عام سے شکاری تو اس پر فائر کرتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں کہ گولی چلنے سے پہلے ٹائیگر انہیں جھپٹ لے گا اور تم دعویٰ کر رہی ہو اس کی گردن توڑنے کا۔ اس لحاظ سے تم مہا شکاری یا درست لفظوں میں مہاشکارن ہوئی اور یہ واقعی عہدہ جلیلہ ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا، یہ بات ہے۔ پھر ٹھیک ہے۔ تم دیکھ لینا کہ ایسا ہی ہوگا"...... دوسری طرف سے چہک کر کہا گیا۔

" ضرور۔ ہونا بھی چاہئے۔ ٹائیگر اگر آدم خور نہیں ہے تو اسے اس کا انجام بھگتنا ہی پڑے گا اور تم یہ بتاؤ کہ تم نے ہیروں والے کیس میں کیسے یہ دعویٰ کر دیا کہ تم سب کچھ معلوم کر چکی ہو"...... عمران نے کہا۔

" اوہ، تو ٹائیگر نے تمہیں بتا دیا ہے۔ وہ میرے پاس آیا تھا بیچارہ معلومات حاصل کرنے۔ میں نے اسے بتا دیا اور چونکہ وہ خود چل کر میرے کلب آیا تھا اس لئے میں نے فی الحال اسے زندہ واپس جانے دیا"...... روزی راسکل نے کہا۔

" لیکن تمہارا رعب تو وہ ویسے ہی تسلیم کرتا ہے۔ پھر تم نے صرف رعب ڈالنے کے لئے غلط بیانی کیوں کی کہ ہیرے ٹیری نے حاصل کئے ہیں اور ٹیری کافرستان پہنچ گیا ہے وغیرہ وغیرہ"...... عمران نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے غلط بیانی کی ہے۔ میں نے، روزی راسکل نے۔ تم نے یہ سوچنے کی جرأت ہی کیسے کی۔ میں نے اس ٹیری کی عورت کو پکڑ کر اس سے سب کچھ اگلوا لیا تھا۔ اس کے پاس ایک ہیرا بھی تھا وہ میں نے اس سے حاصل کر لیا۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ ان دونوں غیر ملکیوں کو ٹیری کا آدمی اپنی مخصوص ٹیکسی میں ایئرپورٹ سے اس نو آباد کالونی میں لے گیا تھا اور پھر ٹیری بھی وہاں پہنچ گیا تھا لیکن ٹیری کی قسمت اچھی تھی کہ وہ فوراً ہی کافرستان چلا گیا ورنہ میں اس کی گردن توڑ کر اس سے باقی ہیرے بھی حاصل کر لیتی"...... روزی راسکل نے کہا۔

" وہ ہیرا تمہارے پاس ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" ہاں ہے، کیوں"...... روزی راسکل نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

" تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ہیرا انتہائی منحوس ہے۔ اس کی وجہ سے دو آدمی قتل ہو گئے ہیں۔ وہ ٹیری بھی ہلاک ہو چکا ہوگا اور وہ عورت جس کے پاس یہ ہیرا تھا ظاہر ہے تمہارے ہاتھوں کسی انجام کو پہنچی ہو گی۔ اگر یہ ہیرا تمہارے پاس رہا تو ہو سکتا ہے کہ رات کو تمہارا دل دھڑکتے دھڑکتے بند ہو جائے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ، اوہ واقعی۔ اوہ ٹھیک ہے۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ واقعی

منحوس ہوگا۔اسی لئے میری ٹائیگر سے لڑائی ہو گئی ہے۔اوہ، میں اسے گٹر میں پھینک دوں گی"...... روزی راسکل نے ہراساں سے لہجے میں کہا۔

"ارے ایسا غضب نہ کرنا۔جب تک اسے ٹھنڈا نہ کر دیا جائے اس وقت تک اسے کہیں بھی نہیں پھینکا جا سکتا ورنہ عذاب تم پر ٹوٹ پڑیں گے"...... عمران نے بڑے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اوہ، اوہ پھر میں کیا کروں"...... روزی راسکل نے مزید پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میں ٹائیگر کو تمہارے پاس بھجوا دیتا ہوں۔تم یہ ہیرا اسے دے دینا۔وہ مجھے پہنچا دے گا۔میں اسے ایک روحانی بزرگ سے ٹھنڈا کرا کر کسی کھنڈر میں زمین میں دفن کر دوں گا تاکہ اس کی نحوست ختم ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ٹائیگر پتہ نہیں کب آئے میں خود تمہارے فلیٹ میں آکر دے جاتی ہوں اسے۔اب میں اسے ایک لمحہ بھی اپنے پاس رکھنے کی قائل نہیں رہی"...... روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ سلیمان مارکیٹ سے واپس آیا ہوگا اور چند لمحوں بعد سلیمان بہت سے شاپرز پکڑے دروازے کے سامنے سے گزرا۔

"سلیمان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"آرہا ہوں صاحب"...... سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وہ سٹنگ روم میں پہنچ گیا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ عمران نے اسے آواز ایسے لہجے میں دی تھی اس لئے وہ سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔

"منحوس ہیرا ٹھنڈا کرنے کا گر جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں، دودھ میں ڈال کر ساری رات رکھنا پڑتا ہے"۔ سلیمان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس کے دودھ میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گائے کے دودھ میں صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے گائے کا دودھ لے آؤ۔روزی راسکل ایک منحوس ہیرا دینے آ رہی ہے۔اس کی وجہ سے کئی آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔اسے ٹھنڈا کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اچھا، ٹھیک ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا بات ہے، تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو"...... عمران نے کہا۔

"کچھ نہیں صاحب۔بس ایک دکاندار سے بک بک جھک جھک ہو گئی تھی اس لئے"...... سلیمان نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"کیوں، کیا ہوا تھا"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس نے کہہ دیا کہ گذشتہ دو سالوں سے میں ادھار لے رہا ہوں اور آج تک ایک پیسہ نہیں دیا۔اس لئے اب جب تک پچھلا ادھار کلیئر نہیں ہوگا آگے سودا نہیں ملے گا۔اس پر مجھے غصہ آگیا کہ اس قدر

ہلکا آدمی ہے کہ دو سالوں میں ہی اچھل پڑا"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بات تو اس کی ٹھیک ہے لیکن تم اس سے ادھار لیتے کیوں رہے تھے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس سے ادھار نہیں لیا"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"پھر"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"وہ مجھے ادھار دیتا رہا"...... سلیمان نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا مطلب میں سمجھ گیا ہوں۔ تمہیں رقم چاہئے۔ بولو کتنی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"جتنی آپ دے سکتے ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"بنک میں بیس لاکھ پڑے ہیں اور دستخط شدہ چیک بک بھی تمہارے پاس ہے۔ جا کر جتنے چاہو نکلوا لو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کیا جائے۔ بانجھ تو بانجھ ہی ہوتا ہے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"بانجھ کیا مطلب۔ کون بانجھ ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"۔ عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک سال پہلے آپ نے اس اکاؤنٹ میں بیس لاکھ رکھوائے تھے

اور مجھے چیک بک بھی دستخط کر کے دے دی تھی اور اب ایک سال بعد آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں جا کر رقم نکلوا لوں۔ اگر یہ بیس لاکھ روپے انڈے بچے دیتے تو شاید کچھ نہ کچھ مل جاتا۔ لیکن مجبوری ہے کہ یہ بیس لاکھ بانجھ تھے"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ میرا خیال ہے مارکیٹ میں جا کر تمہارے ذہن کے خلیات زیادہ متحرک ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک ہے میرے براؤن کوٹ کی اندرونی جیب میں ایک لاکھ روپے موجود ہیں۔ وہ لے لو"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ماشاءاللہ۔ سخی ہو تو آپ جیسا ہو۔ کم از کم دس بار تو آپ یہ ایک لاکھ روپے مجھے بخش چکے ہیں"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے ارے۔ میں نے کب بخشے ہیں وہ نوٹ۔ کیا کہہ رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"بس رہنے دیجئے۔ اب مزید سخاوت کی ضرورت نہیں ہے۔ میں دس روز فاقہ کر کے اس دکاندار کی رقم اتار دوں گا۔ البتہ آپ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ میرے دس روز کے فاقے کے آپ پر کیا اثرات پڑیں گے"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سلیمان کی رگ رگ سے واقف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کی فاقے کی دھمکی کا مطلب ہے کہ وہ کوٹھی میں

جا کر اماں بی سے کہے گا کہ وہ فاقے سے ہے اور پھر ظاہر ہے باقی ڈرامہ خود بخود مکمل ہو جائے گا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا تھا کہ روزی راسکل آئی ہو گی اور پھر سلیمان کے گیلری میں چلنے کی آواز سنائی دی۔

" تمہارا صاحب ہے"...... دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی روزی راسکل کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" ہاں ہے"...... سلیمان نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد روزی راسکل سٹنگ روم میں داخل ہو گئی تو عمران احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" ارے ارے بیٹھو۔ تم ٹائیگر کے استاد ہو۔ اس لئے میں تمہارا احترام کرتی ہوں"...... روزی راسکل نے کہا۔

" نہیں۔ ہمارا دین کہتا ہے کہ خواتین کی عزت کی جائے۔ اس لئے تمہارا احترام مجھ پر واجب ہے"...... عمران نے کہا تو روزی راسکل کا چہرہ کھل اٹھا۔

" شکریہ۔ یہی بات تم اپنے شاگرد ٹائیگر کو بھی سکھا دو"۔ روزی راسکل نے کہا۔

" ٹائیگر اور انسان میں بہرحال فرق تو ہوتا ہی ہے۔ تم بھی ہاتھ میں ہنٹر رکھا کرو۔ پھر ہی یہ ٹائیگر سیدھے رہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔

" ارے اتنا سامان۔ میں نے تو کچھ نہیں لینا۔ بے حد شکریہ"۔ روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

" ارے یہ سلیمان تو بڑوں بڑوں کو گھاس نہیں ڈالتا البتہ تمہارے لئے دیکھو اس نے کافی بھی بنائی ہے اور ساتھ ہی اتنا سامان بھی لے آیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ، بے حد شکریہ۔ تم سب ہی اچھے لوگ ہو۔ نجانے کیوں ٹائیگر تم لوگوں سے کچھ نہیں سیکھ سکا"...... روزی راسکل نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بتایا تو ہے کہ اس کے لئے ہنٹر والی کی ضرورت ہے"۔ عمران نے کہا تو سلیمان مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔ اس نے ہاٹ کافی کی دو پیالیاں بنا کر ان کے سامنے رکھ دی تھیں۔

" کہاں ہے وہ منحوس ہیرا"...... عمران نے کہا تو روزی راسکل نے پرس کھولا اور ایک کاغذ کی چھوٹی سی تھیلی نکال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دی۔ عمران نے تھیلی کو ہتھیلی پر الٹایا تو ایک کافی بڑے سائز کا ہیرا اس کی ہتھیلی پر آگرا۔ عمران اسے چند لمحے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اسے واپس تھیلی میں ڈال کر جیب میں رکھ لیا۔

" تم اسے کیسے ٹھنڈا کرو گے۔ کیا فریزر میں رکھو گے"۔ روزی راسکل نے کافی پیتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں۔ گائے کے دودھ میں اسے دس راتوں تک بھگونا پڑے گا اور ساتھ ہی اس پر عمل پڑھنے پڑیں گے۔ پھر یہ ٹھنڈا ہو جائے

گا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا، اب مجھے اجازت۔ ہاں، اپنے شاگرد کو سمجھا لو۔ میں تو اسے ہلاک کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی لیکن تم دونوں کا اعلیٰ اخلاق دیکھ کر میں نے فی الحال فیصلہ بدل لیا ہے لیکن اگر اس نے اب مجھ سے بکواس کی تو پھر اسے بہرحال ہلاک ہونا پڑے گا"...... روزی راسکل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ جب وہ فلیٹ سے باہر چلی گئی تو عمران اٹھا اور سٹنگ روم سے نکل کر وہ سپیشل روم میں پہنچ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک درمیانے سائز کی مشین نکال کر اسے میز پر رکھا اور پھر اس کا پلگ ساکٹ میں لگا کر اس نے مشین آن کر دی۔ مشین کے چھوٹے چھوٹے کئی رنگوں کے بلب جل اٹھے اور ایک سکرین بھی روشن ہو گئی جو سادہ تھی۔ عمران نے جیب سے کاغذ کی وہ تھیلی نکالی اور اس میں سے ہیرا نکال کر اس نے اسے مشین کے ایک خانے میں ڈال کر یکے بعد دیگرے چند بٹن پریس کر دیئے تو سکرین پر یکلخت ایک صفحہ نظر آنے لگ گیا جس پر باریک باریک حروف تھے۔ عمران نے چونک کر مشین کے کئی اور بٹن پریس کئے تو یہ حروف بڑے ہوتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ اس قدر بڑے ہو گئے کہ انہیں آسانی سے پڑھا جا سکتا تھا اور عمران کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ الفاظ کارمن زبان میں لکھے ہوئے تھے۔ عمران انہیں پڑھتا رہا اور پھر جب الفاظ ختم ہوئے تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور

مشین آف کرنا شروع کر دی۔

" حیرت انگیز، انتہائی حیرت انگیز"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر مشین کے خانے سے ہیرا نکال کر اس نے اسے کاغذ کی تھیلی میں ڈالا اور پھر تھیلی جیب میں رکھ کر اس نے مشین واپس الماری میں رکھی اور الماری بند کر کے وہ دوبارہ سٹنگ روم میں آگیا۔ سلیمان کافی کے برتن اور سامان واپس لے جا چکا تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں طاہر فلیٹ سے۔ تم ایسا کرو کہ لائبریری میں تابات کے دلائی لامہ کے بارے میں اگر کوئی فائل ہو تو اسے نکال لو۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی ابھر آئی تھی۔ پھر سلیمان کو دانش منزل جانے کا کہہ کر وہ فلیٹ سے باہر آیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر سر اٹھایا۔ کمرے میں ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی داخل ہو رہی تھی ۔اس نے جینز کی پینٹ پر شوخ سرخ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے کاندھے سے ایک پرس لٹک رہا تھا اور وہ اپنے انداز اور چال ڈھال سے کالج گرل دکھائی دے رہی تھی۔

" ہیلو باس، آپ نے مجھے بلایا ہے"...... اس لڑکی نے اندر داخل ہو کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔بیٹھو ایملی"...... ادھیڑ عمر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور لڑکی میز کی دوسری طرف بیٹھ گئی۔

" تم نے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کیا ہے"...... ادھیڑ عمر نے کہا

" نہیں باس ۔میں آج تک پاکیشیا نہیں گئی۔ البتہ کافرستان میں دو بار کام کر چکی ہوں"...... ایملی نے جواب دیا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تم کیا جانتی ہو"۔ ادھیڑ عمر نے کہا۔

"یہی سنا ہوا ہے کہ خطرناک سروس ہے ۔اس سے زیادہ کچھ نہیں"...... ایملی نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔اب میری بات غور سے سنو۔ میں نے انتہائی اہم ترین مشن کے سلسلے میں تمہارا انتخاب کیا ہے"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

" میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گی باس"...... ایملی نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

" گڈ، تمہارا یہ اعتماد ہی تمہیں دوسروں سے آگے لے جاتا ہے اور یہی اعتماد ہے جس کی وجہ سے اس وقت تم گولڈن ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ بن چکی ہو"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

" تھینک یو باس"...... ایملی نے جواب دیا۔

" اب سنو۔ شوگران کے تحت علاقے تابات میں ایکریمیا نے کافرستان سے مل کر ایک خفیہ سنٹر قائم کیا ہوا ہے ۔ تابات صرف انتظامی طور پر شوگران کے تحت ہے ورنہ وہاں ان کی اپنی حکومت بھی ہے اور انتظامی مشینری بھی اور وہاں کے لوگوں پر شوگران سے زیادہ کافرستان کے اثرات ہیں کیونکہ وہاں رہنے والے لوگوں کا

مذہب بدھ مذہب ہے اور بدھ مذہب بنیادی طور پر کافرستانی مذہب ہے ۔ مذہبی طور پر وہاں کا سب سے بڑا رہنما دلائی لامہ ہے ۔ موجودہ دلائی لامہ دو سال پہلے برسراقتدار آیا ہے جبکہ اس سے پہلے اس کا باپ دُلائی لامہ تھا۔ وہ کافرستان نواز تھا۔ اس لئے کافرستان وہاں ایکریمیا کی مدد سے خفیہ سنٹر قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ یہ سنٹر اس قدر خفیہ ہے کہ اس کے بارے میں وہاں کے رہنے والوں سمیت دلائی لامہ کو بھی علم نہیں ہے کیونکہ یہ تابات کے ایک چھوٹے شہر جسے فاروکا کہا جاتا ہے کے ایک مکان کے تہہ خانوں میں بنایا گیا ہے اور اس کا ایریل تابات کی سب سے اونچی پہاڑی روشا میں کسی ایسی جگہ نصب کیا گیا ہے جسے کسی صورت بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا۔ اس سنٹر کے ذریعے ایکریمیا، روسیاہ، شوگران، پاکیشیا اور ایسے دوسرے مخالف ملکوں کے خلائی سیاروں کو چیک کرتا رہتا ہے ۔ ان سیاروں کے ذریعے جو معلومات متعلقہ ممالک حاصل کرتے ہیں وہ اس سنٹر میں بھی پہنچ جاتی ہیں۔ ان میں مواصلاتی سیارے بھی شامل ہیں جن کے ذریعے حکومتوں کے درمیان خفیہ بات چیت ہوتی ہے ۔ یہ سب کچھ ایکریمیا کو معلوم ہو جاتا ہے ۔ اس سے ایکریمیا تمام ممالک کی طرف سے ہونے والی خفیہ سازشوں، خفیہ معاہدوں اور خفیہ باتوں کے ساتھ ساتھ ان ممالک کے دفاعی نظام، اس میں ہونے والی تبدیلیوں سے واقف ہو جاتا ہے ۔ کافرستان کو اس کے مطلب کی معلومات مہیا کر دی جاتی ہیں۔ اس طرح یہ سلسلہ کئی سالوں سے

بڑی کامیابی سے چل رہا ہے لیکن اب اطلاع ملی ہے کہ تابات کا نیا دلائی لامہ جو کہ شوگران نواز ہے اسے کسی طرح اس سنٹر کی وہاں موجودگی کا علم ہو چکا ہے اور وہ کسی بھی لمحے اس کے بارے میں اطلاع شوگران تک پہنچا سکتا ہے ۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس دلائی لامہ کی موت ضروری ہے لیکن اگر اس دلائی لامہ کو قتل کیا گیا تو پورے تابات میں فسادات شروع ہو جائیں گے اور یہ فسادات کافرستان کے خلاف ہوں گے کیونکہ سب جانتے ہیں کہ دلائی لامہ شوگران نواز ہے اور کافرستان کے خلاف ہے اور اس طرح حکومت شوگران بھی چونک پڑے گی۔ اس لئے اس کی موت ایسے انداز میں ہونی چاہئے کہ وہ ہر صورت میں طبعی ظاہر ہو اور ایسا کرنے والوں کا کوئی تعلق ایکریمیا یا کافرستان سے نہ ہو۔ تمہارا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ تم ایکریمین نژاد نہیں ہو بلکہ تمہارے والدین روسیاہی نژاد تھے اور وہ روسیاہ سے یہاں ایکریمیا میں شفٹ ہوئے تھے اور تم پیدا بھی روسیاہ میں ہی ہوئی تھی۔ تم نے یہ مشن مکمل کرنا ہے ۔ تم نے تابات میں جا کر رہنا ہے ۔ دلائی لامہ گو مذہبی رہنما ہے لیکن وہ کسی بادشاہ کے انداز میں رہتا ہے ۔ اس لئے تم یقیناً اسے اپنے جال میں پھنسا سکتی ہو۔ اب رہ گئی اس کی موت۔ تو اس کے لئے تمہیں مخصوص پن دی جائے گی جس کی نوک پر تابات کے ہی ایک انتہائی زہریلے ترین سانپ جسے شوکا کہا جاتا ہے کا زہر لگا ہوا ہوگا۔ تم نے اس پن کی نوک اس دلائی لامہ کے جسم میں اتار دینی ہے اور تمہارا

کام ختم۔ اس کا زہر فوری اثر نہیں کرتا۔ اس لئے فوری طور پر کچھ نہیں ہوگا لیکن چند گھنٹوں بعد اچانک یہ زہر اثر کرے گا اور پھر پلک جھپکنے میں دلائی لامہ ہلاک ہو جائے گا۔ لیکن اس کے جسم پر شوکا سانپ کے زہر کی علامات دیکھ لی جائیں گی۔ اس لئے سب یہی سمجھیں گے کہ اسے شوکا سانپ نے ڈس لیا ہے۔ اس طرح معاملات ہمارے حق میں جائیں گے کیونکہ موجودہ دلائی لامہ کی وفات کے بعد اس کا چھوٹا بھائی دلائی لامہ بنے گا کیونکہ موجود دلائی لامہ کی فی الحال کوئی اولاد نہیں ہے اور اس کا بھائی ایکریمین نواز ہے"...... باس نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو انتہائی معمولی سا کام ہے باس۔ دلائی لامہ کی کسی بھی کنیز یا عورت کو خرید کر یہ کام کرایا جاسکتا ہے"...... ایملی نے کہا۔

"نہیں، کسی وقت بھی یہ راز لیک آؤٹ ہو سکتا ہے۔ یہ کام انتہائی نازک ہے اور ہمیں ہر قیمت پر یہ کام اس انداز میں کرنا ہے کہ معمولی سا شبہ بھی نہ ہو سکے"...... باس نے کہا۔

"لیکن باس۔ دلائی لامہ کو اگر شوکا سانپ کاٹے گا تو پھر اس سانپ کی وہاں موجودگی بھی ضروری ہے۔ ورنہ تو شک پڑ سکتا ہے"...... ایملی نے کہا۔

"ہاں، تمہاری بات درست ہے۔ اس پہلو پر بھی غور کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں یہ سوچا گیا ہے کہ جب تم دلائی لامہ کے جسم میں پن کی نوک اتار دو گی تو پھر تمہارے پاس چار گھنٹوں کا وقت ہوگا۔ اس

دوران ہمارے خاص آدمی شوکا سانپ کو دلائی لامہ کے محل کے اس حصے میں پہنچا دیں گے جہاں اسے چیک کر لیا جائے گا اور پھر اسے ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس طرح یہ معاملہ بخیر و خوبی ختم ہو جائے گا"...... باس نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے باس کہ یہ پن دلائی لامہ کے جسم میں اتار کر مجھے کسی کو کاشن دینا پڑے گا"...... ایملی نے کہا۔

"ہاں، یہ سارا انتظام کر دیا جائے گا۔ تمہیں اس معاملے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں یہ مشن مکمل کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن باس۔ آپ نے پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ذکر کیا تھا۔ اس کا اس مشن میں کیا دخل ہے"...... ایملی نے کہا۔

"ہاں، تم سے پہلے اس مشن کے سلسلے میں کارمن نژاد ایجنٹوں کو استعمال کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا تاکہ ایکریمیا کسی صورت سامنے نہ آسکے لیکن ان ایجنٹوں کو تفصیلی بریفنگ دینے کے لئے یہ انتظام کیا گیا کہ ایکریمیا کی ایک پارٹی رابرٹ جیولرز کو ہیروں کی ایک کھیپ پاکیشیا پہنچانے کے لئے کہا گیا۔ ان ہیروں میں ایک ایسا ہیرا بھی شامل تھا جو قدرتی ہیرا نہ تھا بلکہ اسے خصوصی طور پر لیبارٹری میں تیار کیا گیا تھا۔ اس کے اندر اس مشن کے بارے میں ضروری اشارات کارمن زبان میں اس انداز میں رکھ دیئے گئے تھے کہ جب تک اس ہیرے کو خصوصی مشین سے نہ گزارا جاتا یہ الفاظ سامنے نہ آ

سکتے تھے ۔ اس ہیرے کی شناخت کے لئے اس کے اندر چند خصوصی لائنیں ڈال دی گئیں اور پاکیشیا میں رابرٹ جیولرز کے جنرل مینجر جس کا نام بھی رابرٹ تھا کو یہ کہہ دیا گیا کہ وہ اس خصوصی ہیرے کو اس کھیپ سے علیحدہ رکھے گا اور جب کارمن ایجنٹوں کا نمائندہ اس کے پاس پہنچ کر مخصوص کوڈ دوہرائے گا تو یہ ہیرا اسے دے دیا جائے گا اور اسے بریفنگ مل جائے گی اور کسی کو علم تک بھی نہ ہو سکے گا اور وہ یہ کام کر گزرے گا اور کسی کو معمولی سا شک بھی نہ پڑ سکے گا لیکن معاملات ہماری توقع کے خلاف ٹرپ کر گئے ۔ وہ دونوں آدمی جو ہیروں کی کھیپ لے کر پاکیشیا پہنچے وہ رابرٹ جیولرز تک پہنچنے سے پہلے راستے میں ہی غائب کر دیئے گئے اور پھر ان کی لاشیں ایک نو آباد کالونی کی ایک زیر تعمیر کوٹھی کے اندر سے پولیس کو ملیں اور ہیرے غائب تھے ۔ پاکیشیا میں ایکریمین ایجنٹ ان آدمیوں کی نگرانی کر رہے تھے لیکن انہیں ڈاج دے دیا گیا لیکن لاشیں ملنے پر وہ حرکت میں آ گئے اور پھر پتہ چلا کہ یہ ساری کارروائی ایک آدمی ٹیری کی ہے ۔ اس نے باقاعدہ ڈکیتی کی اور پھر ہیرے لے کر وہ کافرستان فرار ہو گیا ہے ۔ چنانچہ اسے کافرستان میں گھیر لیا گیا۔ اسے ہلاک کر کے اس سے ہیرے برآمد کر لئے گئے لیکن وہ خصوصی ہیرا ان میں شامل ہی نہ تھا اور نہ ہی کسی کو پتہ چل سکا کہ وہ ہیرا کہاں ہے ۔ بہرحال اسے تلاش کیا گیا لیکن کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ اب یہ ہیرے رابرٹ خود ہی اس گروپ سے وصول کرے گا۔ البتہ یہ اطلاع ملی کہ ایک آدمی جس کا

نام ٹائیگر ہے اسے ان ہیروں کی برآمدگی کے لئے پہلے ہائر کیا گیا تھا لیکن یہ آدمی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران کا شاگرد ہے اور علی عمران کا نام سامنے آتے ہی ہم نے فوراً ہی سارا سیٹ اپ ختم کر دیا اور پھر یہ تمہارا سیٹ اپ قائم کیا گیا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس عمران کو کسی طرح اس دلائی لامہ کے مشن کا علم ہو جائے اور وہ اسے بچانے کے لئے وہاں پہنچ جائے تو تم نے ان سے بچ کر رہنا ہے"۔ باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" باس، اس ہیرے کا کیا ہوا جس میں بریفنگ موجود تھی"۔ ایملی نے پوچھا۔

" وہ دستیاب نہیں ہو سکا" ...... باس نے جواب دیا۔

" باس، اگر یہ ہیرا پاکیشیائی حکام کے ہاتھ لگ گیا تو وہ لوگ تفصیل سے آگاہ ہو جائیں گے اور وہ شوگران حکومت کو بھی الرٹ کر سکتے ہیں ۔ ایسی صورت میں مجھے وہاں مشکوک سمجھا جا سکتا ہے"۔ ایملی نے کہا۔

" اس ہیرے میں کوئی ایسی تفصیل موجود نہیں ہے ۔ صرف تابات کے دلائی لامہ کے ایک خاص آدمی کا پتہ وغیرہ درج تھا اور یہ بتایا گیا تھا کہ وہ ایجنٹ اس آدمی تک پہنچیں اور یہ ہیرا اسے دیں گے تو وہ مزید تمام پلان انہیں بتا دے گا اور اس پلان پر عمل کرنے میں ان سے تعاون بھی کرے گا۔ یہ آدمی مقامی تھا۔ جب ہیرا غائب ہوا تو

حکومت ایکریمیا نے فوری طور پر اس آدمی کو ہلاک کرا دیا۔ اس طرح یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا"...... باس نے کہا۔

" باس، یہ طریقہ انتہائی عجیب لگتا ہے۔ انتہائی پیچیدہ سا۔ ورنہ یہی بات ان کارمن ایجنٹوں تک فون کے ذریعے یا کسی آدمی کے ذریعے کسی کاغذ پر لکھ کر بھی پہنچائی جا سکتی تھی"...... ایملی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تمہیں ابھی تک اس کی اہمیت کا احساس نہیں ہو سکا ایملی۔ کارمن ایجنٹ ہو یا ایکریمین۔ ان کی ہر وقت ان کے مقابل ملکوں کے ایجنٹ نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی ان سے ملتا یا انہیں فون کیا جاتا تو لامحالہ چیکنگ ہو سکتی تھی اور ایک بار اس سنٹر کے بارے میں معلومات اوپن ہوئیں تو شوگران، روسیاہ اور پاکیشیا کے ایجنٹ اس سنٹر کے خاتمے کے لئے ٹوٹ پڑیں گے"...... باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری باس۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ کیوں ایسا کیا گیا تھا۔ آپ بے فکر رہیں۔ ایملی یہ کام مکمل کرے گی"...... ایملی نے کہا تو باس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور ایک فائل نکال کر اس نے پہلے اپنے سامنے رکھی اور اس پر اپنے دستخط کر کے اس نے فائل بند کی اور پھر اٹھا کر ایملی کی طرف بڑھا دی۔

" مجھے یقین ہے کہ تم اس اہم ترین مشن کو کامیابی سے مکمل کر لو گی اور تمہارے بے شمار کارناموں میں ایک اور شاندار کارنامے کا

اضافہ ہو جائے گا"...... باس نے کہا تو ایملی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" ایسا ہی ہو گا باس۔ آپ کا بے حد شکریہ"...... ایملی نے فائل اٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

" جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام ہو جانا چاہئے اور وہاں تمہیں انتہائی محتاط بھی رہنا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ دلائی لامہ کے محل میں شوگرانی ایجنٹ موجود ہوں"...... باس نے کہا۔

" یس باس۔ میں سمجھتی ہوں"...... ایملی نے کہا اور پھر مڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو حسب روایت بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ لیں فائل عمران صاحب۔ لیکن اس کی اچانک کیا ضرورت پڑ گئی ہے"...... بلیک زیرو نے اپنی کرسی پر بیٹھ کر میز پر موجود ایک فائل اٹھا کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ ہیرا لو اور اسے لیبارٹری میں جا کر ٹی ایکس وی مشین میں ڈال کر چیک کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو"...... عمران نے جیب سے ایک ہیرا نکال کر بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹی ایکس وی مشین۔ کیا مطلب، کیا اس ہیرے کے اندر کوئی خاص بات ہے"...... بلیک زیرو نے ہیرا لے کر اسے روشنی میں

چیک کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے فائل کھولتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لیبارٹری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جبکہ عمران نے فائل کھولی اور اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا اور پھر اس نے جیسے ہی فائل ختم کی۔ بلیک زیرو بھی واپس آ گیا۔

"حیرت انگیز عمران صاحب۔ اس میں تو باقاعدہ الفاظ موجود ہیں۔ یہ کیسے ہو گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ قدرتی ہیرا نہیں بلکہ لیبارٹری میڈ ہیرا ہے۔ اس میں باقاعدہ پیغام رکھا گیا ہے۔ عام نظروں میں یہ ایک عام سا ہیرا ہے اور بس۔ اس طرح انتہائی محفوظ انداز میں پیغام پہنچایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس میں کوئی خاص بات تو نہیں ہے۔ تابات۔ اس کے روحانی رہنما دلائی لامہ اور تابات کے کسی آدمی روشا کے بارے میں معلومات ہیں"...... بلیک زیرو نے ہیرا سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ہیرا سائرلینڈ سے پاکیشیا دوسرے ہیروں کے ساتھ ملا کر بھیجا گیا لیکن راستے میں انہیں لے آنے والوں کے ساتھ ڈکیتی ہو گئی اور لے آنے والوں کو ہلاک کر دیا گیا اور ہیرے ڈکیتی کرنے والے لے اڑے۔ اس کا الزام روزی راسکل پر لگایا گیا کیونکہ روزی راسکل کی کار اس کوٹھی کے باہر دیکھی گئی تھی جہاں ان ہیرے لے آنے والوں کی لاشیں ملی ہیں جس پر روزی راسکل نے اپنے طور پر کام کیا تو اس

نے معلوم کر لیا کہ یہ کام ایک مقامی بد معاش ٹیری کا ہے۔ ٹیری نے ایک ٹیکسی ڈرائیور کی مدد سے ہیرے لانے والے غیر ملکیوں کو کور کر کے ہلاک کر دیا اور خود ہیرے لے کر کافرستان چلا گیا۔ البتہ یہ ایک ہیرا وہ اپنی عورت کو دے گیا جس سے روزی راسکل نے اسے حاصل کر لیا۔ ایک مقامی گروپ نے ان ہیروں کی واپسی کے لئے ٹائیگر کو ہائر کیا۔ ٹائیگر، روزی راسکل سے ملا تو اس نے یہ ساری باتیں بتائیں۔ پھر ٹائیگر میرے پاس آیا۔ ادھر یہ کیس سنٹرل انٹیلی جنس کے ذمے لگ گیا چنانچہ سوپر فیاض میرے پاس آگیا۔ وہ بھی ان ہیروں کو برآمد کرانا چاہتا تھا۔ میں نے روزی راسکل کو چکر دیا کہ یہ ہیرا منحوس ہے۔ وہ بہرحال عورت ہے اس لئے چکر میں آگئی اور یہ ہیرا خود مجھے دے گئی۔ ٹائیگر اس سلسلے میں کام کر رہا ہے۔ ابھی اس کی طرف سے رپورٹ نہیں ملی لیکن ہیرا دیکھ کر مجھے شک ہوا کہ اس کے اندر کچھ موجود ہے۔ میں نے سپیشل روم میں موجود چھوٹی مشین پر اسے چیک کیا تو یہ پیغام سامنے آگیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باقی ماندہ پیغام باقی ہیروں میں ہو گا لیکن ایسا کیوں کیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری

طرف سے سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"پی اے ون سے بات کراؤ تاکہ میں ان سے کہہ کر سیکرٹری خارجہ سے بات کر سکوں"...... عمران نے اپنی اصل آواز اور شگفتہ لہجے میں کہا۔

"اوہ، عمران صاحب آپ۔ میں ہی بات کرا دیتا ہوں ورنہ آپ کا کوئی پتہ نہیں کہ آپ صاحب کو کہہ کر واقعی پی اے ون کی سیٹ بنوا دیں اور میری تنخواہ آدھی ہو جائے"...... دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"کیا زمانہ آگیا ہے کہ اب سلطانوں کو بولنا پڑ گیا ہے۔ ورنہ پہلے تو چوبدار آوازیں لگاتے تھے اور سلطانوں کے ترجمان بولا کرتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نام بدل دوں"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نام سے کیا ہوتا ہے۔ آپ کا رعب دبدبہ آپ کا نام بدل دینے سے ختم تو نہیں ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"چلو یہ بھی تمہاری مہربانی ہے ورنہ واقعی مجھے نام بدلنا پڑ جاتا اور بڑی مشکل ہو جاتی"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بشرطیکہ آنٹی منظوری دے دیتیں۔کیونکہ اب وہ بیگم سرسلطان کہلواتی ہیں پھر انہیں بیگم سر اللہ بخش کہلوانا پڑے گا"...... عمران نے جواب دیا اور سرسلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"نام تو واقعی خوبصورت بھی ہے اور دعائیہ بھی۔بہرحال بولو کیسے فون کیا ہے تم نے۔میں نے پریذیڈنٹ ہاؤس ایک خصوصی میٹنگ میں جانا ہے"...... سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تابات میں دلائی لامہ کی کیا پوزیشن ہے۔کیا وہ سیاسی طور پر بھی دوسرے ممالک پر اثرانداز ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... سرسلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تابات پر ویسے تو شوگران کا انتظامی اور سیاسی کنٹرول ہے لیکن وہاں چونکہ بدھ مذہب کے لوگوں کی اکثریت ہے اور ان کا روحانی پیشوا دلائی لامہ ہے تو کیا دلائی لامہ کو سیاسی طور پر بھی کوئی اہمیت حاصل ہوتی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔قانونی طور پر تو نہیں ہوتی لیکن عام طور پر دلائی لامہ کافرستان نواز ہوتے ہیں۔اس لئے ان کے رابطے کافرستان سے رہتے ہیں البتہ دو سال پہلے سابقہ دلائی لامہ وفات پا گیا تو اس کا لڑکا موجودہ دلائی لامہ بن گیا۔اس نے شوگران میں تعلیم حاصل کی ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ موجودہ دلائی لامہ کافرستان نواز کی بجائے شوگران نواز ہے۔لیکن تم یہ باتیں کیوں پوچھ رہے ہو۔کیا کوئی خاص بات

ہے"...... سرسلطان نے کہا تو عمران نے انہیں مختصر طور پر ہیرے اور اس کے اندر تحریر کے بارے میں بتا دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ دلائی لامہ کے خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے لیکن کیوں۔اس سے تو کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی"۔ سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سازش کارمن ایجنٹوں کے ذریعے مکمل ہو گی۔ابھی تو یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ یہ سازش دلائی لامہ کے خلاف ہے۔ہو سکتا ہے کہ دلائی لامہ خود اس سازش میں شامل ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں، وہ لوگ اس قسم کی دنیاوی سازشوں میں شامل نہیں ہو سکتے۔یہ کوئی اور چکر ہو سکتا ہے"...... سرسلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔میں معلوم کر لوں گا۔اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔علی عمران کالنگ۔اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس، ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی اس ٹیری کے بارے میں۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ کافرستان میں ٹیری کو ہلاک

کر دیا گیا ہے اور اس سے ہیرے برآمد کر لئے گئے ہیں۔ یہ کام کافرستانی دارالحکومت کے ایک خصوصی گروپ ہری سنگھ کا ہے۔ ہری سنگھ وہاں کا معروف غنڈہ ہے۔ اس کا ایک آدمی میرا بھی واقف ہے۔ میں نے اسے فون کیا تو اس نے بتایا کہ ٹیری سے ہیرے برآمد کر لئے گئے ہیں۔ ٹیری ان کا سودا کسی بڑے جوہری سے کر رہا تھا کہ اس جوہری نے ہری سنگھ کو اطلاع دے دی لیکن ایک ہیرا انہیں نہیں مل سکا۔ اس کے لئے وہ بے حد پریشان ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ایک ہیرا۔ کیا مطلب۔ کیا ہیروں کی تعداد انہیں معلوم تھی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ چوبیس ہیرے تھے لیکن تیئیس برآمد ہوئے ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہری سنگھ گروپ نے یہ کارروائی کس کے کہنے پر کی ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ رابرٹ جیولرز پاکیشیا کے جنرل مینجر رابرٹ نے ہری سنگھ کو ہائر کیا ہے اور اس نے اپنے ذرائع سے معلوم کر لیا تھا کہ یہ کام ٹیری کا ہے اور ٹیری پاکیشیا سے کافرستان پہنچ گیا ہے۔ اس نے ہری سنگھ کو کہا کہ ٹیری عادی بدمعاش ہے۔ وہ لازماً یہ ہیرے وہاں کے کسی جوہری کو فروخت کرے گا اور چونکہ ہری سنگھ سے تمام جوہری ڈرتے ہیں اس لئے اس نے ہری سنگھ کو بھاری معاوضے پر ہائر کر لیا تھا اور ہری سنگھ نے تمام جوہریوں کو کہہ دیا۔ چنانچہ اس جوہری نے

جس سے ٹیری نے رابطہ کیا ہری سنگھ کو اطلاع کر دی۔ اس کے نتیجے میں ٹیری کو ہلاک کر دیا گیا اور اس سے تیئیس ہیرے برآمد کر لئے گئے اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ہیرے کسی طرح حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ لیکن اس کے لئے مجھے کافرستان جانا ہوگا۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"وہاں کس کے پاس ہیں یہ ہیرے اس وقت۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"ابھی تو یہ ہری سنگھ کے پاس ہیں۔ آج رات نو بجے رابرٹ اس سے ملے گا تو ہیرے اسے دے دیئے جائیں گے۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس ہری سنگھ کا پورا پتہ بتاؤ۔ میں چیف سے کہتا ہوں کہ وہ کافرستان میں اپنے فارن ایجنٹ کے ذریعے فوری طور پر ہیرے حاصل کر لے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہری سنگھ کلب اس کا مشہور اڈہ ہے باس۔ وہ دارالحکومت کا بڑا معروف گینگسٹر اور بدمعاش ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ تمہیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے ایک طرف رکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" ناٹران بول رہا ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" دارالحکومت میں ہری سنگھ کلب ہے۔ اس کا مالک ہری سنگھ ہے جو وہاں کا بڑا بدمعاش اور گینگسٹر سمجھا جاتا ہے۔ پاکیشیا سے ایک بدمعاش ٹیری یہاں دو غیر ملکیوں کو ہلاک کر کے ہیرے حاصل کر کے کافرستان پہنچا تو وہاں ہری سنگھ گروپ نے یہ ہیرے اس سے برآمد کر لئے۔ یہ ہیرے رات کو نو بجے ایک آدمی رابرٹ کے حوالے کئے جائیں گے لیکن ان سے یہ ہیرے تم نے حاصل کر کے پاکیشیا بھجوانے ہیں" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے مختصر طور پر کہا گیا۔

"ہیرے کتنی دیر میں حاصل کئے جا سکتے ہیں" ...... عمران نے پوچھا۔

" سر، زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر یہ کام ہو جائے گا"۔ ناٹران نے کہا۔

"تمہارے پاس ٹی ایکس وی مشین ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر" ...... ناٹران نے جواب دیا۔

" تم یہ ہیرے حاصل کر کے ایک ایک کر کے انہیں ٹی ایکس وی

مشین میں چیک کرو کہ ان میں سے کسی ایک کے اندر یا سب کے اندر کوئی تحریر موجود ہے یا نہیں۔ اور پھر مجھے رپورٹ دو" ...... عمران نے کہا۔

"ہیروں کے اندر تحریر" ...... دوسری طرف سے ناٹران نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں، ایک ہیرا اس ٹیری سے پاکیشیا میں بھی حاصل کر لیا گیا۔ یہ لیبارٹری میڈ ہیرا ہے اور اس کے اندر ایک تحریر موجود ہے جو صرف ٹی ایکس وی مشین سے ہی نظر آ سکتی ہے۔ یہ تحریر نامکمل ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ باقی تحریر ان ہیروں میں موجود ہری سنگھ کے پاس ہو" ...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر، ٹھیک ہے سر۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں پھر میں آپ کو رپورٹ دوں گا" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"عجیب طریقہ استعمال کیا گیا ہے پیغام پہنچانے کا۔ ہیروں کی شکل میں" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں، اگر یہ بدمعاش ٹیری درمیان میں نہ ٹپک پڑتا اور روزی راسکل اپنا کردار ادا نہ کرتی تو ہمیں واقعی کسی صورت علم نہ ہو سکتا تھا" ...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ناٹران کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس، کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"سر، ہری سنگھ سے تیئس ہیرے برآمد کر لئے گئے ہیں اور میں نے انہیں ٹی ایکس وی مشین میں ڈال کر چیک کر لیا ہے۔ یہ سب اصل ہیرے ہیں اور ان کے اندر کوئی تحریر موجود نہیں ہے"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

"کیا تم نے اچھی طرح چیک کیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں نے دوبارا انہیں چیک کیا ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"ہری سنگھ سے یہ ہیرے کیسے ملے ہیں۔ تفصیل بتاؤ"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ہری سنگھ اپنے آفس میں ہی موجود تھا باس۔ میرے آدمی خفیہ راستے سے اس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے اچانک اس کے آفس میں پہنچ گئے۔ پھر اس نے معمولی سے تشدد کے بعد بتایا کہ اس نے ایک پاکیشیائی بدمعاش ٹیری کو ہلاک کر کے اس سے تیئس ہیرے حاصل کئے ہیں جو ایک پاکیشیائی جوہری رابرٹ رات کو اس سے وصول کرے گا۔ یہ ہیرے اس کے آفس کے ایک سیف میں ایک کپڑے کی تھیلی میں بند موجود تھے۔ اس پورے سیف کی تلاشی لی گئی۔ ان ہیروں کے علاوہ اور ہیرے موجود نہیں تھے۔ پھر ہری سنگھ کو ہلاک کر دیا گیا اور ہیرے میرے پاس پہنچ گئے"...... ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب تم ان ہیروں کو اپنے طور پر فروخت کر کے ان کی رقم اکاؤنٹ میں ڈال لو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تحریر والا ایک ہی ہیرا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اب کیسے یہ معمہ حل ہوگا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز سے ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے اور پھر ایک صفحے پر اس کی نگاہیں جم سی گئیں اور پھر اس نے ڈائری بند کر کے رکھی اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے شوگران اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔

"یس۔ ہوشنگ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ، اوہ عمران صاحب آپ۔ کیسے آج یاد کر لیا آپ نے"۔ دوسری طرف سے ہوشنگ نے چونک کر کہا۔

"تم ابھی تک تابات سیکشن میں ہو یا کسی اور سیکشن میں چلے گئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں تابات سیکشن کا ہی انچارج ہوں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے ایک بار پھر چونک کر کہا گیا۔

"ایک پیچیدہ مسئلہ سامنے آیا ہے۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس نے اس ہیرے کے بارے میں بتا دیا جس میں تحریر موجود تھی اور پھر تحریر کے بارے میں بھی بتا دیا۔

"ویری سٹرینج عمران صاحب۔ یہ تو واقعی نئی بات ہے کہ باقاعدہ ہیروں کے اندر تحریر چھپا کر پیغام رسانی کی جائے لیکن اس تحریر سے تو کوئی بات سامنے نہیں آتی"...... ہوشنگ نے جواب دیا۔

"اس میں دلائی لامہ کا حوالہ موجود ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ اہم حوالہ ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کے ایک آدمی روشا کے بارے میں بھی اشارہ موجود ہے۔ اس روشا کے بارے میں معلومات کراؤ۔ شاید

اصل بات سامنے آجائے"...... عمران نے کہا۔

"آپ اپنا فون نمبر بتا دیں۔ میں ابھی معلوم کر کے آپ کو فون کرتا ہوں"...... ہوشنگ نے کہا۔

"کتنا وقت لگ جائے گا تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"زیادہ نہیں صرف ایک ڈیڑھ گھنٹہ۔ وہاں تابات میں ہمارے آدمی موجود ہیں"...... ہوشنگ نے کہا۔

"اوکے، میں دو گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ کال کروں گا۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ہوشنگ کون ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہ شوگران کی خصوصی کونسل برائے خارجہ امور میں تابات سیکشن کا انچارج ہے۔ اس کے تحت پوری ٹیم ہے جو تابات میں ہر قسم کے سیاسی اور انتظامات واقعات کے بارے میں رپورٹیں اسے پہنچاتی ہے۔ ان رپورٹوں سے مخصوص پوائنٹس خصوصی کونسل کو بھیجے جاتے ہیں جن کی مدد سے شوگران کی خارجہ پالیسی میں ترامیم کی جاتی ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ آپ کا واقف کیسے ہو گیا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ شوگران سیکرٹ سروس میں تھا۔ تب سے اس سے ملاقات ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور

ہوشنگ کو کال کیا۔

"ہوشنگ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ہوشنگ کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بدبان خود بلکہ بذبان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ ابھی تک اتنی ہی ڈگریاں دوہراتے ہیں جتنی کئی سال پہلے دوہراتے تھے ورنہ میرا تو خیال تھا کہ اب تک آپ کی ڈگریوں پر مبنی پوری کتاب بن چکی ہو گی"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"یہ معمولی سی ڈگریاں ہی لوگوں کو ہضم نہیں ہوتیں مزید سن کر تو وہ میرا سر ہی توڑ دیتے"...... عمران نے کہا تو ہوشنگ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ روشا کے بارے میں رپورٹ مل گئی ہے۔ روشا دلائی لامہ کا خادمِ خاص تھا اسے اچانک گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور ہلاک کرنے والے کو محل کے سیکورٹی گارڈ نے گرفتار کر لیا لیکن اس نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے۔ ویسے اس روشا کے کمرے کی تلاشی کے دوران بھاری ایکریمین کرنسی بھی ملی ہے اور ایسے شواہد بھی ملے ہیں کہ روشا کا تعلق ایکریمیا سے بڑا گہرا رہا ہے"...... ہوشنگ نے کہا۔

"اوہ، اس کا مطلب ہے کہ اس تحریر والے ہیرے کی وجہ سے

روشا کو ہلاک کیا گیا ہے ورنہ اس سے اصل واقعات کا علم ہو جاتا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، لیکن عمران صاحب۔ اس سارے کھیل کے پیچھے مقصد کیا ہو سکتا ہے"...... ہوشنگ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ موجودہ دلائی لامہ کافرستان نواز کی بجائے شوگران نواز ہے اور اسے ہلاک کرنے کے لئے ایجنٹ کارمن سے بھیجے جا رہے تھے جبکہ اس آدمی روشا کا تعلق ایکریمیا سے تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ایکریمیا، کافرستان اور کارمن تینوں ملک کسی خاص چکر میں ملوث ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کس چکر میں"...... ہوشنگ نے کہا۔

"یہی تو معلوم کرنا پڑے گا۔ تم ایک کام کرو کہ اپنے آدمیوں کو خصوصی طور پر دلائی لامہ کے اردگرد موجود لوگوں کی نگرانی پر تعینات کر دو۔ ہو سکتا ہے کوئی خاص بات سامنے آ جائے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خصوصی طور پر خیال رکھوں گا"۔ ہوشنگ نے جواب دیا۔

"اوکے، اگر کوئی خاص بات ہو تو پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ سر سلطان کو فون کر کے میرے نام پیغام دے سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو

عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"روشنا کی اس انداز میں ہلاکت کا مطلب ہے عمران صاحب کہ انہوں نے جو بھی پلان بنایا تھا اسے ڈراپ کر دیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں، اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ چوبیس ہیروں میں سے وہی ایک ہیرا تھا جس میں پیغام موجود تھا اور ان کی بدقسمتی سے وہی ہیرا ٹیری نے اپنی عورت کو دے دیا۔ شاید وہ زیادہ چمکدار تھا۔ اس لئے اسے زیادہ قیمتی سمجھ لیا گیا ہوگا اور اس کی گمشدگی کی اطلاع ملتے ہی انہوں نے روشنا کو سامنے سے ہٹا دیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں اطلاع مل گئی ہو کہ ٹائیگر کو ان ہیروں کی برآمدگی کے لئے ہائر کیا گیا ہے کیونکہ ٹائیگر کے نام کے ساتھ میرا نام بھی لیا جاتا ہے اور میرا نام بد سے بدنام برا کے مطابق بڑا بدنام ہو چکا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اصل بات تو اب بھی سامنے نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"آجائے گی۔ ہوشنگ اب خاموشی سے اپنا کام کرتا رہے گا"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

گولڈن ایجنسی کا چیف اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے سر اٹھا کر انٹرکام کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے کہا۔

"سر، میڈم ایملی حاضری کے لئے اجازت چاہتی ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ بھجوا دو"...... چیف نے چونک کر کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایملی اندر داخل ہوئی۔

"آؤ آؤ ایملی میں تمہارا منتظر ہی تھا"...... چیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایئرپورٹ سے سیدھی یہاں آرہی ہوں باس۔ میری رپورٹ تو

آپ کو مل چکی ہو گی" ...... ایملی نے سلام کر کے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں نے پڑھ لی ہے رپورٹ۔ اس کے مطابق تو تم نے انتہائی محتاط انداز میں کام کیا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ اب تک جو اطلاعات تابات سے مل رہی ہیں ان کے مطابق دلائی لامہ کی موت کو شوکا سانپ کاٹنے کی وجہ قرار دیا جارہا ہے۔ تم بتاؤ کہ کوئی ایسی بات تو نہیں ہوئی جس کی وجہ سے معاملہ اوپن ہو سکے" ...... چیف نے کہا۔

"باس، میں نے چونکہ وہاں پہنچ کر دلائی لامہ کی ایک خاص کنیز کو ہلاک کر کے اس کی جگہ لے لی تھی اور یہ کنیز محل میں انتہائی بااثر بھی تھی۔ اس لئے مجھے وہاں جاکر معلوم ہوا کہ دلائی لامہ کے محل میں چند لوگ ایسے موجود ہیں جو ایک دوسرے کی نگرانی کرتے ہیں جس سے میں بے حد محتاط ہو گئی کیونکہ مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہاں باقاعدہ نگرانی اور چیکنگ کا سسٹم موجود ہے۔ اس لئے جب تک تمام معاملات میری مرضی کے مطابق مکمل نہیں ہوگئے میں نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی جس سے مجھ پر کسی قسم کا کوئی شک کیا جاسکے اور پھر واردات کے بعد بھی میں دو روز تک وہاں رہی لیکن جب کسی کو شک نہیں ہوا تو میں وہاں سے نکل آئی اور پھر اس کنیز کا میک اپ ختم کر کے میں نے دوسرا میک اپ کیا اور پھر خاموشی سے تابات سے نکل کر کافرستان پہنچ گئی اور وہاں سے میں یہاں آگئی ہوں" ...... ایملی نے

جواب دیا۔

"اس کنیز کی گمشدگی سے وہ لوگ چونک نہ پڑیں" ...... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ دلائی لامہ کے محل میں بے شمار کنیزیں ہیں اور یہ کنیزیں رضاکارانہ طور پر مقدس دلائی لامہ کی خدمت کرنے آتی اور جاتی رہتی ہیں۔ وہاں ایک بوڑھی عورت ہے جس کا نام مہاگی ہے۔ وہ تمام کنیزوں کی ہیڈ ہے۔ جو کنیز وہاں سے جانا چاہتی ہے اسے مہاگی سے اجازت لینی پڑتی ہے اور مہاگی اس سے رقم وصول کرتی ہے کیونکہ وہاں کنیزوں کو باقاعدہ معاوضہ دیا جاتا ہے۔ میں نے بھی مہاگی کو بھاری رقم دے کر اجازت لی اور پھر وہاں سے باہر آئی۔ اس لئے میرے غائب ہونے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے" ...... ایملی نے جواب دیا اور باس نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اوکے، ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی انتہائی کامیابی سے یہ مشن مکمل کیا ہے۔ اس لئے تمہارے گریڈ میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور تمہیں گولڈن ایجنسی کے علیحدہ سیکشن کی انچارج بنا دیا گیا ہے۔ میری طرف سے مبارکباد قبول کرو" ...... باس نے کہا تو ایملی مسرت سے اچھل پڑی۔

"بے حد شکریہ باس۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں" ...... ایملی نے کہا تو باس نے میز کی دراز کھول کر ایک فائل نکالی اور اسے کھول کر اس پر دستخط کئے اور فائل ایملی کی طرف بڑھا دی۔

"بے حد شکریہ باس۔ بے حد شکریہ"...... ایملی نے کہا اور اٹھ کر اس نے سلام کیا اور پھر فائل لے کر مسرت بھرے انداز میں چلتی ہوئی آفس سے باہر چلی گئی۔ اس کے باہر جانے کے تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... باس نے کہا۔

"لارڈ فلنک سے بات کریں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ لارڈ فلنک گولڈن ایجنسی کے انچارج تھے۔ ویسے وہ ایکریمیا کی سیکرٹ کونسل کے چیئرمین تھے۔ یہ کونسل ایکریمیا کے مفادات کے سلسلے میں ضروری اقدامات کرتی رہتی تھی اور گولڈن ایجنسی کی طرز پر بنی ہوئی کئی ایجنسیاں اس کونسل کے تحت کام کرتی تھیں۔

"یس سر، میں جیمز بول رہا ہوں"...... باس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں خراج تحسین پیش کرنے کے لئے فون کیا ہے جیمز۔ تم نے دلائی لامہ کو جس انداز میں ختم کرایا ہے وہ واقعی شاندار رہا ہے اور انہیں معمولی سا شک بھی نہیں ہو سکا۔ حتیٰ کہ شوگران حکومت کے ماہرین نے بھی دلائی لامہ کے محل میں پہنچ کر چیکنگ کی ہے لیکن انہوں نے بھی دلائی لامہ کی موت کو شک و شبہ سے بالاتر قرار دیا ہے۔ گڈ شو جیمز"...... لارڈ فلنک کی بھاری آواز سنائی دی۔

"تھینک یو سر۔ گولڈن ایجنسی سے آپ کو کبھی شکایت نہیں

ہو گی"...... جیمز نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس ایجنٹ نے یہ کام کیا ہے اسے ترقی دے دو"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"یس سر۔ یہ کام ٹاپ ایجنٹ ایملی نے سرانجام دیا ہے اور میں نے اسے پہلے ہی ترقی دے دی ہے"...... باس نے کہا۔

"اوکے۔ اس سے پہلے جو ہیرے والا سلسلہ سوچا گیا تھا اس کی ناکامی سے تو میں بے حد بددل ہوا تھا۔ لیکن اب جس انداز میں کام کیا گیا ہے اس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ اس لئے گولڈن ایجنسی کو ٹاپ گریڈ کرنے کے احکامات میں نے جاری کر دیئے ہیں۔ اب تمام بین الاقوامی معاملات میں تمہاری ایجنسی کو ہی ترجیح دی جائے گی"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"تھینک یو سر۔ ہم ہمیشہ آپ کے اعتماد پر پورا اتریں گے"۔ جیمز نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیمز نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ واقعی فرط مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا کیونکہ ٹاپ گریڈ ہونے کا مطلب تھا کہ اب پوری ایجنسی کی تنخواہیں، الاؤنس اور اس کے خصوصی مالی اختیارات اب ٹاپ پر پہنچ گئے ہیں۔ اب وہ ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسیوں ریڈ ایجنسی اور بلیک ایجنسی کے لیول پر آ گئی تھی اور ظاہر ہے اسے اس پر خوشی تو ہونی ہی تھی۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں "...... عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے کتاب بند کر کے میز پر رکھ دی۔

" کیا ہوا۔ کیا روزی راسکل نے پھر آنکھیں دکھانا شروع کر دی ہیں۔ ویسے اگر تم اس سے اس قدر خوفزدہ ہو تو پھر تمہارا نام ٹائیگر کی بجائے خرگوش رکھ دینا چاہئے یا روزی راسکل کا نام تبدیل کر کے روزی ہنٹر والی رکھ دینا چاہئے "...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" باس، روزی راسکل تو آپ کی وجہ سے زندہ پھر رہی ہے ورنہ کبھی کی زمین میں دفن ہو چکی ہوتی "...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہارا نام بدلنا پڑے گا کیونکہ ٹائیگر تو اپنے شکار کی ہڈیاں تک چبا جاتے ہیں اور تم اسے صحیح سالم زمین میں پہنچانا چاہتے ہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس، میں نے آپ کو اطلاع دینے کے لئے فون کیا ہے کہ کافرستان میں ٹیری کو ہلاک کرنے والے ہری سنگھ کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کے سیف سے ہیرے بھی غائب ہو چکے ہیں "۔ ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں، اور یہ کام چیف کے فارن ایجنٹ نے کیا ہے اور چیف کو دیکھو کہ کروڑوں روپے مالیت کے یہ ہیرے بھی اس نے اپنے فارن ایجنٹ کو ہی دے دیئے ہیں۔ حالانکہ میں نے بڑی منت کی کہ دو چار ہیرے مجھے دے دیئے جائیں تاکہ انہیں فروخت کر کے آغا سلیمان پاشا کی کچھ تو اشک شوئی ہو سکے لیکن چیف نے کہا کہ یہ ہیرے منحوس ہیں اس لئے میں اس ایک ہیرے پر ہی گزارہ کر لوں جو میں نے روزی راسکل سے حاصل کیا ہے لیکن وہ ہیرا واقعی منحوس تھا۔ اس لئے میں نے اسے جوزف کے ذریعے ٹھنڈا کرا کر زمین میں دفن کر دیا ہے "...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" ایک ہیرا روزی راسکل سے آپ نے حاصل کیا ہے۔ اس کے

ہاتھ کیسے آگیا"...... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"روزی راسکل نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں اسے اپنی شاگرد بنا لوں لیکن میں نے اسے فی الحال تو یہ کہہ رکھا ہے کہ ایک ہی شاگرد مجھ سے نہیں سنبھل پا رہا۔ دوسری کو کیسے سنبھالوں گا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جس انداز میں وہ کام کرتی ہے۔ مجھے خود اس کا شاگرد بن جانا چاہئے۔ تم خالی رپورٹیں دیتے رہتے ہو جبکہ وہ واقعی کام کرتی ہے۔ اب دیکھو ٹیری کا پتہ بھی اس نے چلایا۔ ٹیری کی عورت کا پتہ اس نے چلایا اور اس عورت سے اس نے ٹیری کی طرف سے دیا ہوا ایک ہیرا بھی حاصل کر لیا۔ ٹیری کافرستان جاتے ہوئے ایک ہیرا اپنی عورت کو تحفہ میں دے گیا تھا لیکن میں نے روزی راسکل کو سمجھایا کہ یہ ہیرا منحوس ہے۔ اس کی وجہ سے دو غیر ملکی ہلاک ہوئے اور ٹیری کی عورت بھی روزی راسکل کے ہاتھوں ختم ہوئی۔ ظاہر ہے کوئی عورت آسانی سے تو ہیرا دوسرے کو نہیں دے سکتی اور بات اس کی سمجھ میں آگئی اور اس نے وہ ہیرا لا کر مجھے دے دیا"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ اس سے پہلے تو اس ہیرے کے بارے میں آپ نے کچھ نہیں بتایا"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بتاتا تو تب جب تم اس کو ڈیل کرتے۔ تمہارے ذہن پر تو اس کے خلاف غصہ ہر وقت سوار رہتا ہے۔ جیسے وہ عورت نہ ہو بلکہ کوئی چھوت والی بیماری ہو۔ تمہیں ہزار بار سمجھایا ہے کہ کام نکلنے کے لئے

اسے ڈیل کیا کرو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری باس۔ وہ باتیں ہی ایسی کرتی ہے کہ میرا دماغ کھول اٹھتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس لئے کھول اٹھتا ہے کہ وہ عورت ہے اور تم انا پرست مرد۔ جبکہ عورت قدرت کا حسین تحفہ ہوتی ہے اور تحفہ چاہے کسی قیمت کا بھی ہو بہرحال تحفہ ہوتا ہے۔ اسے پالش کر کے چمکا کر ڈرائینگ روم کی سائیڈ میز پر بڑے فاخرانہ انداز میں رکھا جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا باس آپ کی بات۔ اب ایسا ہی ہو گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"زیرزمین دنیا میں گھومنے پھرنے اور کام کرنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ تمہارا ذہن بھی زیرزمین دنیا کے افراد جیسا ہو جائے۔ ورنہ واقعی کسی روز تمہاری لاش کسی چوراہے پر پڑی ہوئی پولیس کو ملے گی۔ سچوئیشنز کو ڈیل کرنا سیکھا کرو۔ بہرحال اب یہ ہیروں والا مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے اب تمہیں اس پر مزید کام کرنے کی ضرورت نہیں رہی"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے میز پر پلٹ کر رکھی ہوئی کتاب اٹھائی اور ایک بار پھر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا لیکن دس پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"اب کیا روزی راسکل کو بغیر فیس کے مشورہ دینا پڑے گا"۔

عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے۔ شوگران کے کوئی صاحب ہیں ہوشنگ انہوں نے مجھے فون کر کے کہا ہے کہ وہ فوری تم سے بات کرنا چاہتے ہیں اور تم نے اسے میرے بارے میں بتایا تھا"۔ سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے میں کرتا ہوں بات اس سے"...... عمران نے کہا۔

"یہ ہوشنگ کون ہے اور تم نے میرا ریفرنس کیوں دیا تھا اسے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"وہ شوگران حکومت کا بڑا عہدیدار ہے اور عہدیدار کی ہمیشہ یہ نفسیات ہوتی ہے کہ جب تک اسے اس سے بڑے عہدیدار کا ریفرنس نہ دیا جائے وہ سیدھے منہ عام آدمی سے بات ہی نہیں کرتا"۔ عمران نے کہا۔

"بہرحال کوئی خاص مسئلہ ہو تو مجھے بتانا ضرور"...... سر سلطان نے کہا۔ کیونکہ ان کے لہجے سے پریشانی ٹپک رہی تھی۔

"جناب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ تابات کے دلائی لامہ کا سلسلہ تھا اور ہوشنگ تابات سیکشن کا انچارج ہے۔ اس سلسلے میں اس سے بات ہوئی تھی"...... عمران نے انہیں پریشان محسوس

کرتے ہوئے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"دلائی لامہ۔ اوہ، اوہ دلائی لامہ تو چند روز پہلے سانپ کاٹنے سے ہلاک ہو گیا ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ میں نے تو اخبارات میں خبر نہیں پڑھی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اخبارات کا تو مجھے علم نہیں کیونکہ اخبارات پڑھنے کا میرے پاس وقت ہی نہیں ہوتا البتہ ٹی وی پر خبرنامے میں اس کی تفصیل نشر کی گئی تھی۔ ویسے دلائی لامہ کی موت پر حکومت شوگران نے باقاعدہ تحقیق کرائی تھی اور تحقیق کے مطابق دلائی لامہ کی موت ایک خاص نسل کے سانپ جسے شوکا کہا جاتا ہے کے ڈسنے سے ہوئی ہے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ شوگران کا رابطہ نمبر اور ہوشنگ کا خصوصی نمبر ابھی تک اس کے ذہن میں موجود تھے اس لئے وہ مسلسل نمبر پریس کرتا جا رہا تھا۔

"ہوشنگ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ہوشنگ کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا یہ نمبر میرے پاس موجود نہ تھا اس لئے مجبوراً مجھے سر سلطان سے بات کرنا پڑی اور میں اطلاع دینا چاہتا تھا کہ دلائی لامہ اچانک ہلاک ہو گیا ہے۔ حکومت شوگران نے اس کی ہلاکت کی باقاعدہ تحقیقات کرائی ہیں اور تحقیقات کے مطابق اس کی موت واقعی سانپ کے ڈسنے سے ہوئی ہے۔ میں نے اپنے طور پر بھی اپنے آدمیوں کے ذریعے معلومات حاصل کی ہیں لیکن ان سب کے مطابق بھی وہ سانپ کے ڈسنے سے ہلاک ہوا ہے"...... ہوشنگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اس دوران تابات میں کوئی خاص آدمی یا عورت تم نے مارک کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، ایک عورت کے بارے میں مجھے رپورٹ ملی تھی۔ اس کا نام ایملی بتایا گیا تھا۔ وہ روسیاہی نژاد تھی لیکن اس کے پاس کاغذات ایکریمین تھے لیکن پھر وہ واپس چلی گئی"...... ہوشنگ نے کہا۔

"کس بنا پر اسے مشکوک سمجھا گیا"...... عمران نے کہا۔

"صرف اس بنا پر کہ وہ لگتی تو روسیاہی نژاد تھی لیکن اس کے پاس کاغذات ایکریمین تھے"...... ہوشنگ نے کہا۔

"وہ وہاں کتنا عرصہ رہی اور کب واپس گئی"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ وہاں سیاحت وغیرہ کرتی رہی۔ دلائی لامہ کا محل دیکھنے بھی وہ گئی تھی پھر اچانک وہ غائب ہو گئی۔ سب نے یہی سمجھا کہ وہ تابات

کے دور دراز علاقے میں سیاحت کے لئے نکل گئی ہے کیونکہ ہوٹل میں اس کا کمرہ ویسے ہی بک تھا اور کمرے کو بھی اس کی عدم موجودگی میں چیک کیا گیا لیکن اس کے پاس کوئی خاص چیز نہیں تھی۔ پھر جب دلائی لامہ ہلاک ہوا تو وہ بھی واپس آ گئی اور دو روز تک رہنے کے بعد وہ واپس تابات سے کافرستان چلی گئی"...... ہوشنگ نے کہا۔

"کیا اس کے بارے میں تفصیلات تمہارے پاس موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، میں نے اس کے کاغذات کی فوٹو کاپیاں ہوٹل سے منگوا لی تھیں لیکن اس کی کوئی مشکوک حرکت سامنے نہیں آئی عمران صاحب"...... ہوشنگ نے کہا۔

"بہرحال وہ مشکوک تو تھی۔ تم ایسا کرو کہ اس کے کاغذات اس پتے پر بھجوا دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رانا ہاؤس کا پتہ بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے بھجوا دیتا ہوں"...... ہوشنگ نے کہا اور پھر رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کی سمجھ میں یہ سارا کھیل نہیں آ رہا تھا۔ اگر فرض کیا کہ دلائی لامہ کو کسی سازش کے تحت ہلاک کیا گیا ہے تو اس کی وجہ۔ کیا صرف اس لئے کہ وہ شوگران نواز تھا۔ یہ کوئی ایسی بات نہ تھی جس کی وجہ سے اتنی بڑی سازش کی جاتی۔ اس لئے عمران ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔ ہیرے میں موجود تحریر

سے بہرحال دلائی لامہ کی موت مشکوک لگتی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ ہوشنگ اور شوگران حکومت نے جب تحقیقات کرالی ہیں تو اب مزید شک کرنا حماقت بھی ہو سکتی تھی۔ ابھی وہ اسی الجھن میں ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے ذہنی الجھن کی وجہ سے مختصر بات کی تھی۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے۔ ابھی ابھی تابات سے سرکاری دعوت نامہ موصول ہوا ہے۔ آئندہ ہفتے نئے دلائی لامہ کی تاج پوشی ہونی ہے۔ اگر تم چاہو تو تمہیں سرکاری دعوت نامے پر تابات بھجوا دیا جائے"...... سرسلطان نے کہا۔

اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ویسے بھی سرکاری طور پر جا کر آدمی دوسروں کے ہاتھوں میں مقید ہو جاتا ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو میں اپنے طور پر چلا جاؤں گا۔ آپ کا شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہو۔ میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں"۔ سرسلطان نے کہا۔

"یہ نیا دلائی لامہ کون ہے اور کس ملک سے اس کی ذہنی وابستگی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پہلے دلائی لامہ کا بیٹا یا بھائی ہی ہو گا کیونکہ یہ روحانی عہدہ نسل در نسل چلتا ہے۔ جہاں تک وابستگی کا تعلق ہے تو یہ تو بعد میں معلوم

ہو گا"...... سرسلطان نے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اچانک اسے خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری سے اس نے رابرٹ جیولرز کا نمبر معلوم کیا اور پھر وہ نمبر پریس کر دیئے۔

"رابرٹ جیولرز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جنرل مینجر رابرٹ صاحب سے باتیں کرائیں۔ میں ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں جنرل مینجر"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خشک تھا۔

"آپ بزنس ٹور پر گئے تھے۔ کب واپس آئے ہیں آپ"۔ عمران نے کہا۔

"کل میری واپسی ہوئی ہے۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیروں کی ڈکیتی کے سلسلے میں آپ سے ملاقات کرنا مقصود تھی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آپ اگر حکم دیں تو میں خود آپ کے ہیڈ کوارٹر حاضر ہو جاؤں۔ ویسے ابھی تک اس بارے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔

میں سوچ ہی رہا تھا کہ ڈائریکٹر جنرل صاحب سے بات کروں کہ آپ کی کال آگئی"...... رابرٹ نے کہا۔

" میں خود آپ کے پاس آ رہا ہوں۔ پھر تفصیل سے بات ہوگی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اچانک اسے خیال آیا تھا کہ رابرٹ آگیا ہے تو اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کون سے کارمن ایجنٹ اس کے پاس یہ ہیرے وصول کرنے آ رہے تھے۔ اس طرح شاید آگے بڑھنے کے لئے کوئی کلیو مل سکے۔ اس لئے اس نے خود رابرٹ سے ملنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جنرل مینجر کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ جنرل مینجر ادھیڑ عمر تھا لیکن اپنے چہرے مہرے اور انداز سے وہ صاف ستھرا کاروباری آدمی ہی دکھائی دے رہا تھا۔

" رابرٹ صاحب۔ یہ ہیرے آپ کو سائرلینڈ سے آپ کی کمپنی کی ایک برانچ کی طرف سے بھجوائے گئے تھے"...... رسمی تعارف کے بعد عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں"...... رابرٹ نے مختصر سا جواب دیا۔

"ان کی تعداد کتنی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"دس جناب"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" جبکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان کی تعداد چوبیس تھی اور آپ نے پولیس کے پاس جو رپورٹ کی ہے اس میں ان کی مالیت بھی بے حد کم ظاہر کی گئی ہے اور تعداد بھی"...... عمران نے کہا۔

" نہیں جناب، میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں۔ میں آپ کو کاغذات دکھا دیتا ہوں"...... رابرٹ نے کہا اور اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور کسی کو ریکارڈ لانے کا کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی ہاتھ میں فائل اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور فائل جنرل مینجر کے سامنے رکھ دی۔

" تم جا سکتے ہو"...... جنرل مینجر نے کہا تو وہ آدمی سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ جنرل مینجر نے فائل کھولی۔ اسے ایک نظر دیکھ کر فائل اس نے عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے فائل کھولی تو اس میں سائرلینڈ سے رابرٹ جیولرز کی طرف سے آیا ہوا لیٹر موجود تھا۔ جس میں درج تھا کہ دس ہیروں کی کھیپ لے کر دو آدمی پاکیشیا پہنچ رہے ہیں سرسری طور پر پڑھنے کے بعد عمران نے فائل بند کر دی۔

" یہ بتائیں کہ آپ نے یہ ہیرے کسے دینے تھے"...... عمران نے کہا۔

" گاہک کو جناب۔ جو انہیں خرید لیتا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" جبکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ کارمن سے آنے والے چند افراد نے آپ سے یہ ہیرے وصول کرنے تھے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب۔ ایسا کس لئے کیا جاتا۔ کارمن میں بھی ہماری کمپنی کی برانچ موجود ہے۔ گاہک وہاں سے بھی ہیرے لے سکتے تھے انہیں یہاں پاکیشیا پہنچنے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ کارمن سے آکر

یہاں یہ ہیرے وصول کرتے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا تھا کہ ہیرے ٹیری نامی آدمی لے کر کافرستان گیا ہے اور آپ نے ان ہیروں کی بازیابی کے لئے وہاں ایک بدمعاش ہری سنگھ کو ہائر کیا تھا"...... عمران نے کہا تو رابرٹ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں بزنس کے سلسلے میں کافرستان گیا تو ضرور تھا لیکن جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں اس کا تو مجھے علم نہیں ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"سائرلینڈ میں آپ کی کمپنی کا جنرل مینجر کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جیمز جنرل مینجر ہیں وہاں"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"وہاں کا فون نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو رابرٹ نے دراز کھول کر ایک ڈائری نکالی اور اس میں سے دیکھ کر اس نے نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ تیزی سے مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آکر پارکنگ کی طرف جانے کی بجائے جہاں اس کی کار موجود تھی وہ ایک سائیڈ گلی میں مڑ گیا اور پھر ایک بڑے سے ڈرم کی اوٹ میں ہو کر رک گیا۔ اس نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ وہ رابرٹ کی میز کے نیچے سپیشل ڈکٹافون لگا آیا تھا۔ اس کے رسیور میں ایسا سسٹم

تھا کہ اگر کوئی بات ہوتی تو وہ اس میں ریکارڈ ہو جاتی تھی۔ اس لئے اس نے جیسے ہی بٹن پریس کیا۔ رسیور میں سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... رابرٹ نے کہا اور پھر خاموشی چھا گئی کیونکہ دوسری طرف سے آنے والی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

"انٹیلی جنس کا آدمی میرے پاس آیا تھا۔ اسے بہت کچھ معلوم ہے اس نے مجھ سے تمہارا فون نمبر بھی لیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں فون کرے۔ اس لئے تم نے خیال رکھنا ہے"...... کچھ دیر بعد رابرٹ کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہاں۔ معاملہ تو ڈراپ کر دیا گیا ہے لیکن ظاہر ہے وہ ہیرے تو برآمد نہیں ہوئے۔ پھر قتل کا مسئلہ ہے اس لئے انکوائری تو بہرحال ہوتی رہے گی"...... رابرٹ نے کہا اور پھر کچھ دیر بعد رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو عمران نے بٹن آف کیا اور رسیور کو جیب میں ڈال لیا۔ سپیشل ڈکٹافون ظاہر ہے اب وہ کسی اور کو بھیج کر وہاں سے حاصل کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ گلی سے نکل کر سیدھا پارکنگ میں موجود اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس میں داخل ہو رہی تھی۔

"جوزف، تم جوانا کو ساتھ لے کر جاؤ اور مین مارکیٹ میں رابرٹ جیولرز کے جنرل مینجر کو ساتھ لے آؤ۔ لیکن یہ سن لو کہ وہ جیولری کی

بہت بڑی دکان ہے ۔وہاں سیکورٹی گارڈز بھی موجود ہیں اور گڑبڑ کی صورت میں پولیس بھی فوراً وہاں پہنچ جائے گی ۔اس لئے کارروائی اس انداز میں کرنا کہ کوئی گڑبڑ نہ ہوسکے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس باس‘‘...... جوزف نے جواب دیا۔

’’اور سنو، اس جنرل مینجر کی میز کی دوسری سائیڈ جہاں آنے والے بیٹھتے ہیں ۔میں نے میز کی سطح کے نیچے دائیں طرف سپیشل ڈکٹا فون لگایا ہوا ہے وہ بھی اتار لانا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس باس‘‘...... جوزف نے جواب دیا اور پھر وہ واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کے کانوں میں پھاٹک بند ہونے کی مخصوص آواز پڑی تو اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر کے وہاں سے اس نے کارمن کے رابطہ نمبر معلوم کئے اور کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو رابرٹ نے اسے بتائے تھے ۔

’’رابرٹ جیولرز‘‘...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔لہجہ اور زبان کارمن ہی تھی ۔

’’میں پاکیشیا سے سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈپٹی ڈائریکٹر بول رہا ہوں ۔جنرل مینجر جیمز صاحب سے بات کرائیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اوہ یس ۔ہولڈ کریں‘‘...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

’’ہیلو، جیمز بول رہا ہوں‘‘......چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

ابھی مسٹر رابرٹ نے آپ کو کال کی تھی اور آپ نے انہیں بتایا ہے کہ معاملہ ختم ہو گیا ہے ۔کیا آپ اس کی وضاحت کریں گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ رابرٹ نے مجھے فون کیا ہے‘‘۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

’’مسٹر جیمز، میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا ہے کہ میں سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈپٹی ڈائریکٹر ہوں اور انٹیلی جنس کے لئے ایسی باتیں مسئلہ نہیں ہوتیں ۔ہمارے پاس آپ کی اور رابرٹ کی پوری گفتگو ٹیپ شدہ موجود ہے ۔اس لئے تو میں نے آپ کو فون کیا ہے کہ اس گفتگو سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر رابرٹ کو واقعات کا علم نہیں ہے جبکہ آپ کو ہے ۔اس لئے آپ نے انہیں بتایا ہے کہ معاملہ ختم ہو گیا ہے آپ مجھے وہ تفصیل بتا دیں تاکہ ہم یہ کیس مکمل کر سکیں‘‘۔ عمران نے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

’’یہ ہمارا کاروباری معاملہ تھا جناب ۔کارمن کے کچھ معزز افراد پاکیشیا جا رہے تھے ۔انہیں مخصوص ہیرے چاہئیں تھے لیکن یہ ہیرے ہمارے پاس موجود نہ تھے ۔سائرلینڈ برانچ میں تھے ۔چنانچہ ہم نے سائرلینڈ برانچ سے کہہ دیا کہ وہ یہ ہیرے پاکیشیا برانچ کو بھجوا دے تاکہ معزز گاہکوں کو وہاں یہ ڈیلور کرائے جائیں ۔لیکن ہیرے پاکیشیا میں ڈکیتی کر کے اڑا لئے گئے اور ہمارے دونوں آدمی بھی ہلاک ہو گئے ہمارے گاہکوں کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے اس معاملے میں

پڑنے سے ہی انکار کر دیا۔ اس طرح یہ سارا معاملہ ہی ختم ہو گیا"۔ جیمز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ ان معزز گاہکوں کے بارے میں تفصیل بتا دیں"۔ عمران نے کہا۔

"سوری۔ یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ گو جیمز نے اپنے طور پر کہانی بنانے کی کوشش کی تھی لیکن عمران سمجھتا تھا کہ اس کہانی میں کافی جھول ہے اور پھر ہیرے میں موجود تحریر اور اب دلائی لامہ کی موت کے ساتھ ساتھ معاملہ ختم ہو جانے کی بات اس کے ذہن میں مزید پریشانی پیدا کر گئی تھی۔ گو اس کا کوئی تعلق دلائی لامہ سے نہ تھا لیکن وہ بہرحال اصل حقیقت معلوم کرنا چاہتا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد جوزف اور جوانا کی کار اندر داخل ہوئی۔ عمران وہیں بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ جوانا اسے بلیک روم میں لے گیا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"کوئی پرابلم"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ آفس میں نہیں تھا بلکہ اپنی رہائش گاہ پر تھا۔ ہم نے اس کی رہائش گاہ معلوم کی اور وہاں چلے گئے۔ وہاں ہم نے باہر سے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر اندر جا کر اسے اٹھا کر لے آئے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر اس کمرے سے نکل کر بلیک روم میں پہنچ گیا۔ وہاں راڈز میں جکڑا ہوا رابرٹ بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے وہاں موجود جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور جیب میں سے ایک شیشی نکال کر وہ رابرٹ کی طرف بڑھا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور اس کا دہانہ اس رابرٹ کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن لگایا اور پھر شیشی واپس جیب میں ڈال کر عمران کی سائیڈ میں آکر کھڑا ہو گیا۔ جوزف بھی وہاں آچکا تھا۔

"جوزف، تم کوڑا اٹھا لو۔ یہ آدمی کوڑا دیکھ کر ہی سب کچھ بتا دے گا"...... عمران نے کہا تو جوزف نے بغیر کچھ کہے سائیڈ دیوار پر لٹکا ہوا خاردار کوڑا اتارا اور آکر وہ رابرٹ کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد رابرٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ، یہ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ کونسی جگہ ہے"۔ رابرٹ نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر رابرٹ۔ آپ سنٹرل انٹیلی جنس کے ٹارچنگ روم میں ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو رابرٹ چونک پڑا۔

"مم، مم۔ مگر۔ کیا مطلب۔ میں یہاں کس طرح آ گیا"۔ رابرٹ کے ذہن پر حیرت کی گرفت ابھی تک خاصی مضبوط تھی۔

"تم شوروم سے اپنی رہائش گاہ پر چلے گئے تھے۔ میرے آدمیوں نے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر تمہیں اٹھا کر یہاں لے آئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ، اوہ مگر کیوں۔ آپ نے کیوں ایسا کیا ہے۔ میں معزز کاروباری آدمی ہوں۔ میں کوئی جرائم پیشہ تو نہیں ہوں"۔ رابرٹ نے کہا۔

"تم نے مجھے چکر دینے کی کوشش کی تھی رابرٹ اس لئے تم یہاں موجود ہو اور یہ سن لو کہ یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہ ہو گا اور تمہیں گولی مار کر تمہاری لاش برقی بھٹی میں بھی ڈالی جا سکتی ہے اور تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے غائب ہو جاؤ گے اور اگر تم نے سچ بول دیا تو خاموشی سے واپس بھجوا دیئے جاؤ گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم، مم میں نے سچ ہی بتایا تھا"...... رابرٹ نے کہا۔

"تم نے میرے آفس سے جانے کے بعد کارمن میں جیمز کو فون کیا اور تم دونوں کے درمیان جو بات چیت ہوئی وہ میرے پاس ٹیپ شدہ موجود ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میں نے جیمز کو فون کر کے اس سے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اس لئے اب اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر یہ دیو جس کے ہاتھ میں کوڑا تم دیکھ رہے ہو حرکت میں آ جائے

گا اور تم خود اندازہ کر سکتے ہو کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا"...... عمران نے کہا تو رابرٹ کا چہرہ خوف سے سکڑ سا گیا۔ ظاہر ہے وہ فیلڈ کا آدمی نہ تھا۔ اس لئے یہ ماحول ہی اس پر اثر انداز ہو گیا تھا۔

"مم، مم میں بتا دیتا ہوں۔ پلیز، مجھے چھوڑ دو"...... رابرٹ نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"سچ بتا دو گے تو بچ جاؤ گے ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ صرف اتنا علم ہے کہ ایکریمیا کی کوئی سرکاری ایجنسی جس کا نام گولڈن ایجنسی ہے چونکہ ہمارا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہے اس لئے ایکریمیا کی یہ ایجنسی ہیڈ کوارٹر پر اثر انداز ہو سکتی تھی۔ ہیڈ کوارٹر سے مجھے فون پر بتایا گیا کہ گولڈن ایجنسی کے حکم کے تحت ایک ڈیل کی جا رہی ہے۔ تابات میں دلائی لامہ کے خلاف کوئی کارروائی ہونی ہے۔ سائرلینڈ سے ہیروں کی کھیپ پاکیشیا بھیجی جا رہی ہے۔ ہیروں کی تعداد چوبیس ہے۔ ان میں ایک ایسا ہیرا شامل ہے جو لیبارٹری میڈ ہے۔ کارمن سے دو آدمی جن کے نام آرتھر اور فریڈرک ہیں پاکیشیا میرے پاس آئیں گے اور گولڈن ایجنسی کا کوڈ دوہرائیں گے تو میں یہ لیبارٹری میڈ ہیرا انہیں دے دوں اور بس۔ اس کے بعد اچانک معلوم ہوا کہ ہمارے جو آدمی سائرلینڈ سے ہیرے لے کر آ رہے تھے وہ غائب ہو گئے ہیں۔ پھر پولیس کو ان کی لاشیں ملیں لیکن ہیرے غائب تھے۔ اس دوران مجھے

کارمن سے جیمز کی کال آ گئی۔ وہ کنفرم کرنا چاہتا تھا کہ مطلوبہ ہیرا مجھ تک پہنچ گیا ہے یا نہیں۔ میں نے اسے ساری بات بتا دی تو اس نے کہا کہ میں یہ ہیرا دستیاب کراؤں۔ تب وہ ایجنٹوں کو بھجوائے گا۔ میں نے یہاں کی زیر زمین دنیا کے لوگوں سے بات کی۔ مختلف پارٹیوں کو بھاری رقومات ادا کیں تاکہ ہیرے دستیاب ہو سکیں اور پھر ایک پارٹی نے مجھے اطلاع دی کہ یہ کام ایک مقامی بدمعاش ٹیری نے کیا ہے اور ٹیری ہیرے لے کر کافرستان چلا گیا ہے تو میں فوری طور پر کافرستان گیا۔ وہاں ہری سنگھ بڑا بدمعاش ہے۔ میں نے اسے بھاری رقم کی ادائیگی کی کہ اس ٹیری سے ہیرے لے کر وہ مجھے دے دے۔ اس نے مجھے رات نو بجے آنے کا کہا۔ میں رات نو بجے جب وہاں پہنچا تو مجھے اطلاع دی گئی کہ ہری سنگھ نے ٹیری سے ہیرے تو وصول کر لئے تھے اور ٹیری کو ہلاک بھی کر دیا تھا لیکن پھر ہری سنگھ اچانک اپنے آفس سے غائب ہو گیا اور سیف بھی کھلا ہوا تھا۔ اس میں سے ہیرے بھی غائب تھے اور پھر ہری سنگھ کی لاش سڑک پر پڑی ہوئی پولیس کو ملی۔ اس کے بعد ہیروں کا کچھ پتہ نہ چل سکا تو میں مایوس ہو کر واپس آ گیا۔ پھر آپ آ گئے اور آپ نے جو کچھ کہا اس نے مجھے پریشان کر دیا۔ میں نے جیمز سے بات کی تو اس نے بتایا کہ گولڈن ایجنسی کو اطلاع مل گئی تھی۔ اس لئے انہوں نے اپنا کام کسی اور کے ذریعے کرا لیا ہے اس طرح یہ ہیروں کا معاملہ ختم ہو گیا ہے۔ اس کے بعد میں اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا"۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر سے کس نے تم سے بات کی تھی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر کے جنرل مینجر ہنری نے"۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے اس کا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا تو رابرٹ نے نمبر بتا دیا۔

"اس کو ہاف آف کر دو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس کا بازو گھوما اور رابرٹ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا لیکن کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا۔

عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ نمبر بھی رابرٹ نے بتا دیا تھا۔

"رابرٹ جیولرز"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ جنرل مینجر ہنری سے بات کرائیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے رابرٹ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بھاری اور سخت لہجے میں کہا گیا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس کو اطلاع مل گئی ہے کہ ان ہیروں میں ایک لیبارٹری میڈ ہیرا شامل تھا جو میں نے کارمن سے آنے والے ایجنٹوں

کے حوالے کرنا تھا۔ وہ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ پر سختی کی لیکن میں نے انکار کر دیا مگر انہوں نے کہا کہ انہیں معلوم ہے کہ گولڈن ایجنسی نے ہیڈ کوارٹر پر دباؤ ڈال کر یہ کام کرایا ہے اور اس کا کوئی خاص مقصد تھا۔ وہ مجھ سے یہ مقصد پوچھنا چاہتے تھے۔ لیکن مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا۔ اس لئے میں نے فون کیا ہے کہ اب میں کیا کروں"...... عمران نے کہا۔

"یہ سارا کھیل ایکریمین حکام کے کہنے پر کھیلا گیا ہے۔ مقصد تابات میں دلائی لامہ کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا تھا۔ وہ چونکہ خود سامنے نہ آنا چاہتے تھے اور انہوں نے یہ کھیل ہمارے ذریعے کھیلنے کی کوشش کی لیکن جب ہیرے غائب ہو گئے تو انہوں نے بھی اس معاملے کو ڈراپ کر دیا اور کسی دوسرے ذریعے سے اپنا کام کرا لیا۔ اب یہ معاملہ حتمی طور پر ختم ہو چکا ہے۔ تم اگر پریشان ہو تو وہاں سے ہیڈ کوارٹر آجاؤ۔ میں وہاں دوسرا آدمی بھجوا دیتا ہوں"...... ہنری نے کہا۔

"میں انہیں کور کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر کوئی زیادہ گڑبڑ ہوئی تو پھر سوچوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے ایک ہاتھ سے رابرٹ کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد رابرٹ

کراہتے ہوئے ہوش میں آگیا۔

"سنو رابرٹ۔ میں نے تمہارے ہیڈ کوارٹر میں ہنری سے بات کر لی ہے"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی بتا دیا کہ کیا بات ہوئی ہے۔

"تم، تم نے میری آواز اور لہجے کی نقل کر لی۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے چھوڑو۔ یہ میرے لئے معمولی بات ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے ہوش دلایا ہے کہ اب تم بتاؤ کہ تم زندہ رہنا چاہتے ہو یا نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم، میں۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ ویسے بھی میں بے قصور ہوں"...... رابرٹ نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں، اسی لئے تمہیں زندہ بھی چھوڑا جا رہا ہے لیکن یہ سوچ لو کہ اب تم ان ہیروں اور اس سلسلے کو یکسر بھول جاؤ گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"مم، میں۔ میں تو ویسے بھی یہ سارا معاملہ ختم کر چکا تھا"۔ رابرٹ نے کہا۔

"جوانا، اسے ہاف آف کر کے واپس اس کی رہائش گاہ پر پہنچا دو"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بھاری جسم اور لمبے قد کے مالک لارڈ فلنک اپنے مخصوص آفس میں موجود تھے کہ میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں میں سے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے چونک کر رسیور اٹھایا۔

"یس"...... ان کے لہجے میں سختی تھی۔

"سیکرٹری خارجہ جناب ریمزے سے بات کریں جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا، کراؤ بات"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"ہیلو، ریمزے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لارڈ فلنک بول رہا ہوں جناب"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"لارڈ صاحب، تابات کیس کے سلسلے میں آپ نے جو رپورٹ بھجوائی تھی اس میں پاکیشیا کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ پاکیشیا کا ذکر اس

میں کیسے آگیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پہلے ہم نے پلان بنایا تھا کہ کارمن ایجنٹ پاکیشیا سے کافرستان اور پھر کافرستان سے تابات پہنچیں گے۔ لیکن پھر وہ پلان پاکیشیا میں چکر چل جانے کی وجہ سے ڈراپ کر دیا گیا تھا اور پھر گولڈن ایجنسی کی ایجنٹ ایملی کو براہ راست تابات بھجوا دیا گیا"...... لارڈ فلنک نے جواب دیا۔

"پاکیشیا میں کیا چکر چل گیا تھا"...... سیکرٹری خارجہ نے چونک کر پوچھا تو لارڈ فلنک نے ہیروں کے سلسلے میں تفصیل بتا دی۔

"اس قدر پیچیدہ چکر کیوں چلایا گیا تھا"...... سیکرٹری خارجہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ دیگر ممالک کے ایجنٹوں کو علم نہ ہو سکے"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"لیکن اگر اس سارے کھیل کا علم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہو گیا تو پھر"...... سیکرٹری خارجہ نے کہا۔

"پھر کیا ہو گا جناب۔ کوئی بات واضح تو نہیں ہے۔ علم ہونے پر خود ہی چکراتے پھریں گے"...... لارڈ فلنک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لارڈ صاحب آپ کو علم نہیں ہے کہ یہ دنیا کی سب سے خطرناک سروس ہے۔ اگر انہیں معمولی سا شبہ بھی پڑ گیا تو وہ اصل حالات معلوم کر لیں گے اور اس کے بعد وہ مانیٹرنگ سسٹم بھی

سامنے آجائے گا"...... سیکرٹری خارجہ نے تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ ایسا نہیں ہوگا"...... لارڈ فلنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال آپ گولڈن ایجنسی کے چیف سے بھی کہہ دیں کہ وہ محتاط رہیں"...... سیکرٹری خارجہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ سب کس قدر خوفزدہ ہیں۔ حیرت ہے"...... لارڈ فلنک نے منہ بناتے ہوئے کہا اور فائل کی طرف متوجہ ہوا ہی تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے ہاتھ بڑھا کر سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"رین بو کلب کے فلیکس سے بات کراؤ"...... لارڈ فلنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"جناب فلیکس سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ لارڈ فلنک بول رہا ہوں"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

یس سر۔ میں فلیکس بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک

آواز سنائی دی۔

"فلیکس تم پاکیشیا میں بڑے طویل عرصے تک رہے ہو۔ یہ بتاؤ کہ ایکریمیا کے اعلیٰ حکام پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اس قدر خوفزدہ کیوں رہتے ہیں۔ وہ کوئی مافوق الفطرت سروس ہے"...... لارڈ فلنک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں، وہ واقعی مافوق الفطرت ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ فلنک بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو"...... لارڈ فلنک نے چونک کر کہا۔

"لارڈ صاحب، اسے دنیا کی سب سے خطرناک سروس قرار دیا جاتا ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے یہی بتایا گیا ہے کہ یہ سروس انتہائی خطرناک ہے لیکن مجھے اس بات پر یقین نہیں آرہا تھا۔ میرا یا میرے ایجنٹوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں اپنے طور پر اس بارے میں پوچھ رہا تھا"۔ لارڈ فلنک نے کہا۔

"یہی آپ کے حق میں بہتر ہے کہ اس سروس سے آپ کا یا آپ کے ایجنٹوں کا کوئی تعلق نہ ہو۔ ورنہ یہ لوگ ہتھیلی پر سرسوں اگانے کے ماہر ہیں"...... فلیکس نے جواب دیا۔

"کیا ایکریمیا میں ایسی کوئی ایجنسی نہیں ہے جو ان کا مقابلہ کر سکے"...... لارڈ فلنک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"درجنوں ہیں۔ ایکریمیا سپر پاور ہے۔ اسی طرح روسیاہ، گریٹ

لینڈ، کارمن اور دیگر سپر پاورز کے پاس بھی بے شمار ٹاپ ایجنسیاں ہیں لیکن لارڈ صاحب۔ نجانے یہ پاکیشیا والے کیا کرتے ہیں۔ بس یوں سمجھ لیں کہ یہ جادوگر ایجنٹ ہیں۔ اس قدر تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں۔ ایسی پلاننگ بناتے ہیں اور اس انداز میں کام کرتے ہیں کہ بس دیکھتے ہی دیکھتے ان کی مرضی کا رزلٹ نکل آتا ہے اور ان کے مخالف دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ خاص طور پر اس سروس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی علی عمران نامی شخص پوری دنیا میں لیجنڈ سمجھا جاتا ہے"...... فلیکس نے کہا۔

"کمال ہے۔ تم نے تو ان کی قصیدہ گوئی شروع کر دی ہے"۔ لارڈ فلنک نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی بور ہو رہے ہوں گے۔ بہرحال جس سے بھی آپ ان کے بارے میں پوچھیں گے وہ یہی بتائے گا"...... فلیکس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"او کے، ٹھیک ہے"...... لارڈ فلنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ فلیکس کو وہ اچھی طرح سے جانتے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ فلیکس جھوٹ نہیں بولتا اور پھر اسے اس سروس کی اس حد تک قصیدہ گوئی کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہ تھا۔ اس لئے اسے حیرت ہو رہی تھی اور پھر سیکرٹری خارجہ کا خصوصی طور پر اسے فون کرکے اس سروس کے بارے میں بات کرنے پر ہی وہ چونک اٹھے تھے۔ وہ کافی دیر تک بیٹھے سوچتے رہے پھر انہوں نے رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"گولڈن ایجنسی کے چیف جیمز سے بات کراؤ"...... لارڈ فلنک نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند منٹ بعد فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"یس سر۔ میں جیمز بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے گولڈن ایجنسی کے چیف جیمز کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جیمز، تمہاری ایجنسی کو ٹاپ کر دیئے جانے کے احکامات پہنچ گئے ہیں یا نہیں"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"پہنچ گئے ہیں جناب۔ بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی بے حد قدر شناسی کی ہے"...... جیمز نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"مجھے سیکرٹری خارجہ نے فون کرکے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلسلے میں بتایا ہے کہ وہ انتہائی خطرناک سروس ہے اور ہم نے پہلے جو ہیروں والا کھیل پاکیشیا میں کھیلا تھا۔ اگر اس کے بارے میں کوئی رپورٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس پہنچ گئی تو پاکیشیا سیکرٹ سروس تابات میں ہمارے مین پراجیکٹ تک پہنچ کر اسے ختم کر سکتے ہیں اور میں نے اس سروس کے بارے میں جو معلومات اکٹھی کی ہیں۔ ان کے مطابق بھی یہ سروس انتہائی خطرناک سمجھی جا رہی ہے اور اب میں سوچ رہا ہوں کہ یہ ہیروں والا سلسلہ واقعی احمقانہ تھا۔ ہمیں پہلے

ہی اس طرح کام کرنا چاہئے تھا جس طرح اب ہوا ہے"۔ لارڈ فلنک نے کہا۔

" جناب، آپ کا ہیروں والا منصوبہ انتہائی شاندار تھا۔ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو سکی۔ لیکن اب بھی کچھ نہیں ہوا۔ کسی کو معلوم ہی نہیں کہ ہم نے کیا کیا ہے۔ ہمارا براہ راست ان ہیروں سے کوئی تعلق ہی نہیں رہا"...... جیمز نے کہا۔

" کیسے تعلق نہیں رہا۔ تم نے گولڈن ایجنسی کے تحت ہی رابرٹ جیولرز سے رابطہ کیا تھا اور سرکاری ایجنسی ہونے کی وجہ سے وہ اس پر آمادہ ہوئے تھے"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

" لیکن سر، اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم نے کیا کام کیا ہے کچھ بھی نہیں"...... جیمز نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ میں نے بہرحال اس لئے فون کیا ہے کہ اگر یہ لوگ گولڈن ایجنسی کے پیچھے آئیں تو پھر انہیں سنبھالنا تمہارا ہی کام ہوگا کیونکہ اب تمہاری ایجنسی ٹاپ ایجنسی بن چکی ہے"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

" آپ قطعی بے فکر رہیں سر۔ یہاں تو وہ گولڈن ایجنسی کے بارے میں کبھی معلوم ہی نہ کر سکیں گے اور اگر معلوم کر بھی لیں تو پھر گولڈن ایجنسی ان کا خاتمہ آسانی سے کر سکتی ہے"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم پاکیشیا میں کسی گروپ کو ان کی

نگرانی پر لگا دو"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

" اوہ، نہیں جناب۔ اس طرح تو ہم خود ان کے سامنے اوپن ہو جائیں گے۔ انہیں نگرانی کا علم ہو گیا تو وہ ایک آدمی کو پکڑ کر اس سے معلوم کر لیں گے۔ اس طرح انہیں معلوم ہو جائے گا کہ گولڈن ایجنسی ان کی نگرانی کرا رہی ہے اور پھر وہ ہمارے خلاف کام شروع کر دیں گے"...... جیمز نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال تم نے محتاط رہنا ہے"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

" آپ قطعی بے فکر رہیں۔ وہ لاکھ ٹکریں مارتے رہیں۔ وہ اصل بات تک نہیں پہنچ سکتے"...... جیمز نے کہا تو لارڈ فلنک نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب ان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ ہوشنگ نے ایملی کے جو کاغذات رانا ہاؤس بھجوائے تھے وہ جوزف یہاں پہنچا گیا تھا۔ اس لئے عمران بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں کافی بنانے میں مصروف تھا۔ عمران نے کاغذات میز پر رکھے اور فون کا رسیور اٹھا کر اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ نائٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ جو نمبر اس نے پریس کیا تھا وہ ایملی کے کاغذات میں بطور اس کے ذاتی نمبر کے درج تھا جبکہ اب ریڈ نائٹ کلب کا نام لیا جا رہا تھا۔

"میڈم ایملی سے بات کرائیں۔ میں کافرستان سے ہری سنگھ بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"کون میڈم ایملی سر۔ یہاں تو ایملی نام کی کوئی خاتون نہیں ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یہ نمبر میڈم ایملی نے مجھے خود ہی دیا تھا کہ جب ان سے بات کرنی ہو تو اس نمبر پر فون کر کے بات کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کتنا عرصہ پہلے آپ کو یہ نمبر دیا گیا تھا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ایک ماہ پہلے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ ہولڈ کریں یا پھر دس منٹ بعد دوبارہ فون کریں۔ میں معلومات کرتی ہوں۔ شاید کوئی بات سامنے آ جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دس منٹ بعد دوبارہ فون کر لوں گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو کچن سے باہر آیا اور اس نے کافی کی ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری اپنے سامنے رکھ کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب، کیا آپ کا خیال ہے کہ اس ایملی نے دلائی لامہ کو ہلاک کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ نہیں، ہوشنگ اور حکومت شوگران اس بارے میں تحقیقات کر چکی ہیں۔ دلائی لامہ کی موت سو فیصد سانپ کے کاٹنے سے ہوئی ہے اور ایملی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن میری چھٹی

حس کہہ رہی ہے کہ معاملات اس سے زیادہ گھرے ہیں جتنے بظاہر نظر آ رہے ہیں"...... عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ فرض کیا کہ دلائی لامہ کو قتل کیا گیا ہے تو اس سے ایکریمیا کو کیا فرق پڑتا ہے۔ دلائی لامہ کا براہ راست ایکریمیا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر تعلق بن سکتا ہے تو زیادہ سے زیادہ کافرستان اور شوگران سے بن سکتا ہے اور ایملی بہرحال ایکریمین ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی سب سوالات کے سامنے تو سوالیہ نشانات موجود ہیں۔ ہیروں کا چکر، گولڈن ایجنسی اور ایملی کے بارے میں ہوشنگ کی رپورٹ۔ یہ سب باتیں الجھی ہوئی ہیں اور میں انہیں سلجھانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر کافی پی لینے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ نائٹ کلب"...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"کافرستان سے ہری سنگھ بول رہا ہوں۔ میڈم ایملی کے بارے میں کچھ معلوم ہوا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ سوری یہاں گذشتہ چار سالوں سے کسی میڈم ایملی کا تعلق نہیں رہا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ نمبر دانستہ غلط دیا گیا ہے۔ لیکن کیوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ سرخ جلد والی ڈائری دو۔ اب اس گولڈن ایجنسی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا پڑیں گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز سے سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اسے کھولا اور اس کی ورق گردانی میں مصروف ہو گیا۔ پھر اس نے ایک صفحے کو غور سے دیکھا اور پھر ڈائری بند کر کے اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین وڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ماسٹر کرافورڈ سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، ماسٹر کرافورڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ عمران صاحب۔ آج اتنے طویل عرصے بعد ماسٹر آپ کو کیسے یاد آگیا"...... دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہمارے پاکیشیا میں ماسٹر سکول کے انتہائی قابل احترام ٹیچر کو کہا جاتا ہے۔ لیکن آج کل پاکیشیا میں تعلیم اس قدر مہنگی ہو چکی ہے کہ اب ماسٹر سے بات کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ آج بھی بڑی ہمت کر کے

فون کیا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ماسٹر کرافورڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میری فیس زیادہ ہے عمران صاحب۔ تو میں معلومات بھی تو حتمی مہیا کرتا ہوں۔ بہرحال آپ نے شکایت کی ہے اس لئے آپ حکم کریں۔ آپ کا کام بھی ہوگا اور فیس بھی آپ جو دیں گے وہی لے لوں گا"...... دوسری طرف سے ماسٹر کرافورڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب کافی مال کمال لیا ہے تم نے۔ ورنہ تو تم ایک ڈالر بھی کم کرنا گناہ عظیم سمجھتے تھے"...... عمران نے کہا تو ماسٹر کرافورڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ بہرحال حکم فرمائیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایکریمیا میں ایک گولڈن ایجنسی ہے۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، تو گولڈن ایجنسی کی شہرت پاکیشیا تک پہنچ گئی ہے۔ حیرت ہے۔ ابھی تو وہ اپ گریڈ ہوئی ہے"...... ماسٹر کرافورڈ نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اپ گریڈ۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گولڈن ایجنسی چند روز پہلے تک بی کلاس ایجنسی تھی۔ انتہائی محدود انداز میں کام کرنے والی۔ اس کا دائرہ کار انتہائی محدود تھا۔ چند

سرکاری لیبارٹریوں کو جو فرمیں سپلائی دیتی تھیں یہ ان کی نگرانی کرتی تھی۔ ویسے اس کا فیلڈ ورک کافی وسیع تھا لیکن چند روز پہلے اچانک اسے اپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔ اب یہ اے کلاس ایجنسی بن گئی ہے۔ میرا مطلب ہے اب اس کا دائرہ کار پورے ایکریمیا بلکہ بین الاقوامی سطح تک پھیل گیا ہے۔ اس لئے میں آپ کے منہ سے اس کا نام سن کر حیران ہوا تھا کہ ابھی تو اسے اپ گریڈ کیا گیا ہے اور اتنی جلدی اس کی شہرت پاکیشیا تک پہنچ گئی ہے"...... ماسٹر کرافورڈ نے جواب دیا۔

"کیا روٹین میں اسے اپ گریڈ کیا گیا ہے یا اس نے کوئی خاص کارنامہ سرانجام دیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ مجھے بتائیں کہ آپ کو اس ایجنسی کے بارے میں کیسی معلومات چاہئیں"...... ماسٹر کرافورڈ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہیں بڑی دیر بعد یاد آیا ہے کہ تم بغیر معاوضے کے مجھے معلومات مہیا کر رہے ہو"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور جواب میں ماسٹر کرافورڈ بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ باتیں اس انداز میں کرتے ہیں کہ دوسرا سب کچھ بتاتا چلا جاتا ہے"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"گولڈن ایجنسی نے پاکیشیا میں ایک عجیب پیچیدہ کھیل کھیلنے کی کوشش کی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ہیروں کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ گولڈن ایجنسی اس کھیل میں ناکام رہی ہے" ...... ماسٹر کرافورڈ نے تفصیل سن کر کہا۔

"ہاں، بظاہر تو یہی بات ہے لیکن پھر اطلاع ملی کہ یہ کھیل تابات کے دلائی لامہ کے خلاف کھیلا جا رہا تھا لیکن پھر اچانک تابات کا دلائی لامہ سانپ کے ڈسنے سے ہلاک ہو گیا اور ایک ایکریمین لڑکی جس کا نام ایملی تھا وہاں دیکھی گئی ہے" ...... عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ اب میں سمجھ گیا ساری بات۔ ٹھیک ہے عمران صاحب۔ آپ صرف ایک لاکھ ڈالر بھجوا دیں۔ میں آپ کو پوری تفصیل بتا دوں گا" ...... ماسٹر کرافورڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مل جائیں گے" ...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب، آپ نے پہلے پوچھا تھا کہ گولڈن ایجنسی کو کیوں اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ کیا اس نے کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہے تو اس وقت معاملات واضح نہ تھے لیکن اب آپ کی تفصیلی بات سننے کے بعد ساری بات واضح ہو گئی ہے۔ ایملی گولڈن ایجنسی کی رکن ہے اور خاصی تیز، شاطر اور ذہین عورت ہے۔ گولڈن ایجنسی میں اس نے خاصے کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ ابھی چند روز پہلے اطلاع ملی کہ گولڈن ایجنسی کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے اور ایملی کو اس کے کسی کارنامے کی بنا پر گولڈن ایجنسی کے ایک سیکشن کا انچارج بنا دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایملی نے لامحالہ تابات میں اس دلائی لامہ کو ہلاک کیا ہو گا اور اس کی ہلاکت سے ایکریمیا کا کوئی بہت

بڑا مفاد وابستہ ہو گا جس کے انعام میں ایملی اور گولڈن ایجنسی کو ترقی دی گئی ہے" ...... ماسٹر کرافورڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا اندازہ ہے۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ اس بارے میں حتمی معلومات حاصل کرو۔ خاص طور پر اس ایملی کے بارے میں اور اس بارے میں کہ دلائی لامہ کی ہلاکت سے ایکریمیا کا کیا مفاد ہو سکتا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ ایک گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کر لیں"۔ ماسٹر نے کہا۔

"اتنی جلدی معلومات حاصل کر لو گے" ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں، گولڈن ایجنسی میں میرا آدمی موجود ہے۔ اسے فون کرنا پڑے گا اور حتمی معلومات مل جائیں گی" ...... ماسٹر کرافورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اپنا بنک اکاؤنٹ نمبر اور بنک کی تفصیل بھی بتا دو"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ایکریمیا میں موجود اکاؤنٹ سے یہ رقم اس کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دو" ...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب" ...... بلیک زیرو نے کچھ کہنا چاہا تو عمران

بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہاری اس لیکن کا مطلب میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی سرکاری کیس نہیں ہے۔ اس لئے سرکاری اکاؤنٹ سے رقم کیوں دی جائے تو ایک بات تو یہ ہے کہ یہ معاملہ جو مجھے نظر آرہا ہے سرکاری بن جائے گا اور دوسری بات یہ کہ ایکریمیا کے اکاؤنٹ میں سرکاری رقم ہے ہی نہیں۔ مشینی جوئے سے حاصل کردہ رقم ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین وڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ماسٹر کرافورڈ سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ماسٹر کرافورڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ماسٹر کرافورڈ کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ میرا معاوضہ ابھی تک نہیں ملا"...... ماسٹر کرافورڈ نے کہا۔

"میں نے کہہ دیا ہے۔ آج ہی پہنچ جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے، تو اب رپورٹ سن لیں۔ دلائی لامہ کی ہلاکت ایکریمیا چاہتا تھا لیکن اس طرح کہ کسی بھی ملک خاص طور پر روسیاہ اور

شوگران کو اس کا علم نہ ہو سکے چنانچہ سیکرٹ کونسل کے چیف لارڈ فلنک نے جو گولڈن ٦ ایجنسی کا بھی انچارج ہے یہ ہیروں والا چکر چلایا لیکن یہ معاملہ جب ناکام ہو گیا تو گولڈن ٦ ایجنسی کے چیف جیمز نے براہ راست ایملی کو وہاں بھیجا۔ ایملی نے وہاں واقعی کام کر دکھایا۔ دلائی لامہ طبعی موت نہیں مرا اور نہ ہی اسے سانپ نے ڈسا ہے بلکہ ایملی کو اس سانپ کے زہر میں بجھی ہوئی مخصوص سوئی دی گئی تھی۔ ایملی وہاں خادمہ بن کر داخل ہوئی اور اس نے موقع ملتے ہی کام کر دکھایا اور پھر خاموشی سے واپس آ گئی۔ اس کارنامے کو اس قدر سراہا گیا کہ نہ صرف گولڈن ٦ ایجنسی کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے بلکہ ایملی کو بھی سیکشن انچارج بنا دیا گیا ہے"...... ماسٹر کرافورڈ نے کہا۔

"لیکن ایکریمیا ایسا کیوں چاہتا تھا۔ یہی بات تو اصل ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے کوشش کی ہے لیکن اس بارے میں معلومات نہیں مل سکیں کیونکہ میرا خیال ہے کہ اس بارے میں نہ گولڈن ٦ ایجنسی کے چیف کو علم ہے اور نہ ہی لارڈ فلنک کو۔ یہ کوئی بہت اونچا کھیل ہے"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"تو یہ کہاں سے معلوم ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"اچھا۔ لارڈ فلنک کا فون نمبر تمہیں معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... ماسٹر نے جواب دیا اور ساتھ ہی نمبر بھی بتا دیا۔

"اس گولڈن ایجنسی کے چیف جیمز کا فون نمبر کیا ہے۔ عمران نے پوچھا تو ماسٹر نے وہ نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے شکریہ ۔ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں پہنچ جائے گی"۔ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے لارڈ فلنک کا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"یس، سیکرٹ کونسل آفس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لارڈ فلنک سے بات کرائیں۔ میں گریٹ لینڈ سے لارڈ جانسن بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کمپیوٹر بتا رہا ہے کہ آپ براعظم ایشیا سے کال کر رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ گریٹ لینڈ سے بات کر رہے ہیں۔ کون ہیں آپ"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتی مس۔ لارڈ سے بات کراؤ"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ گولڈن ایجنسی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف جیمز سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے ۔ لیکن کس نمبر سے بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"آپ کو نمبر نہیں بتایا جا سکتا۔ آپ بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"سوری ۔ چونکہ کمپیوٹر آپ کا نمبر ظاہر نہیں کر رہا اس لئے اصول کے مطابق آپ کی کال آف کی جا رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"بڑے جدید انتظامات کر رکھے ہیں انہوں نے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ ایکریمین ایجنسیاں اب ایسے آلات کے استعمال میں خاصی ایڈوانس ہو گئی ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ دلائی لامہ ایکریمین مفادات کی راہ میں رکاوٹ تھا جسے اس انداز میں ہٹایا گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ۔ ضروری نہیں کہ اس سے ہمارے بھی کسی

مفاد کو زک پہنچتی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی سیاسی گیم ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اصل بات بہرحال معلوم کرنا پڑے گی۔ چاہے مجھے خود ہی کیوں نہ ایکریمیا جانا پڑے"...... عمران نے کہا۔

"آپ اگر اجازت دیں تو میں چلا جاؤں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم کہاں سے اس بارے میں معلوم کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے اعلیٰ حکام سے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں، اس طرح اگر ایکریمیا کے ٹاپ سیکرٹ معلوم ہونے شروع ہو جائیں تو ایکریمیا سپرپاور رہ ہی نہیں سکتا۔ مجھے خود جانا ہو گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران یہاں موجود ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"نہ بھی ہو تو سلطان عالی مقام کے حکم پر حاضر ہو چکا ہے"۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہارے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن وہاں تم نہیں تھے۔ شوگران سے ایک رپورٹ میرے پاس بھجوائی گئی ہے اور رپورٹ بھجوانے والا ہوشنگ ہے جس نے پہلے مجھے فون کر کے بات کی تھی۔

اس رپورٹ کے ساتھ کاغذ منسلک کیا گیا ہے جس پر لکھا گیا ہے کہ یہ رپورٹ تم تک پہنچا دی جائے"...... سر سلطان نے کہا۔

"کس بارے میں رپورٹ ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"سوائے اس کاغذ پر موجود نوٹ کے باقی فائل میں جو کچھ درج ہے وہ شاید کسی کوڈ میں ہے۔ اس لئے وہ تو پڑھا ہی نہیں جا رہا"۔ سر سلطان نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آپ وہ فائل فلیٹ پر پہنچا دیں۔ سلیمان مجھے پہنچا دے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ ہوشنگ وہی ہے جس نے ایملی کے بارے میں اطلاع دی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"تو آپ اس سے فون پر بات کر لیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے میں رپورٹ دیکھ لوں۔ ہوشنگ نے کوڈ میں رپورٹ بھجوائی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کر کے فلیٹ پر فون کیا اور سلیمان کو کہہ دیا کہ وہ سر سلطان کی طرف سے رپورٹ ملنے پر اسے فوری طور پر دانش منزل پہنچا دے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد سیٹی کی تیز آواز سنائی دی

اور بلیک زیرو اور عمران دونوں چونک پڑے۔ چند لمحوں بعد جب سیٹی کی آواز بند ہو گئی تو بلیک زیرو نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک پیکٹ نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ پیکٹ کے منہ کے رخ پر سیلیں لگی ہوئی تھیں۔ عمران نے سیلیں کھولیں اور اس میں موجود فائل نکال لی اور پھر فائل کھول کر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ فائل میں صرف دو کاغذ تھے۔ عمران کافی دیر تک انہیں پڑھتا رہا۔ پھر اس نے فائل بند کر کے میز پر رکھ دی۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئی تھیں۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوشنگ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ہوشنگ کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا تمہارا فون محفوظ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو عمران صاحب۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"۔ تھوڑی دیر بعد ہوشنگ کی آواز سنائی دی۔

"تم نے جو فائل سر سلطان کو بھجوائی تھی وہ میرے سامنے موجود ہے۔ اس میں تم نے جس بدھ بھکشو کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ دراصل ایکریمین تھا اور اصلیت کھلنے پر اس نے دانتوں میں موجود

زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی۔ اس بارے میں مزید کیا انکوائری ہوئی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے بڑی کوشش کی ہے لیکن مزید کوئی بات سامنے نہیں آ سکی۔ یہ آدمی بھی اچانک چیک ہو گیا تھا۔ ہمارے خفیہ آلات نے اچانک ایک ٹرانسمیٹر کال کیچ کر لی جس میں ایکریمین لہجے میں بات کی گئی اور جو بات کی گئی تھی وہ کوڈ میں تھی اور یہ کوئی ایسا کوڈ تھا کہ ہم باوجود کوشش کے اسے سمجھ نہ سکے تھے۔ لیکن ہم نے بہرحال وہ جگہ ٹریس کر لی جہاں سے کال کی جا رہی تھی۔ ہم نے وہاں ریڈ کیا تو یہ تابات کے ایک شہر فاروکا کا ایک چھوٹا سا مکان تھا۔ اس میں ایک بدھ بھکشو موجود تھا۔ اسے گرفتار کر لیا گیا۔ اس کا میک اپ چیک کیا گیا لیکن میک اپ چیک نہ ہو سکا کہ اچانک ہمارے ایک آدمی نے اس کا چہرہ انتہائی یخ پانی سے دھویا تو اس کا میک اپ ختم ہو گیا۔ وہ ایکریمین تھا اور پھر جیسے ہی اس کا میک اپ واش ہوا۔ اس نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی۔ میں نے اس مکان کی بڑی تفصیلی تلاشی کرائی لیکن وہاں سے کاغذ کا ایک پرزہ تک دستیاب نہ ہو سکا اور سوائے اس ٹرانسمیٹر کے اور کوئی چیز وہاں نہیں ملی۔ ٹرانسمیٹر ایکریمین تھا۔ اس مکان کے بارے میں تحقیقات کی گئیں تو صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ یہ مکان ایک مقامی آدمی کا تھا جسے اس نے وہاں کے بدھ بھکشوؤں کی رہائش کے لئے وقف کیا ہوا تھا اور وہاں طویل عرصے سے بدھ بھکشو اس شہر سے گزرتے ہوئے ٹھہرتے

رہتے تھے ۔ بہرحال مزید انکوائری سے کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا لیکن حکومت بدھ بھکشو کے روپ میں ایکریمین کی وجہ سے بے حد پریشان ہے اور حکام کا خیال ہے کہ یہاں کوئی خاص سازش ہو رہی ہے ۔ میں نے یہ رپورٹ آپ کو اس لئے بھجوائی ہے کہ آپ شاید اس معاملے میں دلچسپی لیں "...... ہوشنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ ٹرانسمیٹر تم مجھے بھجوا دیتے تو شاید کوئی مزید معلومات مل سکتیں "...... عمران نے کہا۔

" اس پر ماہرین نے کام کیا ہے لیکن وہ انتہائی جدید ترین ٹرانسمیٹر ہے ۔ شاید اس ایکریمین سے غلطی ہو گئی کہ اس کا ایک بٹن پریسڈ رہا جس کی وجہ سے کال کیچ ہو گئی ۔ ماہرین اسے ابھی چیک کر رہے تھے کہ وہ اچانک بم کی طرح پھٹا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا "۔ ہوشنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ معاملات واقعی بے حد گہرے ہیں لیکن وہاں تابات میں ایسی کیا چیز ہو سکتی ہے جس کے لئے ایکریمین کو بدھ بھکشو کے روپ میں وہاں رہنا پڑا "...... عمران نے کہا۔

" وہاں تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے "...... ہوشنگ نے کہا۔

" مرحوم دلائی لامہ سے بھی بدھ بھکشو ملتے رہتے ہوں گے "۔ عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ وہ ان کا روحانی رہنما تھا۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں "...... ہوشنگ نے چونک کر کہا۔

" اس لئے کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دلائی لامہ کو باقاعدہ ایک سازش کے تحت ہلاک کیا گیا ہے اور یہ کام ایکریمیا کی ایک ایجنسی کی رکن ایملی نے کیا ہے ۔ وہی ایملی جس کے بارے میں تم نے اطلاع دی تھی ۔ یہ ایملی گولڈن ایجنسی سے تعلق رکھتی ہے اور اس کارنامے پر نہ صرف ایملی کو ترقی دی گئی ہے بلکہ گولڈن ایجنسی کو بھی اپ گریڈ کر دیا گیا ہے "...... عمران نے کہا۔

" کیا آپ درست کہہ رہے ہیں ۔ کیسے یہ سب ہوا ۔ ہماری تحقیقات کے مطابق تو یہ حادثہ تھا "...... ہوشنگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ، میں درست کہہ رہا ہوں ۔ ایملی کو زہر میں بجھی ہوئی سوئی دی گئی ۔ یہ اسی سانپ کا زہر تھا ۔ ایملی خادمہ کے روپ میں دلائی لامہ کے محل میں داخل ہوئی اور پھر یہ زہریلی سوئی دلائی لامہ کے جسم میں اتار کر وہ خاموشی سے واپس چلی گئی "...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب ۔ آخر اس تمام کارروائی کا اصل مقصد کیا تھا "...... ہوشنگ نے پوچھا۔

" یہی بات تو معلوم نہیں ہو رہی ۔ کہا جا رہا ہے کہ صرف ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کو معلوم ہے "...... عمران نے کہا۔

" اوہ ، پھر تو لازماً اس کا علم ڈیفنس سیکورٹی کونسل کے چیئرمین پارکر کو ہوگا ۔ اس سے ہمارے ایجنٹ زبردستی معلوم کر سکتے ہیں "...... ہوشنگ نے کہا۔

"کیا واقعی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ ہمارے آدمی اس کے بے حد قریب ہیں۔ وہ اس سے جبراً بھی معلوم کر لیں گے اور یہ اب ہے بھی ضروری۔ کیونکہ ایملی کی اس خوفناک واردات اور اس ایکریمین کا بدھ بھکشو کے روپ میں رہنا بتا رہا ہے کہ ایکریمیا شوگران کے خلاف کسی بڑی سازش میں ملوث ہے"...... ہوشنگ نے کہا۔

"اوکے۔ اگر معلوم ہو جائے تو مجھے ضرور بتانا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا نمبر ہی میرے پاس نہیں ہے"...... ہوشنگ نے کہا۔

"میرے فلیٹ کا نمبر نوٹ کر لو۔ اگر میں موجود نہ ہوں تو میرے باورچی سلیمان کو پیغام دے دینا"...... عمران نے کہا اور پھر اپنا فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے عمران صاحب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بھی اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ واقعی کوئی انتہائی گہری سازش ہو رہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور جس انداز میں ہوشنگ بتا رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب یہ معلوم کر لیں گے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر اللہ حافظ کہہ کر مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تابات کے شہر فاروکا کے آخری حصے میں ایک احاطہ نما مکان کے بڑے سے تہہ خانے میں بنائے گئے دفتر میں ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک اونچی پشت کی ریوالونگ کرسی پر ایک ادھیڑ عمر ایکریمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات نمایاں تھے۔ سامنے ایک فائل کھلی ہوئی موجود تھی اور وہ اس فائل پر نظریں جمائے ہوئے تھا کہ دروازے پر مخصوص انداز میں دستک کی آواز سنائی دی تو اس ایکریمین نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازے کے اوپر موجود دیوار میں ایک چوکھٹا کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔ سکرین پر ایک بدھ بھکشو اپنے مخصوص لباس میں کھڑا نظر آ رہا تھا۔ ایکریمین کچھ دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک اور بٹن پریس کیا اور اس بٹن کے پریس ہوتے ہی روشن چوکھٹا غائب ہو

گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور بدھ بھکشو اندر داخل ہوا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

"آؤ پیٹر۔ بیٹھو"...... ایکریمین نے کہا اور بدھ بھکشو میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... ادھیڑ عمر ایکریمین نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"باس۔ معاملات بہت اونچی سطح پر پہنچ گئے ہیں"...... پیٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب"...... ادھیڑ عمر ایکریمی نے چونک کر کہا۔

"باس۔ ٹیڈ کی اصلیت کھلنے کے بعد اس بارے میں شوگران میں ایک خصوصی سیکورٹی کونسل کے تابات ڈیسک کے لئے کام کرنے والے آدمی ہوشنگ نے ایک کوڈ پر مبنی فائل پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ سر سلطان کو بھجوائی اور پھر ہوشنگ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران کی فون کال آئی۔ گو اس نے اپنے طور پر فون کو محفوظ کر لیا تھا لیکن ایکریمیا کا ایس ٹی اپنا کام کرتا رہا۔ اس طرح ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو ہمارے سنٹر میں کیچ اور ٹیپ کر لی گئی۔ اس ٹیپ سے پتہ چلا کہ یہ عمران بھی تابات میں دلائی لامہ کی ہلاکت کے سلسلے میں خاصا باخبر ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ کام گولڈن ایجنسی کی سپر ایجنٹ

ایملی نے سرانجام دیا ہے"...... پیٹر نے دھیمے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ، ویری بیڈ۔ کیا انہیں ایم سنٹر کے بارے میں بھی علم ہو گیا ہے"...... باس نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ یہی پوائنٹ ہمارے مفاد میں جا رہا ہے کہ ابھی تک انہیں اصل معاملے کا علم نہیں ہو سکا۔ عمران اور ہوشنگ دونوں دلائی لامہ کی موت میں بے حد دلچسپی لے رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اگر انہیں نہ روکا گیا تو وہ ایم سنٹر تک بھی پہنچ جائیں گے اور اگر ایک بار ان کے کانوں میں ایم سنٹر کی یہاں موجودگی کی بھنک پڑ گئی تو پھر ایم سنٹر کو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور شوگرانی ایجنٹوں سے بچانا ناممکن ہو جائے گا"...... پیٹر نے کہا۔

"تو پھر تمہارا کیا خیال ہے کیا کیا جائے۔ کیا خود ان سے مل کر انہیں یہاں لے آئیں ہم"...... باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا باس۔ میرا مطلب ہے کہ اس ہوشنگ اور عمران دونوں کا خاتمہ کر دیا جائے اور ایسا ایکریمین ایجنٹ آسانی سے کر سکتے ہیں"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"تم اس عمران کے بارے میں کیا جانتے ہو"...... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے باس جو آپ سوچ رہے ہیں۔ یہ عمران واقعی آسانی سے ہلاک نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس وقت عمران ہمارے خلاف

کسی مشن پر کام نہیں کر رہا اور نہ ہی اسے معلوم ہے کہ ہم اس کے خلاف کوئی کارروائی کر سکتے ہیں۔ اس لئے ان حالات میں وہ آسانی سے کسی بھی لمحے اندھیرے سے آنے والی گولی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر اس نے ہمارے خلاف کسی مشن پر کام شروع کر دیا تو پھر وہ حد درجہ چوکنا ہو جائے گا اور پھر اس کی ہلاکت ناممکن ہو جائے گی"...... پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر وار خطا گیا اور ہمارا آدمی اس کے ہاتھ لگ گیا تو ایم سنٹر لامحالہ سامنے آجائے گا جس کو چھپانے کے لئے دلائی لامہ کو ہلاک کیا گیا ہے اور ایک بار ایم سنٹر سامنے آگیا تو شوگرانی، پاکیشیائی اور روسیاہی ایجنٹ اس پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اس لئے کیوں نہ ہم خاموش رہیں۔ ٹیڈ اپنی حماقت کی وجہ سے سامنے آگیا تھا اور پھر اس نے خودکشی کر لی۔ اس کے بارے میں جو تحقیقات بھی ہو رہی ہیں اور جو ہوتی رہیں گی بہرحال وہ لوگ ہم تک کسی صورت نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے ہم محفوظ انداز میں کام کرتے رہیں گے"...... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ بہتر سوچ سکتے ہیں"...... پیٹر نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک میز پر پڑے ہوئے سیاہ رنگ کے باکس سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو باس اور پیٹر دونوں بے اختیار چونک پڑا۔ باس نے ہاتھ بڑھا کر باکس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ایس ایس کالنگ فرام اے۔ اوور"...... ایک بھاری

سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ آسٹن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... باس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پیٹر نے تمہیں رپورٹ دی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف۔ اوور"...... آسٹن نے چونک کر پیٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پیٹر کی رپورٹ کا انتہائی گہرائی سے تجزیہ کیا گیا ہے۔ ہوشنگ اور پاکیشیائی عمران کا گٹھ جوڑ ایم سنٹر کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہوشنگ کا فوری طور پر خاتمہ کر دیا جائے۔ تم پیٹر کو حکم دے دو کہ وہ ہوشنگ کے خاتمے کے لئے اس انداز میں کام کرے کہ کسی قسم کا کوئی کلیو باقی نہ رہے۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن پیٹر کا خیال ہے کہ عمران کو بھی ختم کیا جائے جبکہ مجھے اس سے اختلاف ہے۔ پیٹر یہاں میرے سامنے موجود ہے۔ اوور"...... آسٹن نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ عمران پر ہاتھ ڈالنا اپنے لئے خود کنواں کھودنے کے برابر ہے۔ اس لئے عمران کو چھوڑو اور ہوشنگ پر کام کرو۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"لیکن چیف۔ ہوشنگ کی جگہ دوسرا آدمی آجائے گا۔ ہم کب تک

انہیں ہلاک کرتے رہیں گے ۔اوور" ...... آسٹن نے کہا۔

"کیا تم احمق ہو گئے ہو آسٹن ۔ہوشنگ شوگران سیکرٹ سروس میں کام کرتا رہا ہے ۔اس لئے اس کے عمران سے پرانے تعلقات ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہوشنگ اور عمران کے گٹھ جوڑ کو توڑنا ضروری ہو گیا ہے ۔اس کی جگہ کوئی دوسرا آدمی آئے گا تو اس کا گٹھ جوڑ بہرحال عمران کے ساتھ نہیں ہوگا۔اس لئے ہوشنگ کا خاتمہ ہمارے لئے فائدہ مند ہوگا۔اوور" ...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن چیف ۔عمران ہوشنگ کی ہلاکت پر مزید چونک پڑے گا اور اس جیسے ذہین آدمی سے کچھ بعید نہیں کہ وہ ٹیم لے کر یہاں پہنچ جائے اوور" ...... آسٹن نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"وہ جب آئے گا تو دارالحکومت میں اس کا خاتمہ کرنے کے لئے کروشو گروپ موجود ہے ۔وہ مقامی گروپ ہے اور انتہائی تربیت یافتہ ہے ۔وہ خود اس سے نمٹ لے گا اور نہ بھی نمٹ سکا تو عمران کسی صورت بھی ایم سنٹر کو ٹریس نہیں کر سکتا۔ عمران جب پہنچا تو یہاں سے بھی کمک کروشو گروپ کو بھجوا دی جائے گی۔ تم ہوشنگ پر کام کرو۔اوور" ...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف ۔اوور" ...... آسٹن نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے باکس پر موجود بٹن آف کر دیا۔

"تم نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ تم ہیڈ کوارٹر کو بھی رپورٹ دے

چکے ہو" ...... آسٹن نے پیٹر کی طرف دیکھتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس ۔آپ کو قانون کا تو علم ہے کہ آپ کو بھی رپورٹ دی جائے گی اور ساتھ ساتھ ہیڈ کوارٹر کو بھی رپورٹ دی جائے گی اور ایسا ہمیشہ سے ہوتا آرہا ہے" ...... پیٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔مجھے خود خیال رکھنا چاہیئے ۔بہرحال اب تم نے ہوشنگ کے بارے میں حکم سن لیا ہے ۔تم نے اس پر کام کرنا ہے" ...... آسٹن نے کہا۔

"یس باس ۔ویسے چیف نے بھی آپ کی رائے سے عمران کی حد تک اتفاق کیا ہے" ...... پیٹر نے قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا کیونکہ اس نے آسٹن کے چہرے پر غصے کی لکیریں دیکھ لی تھیں۔

"ہاں" ...... آسٹن نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ پیٹر کے اس فقرے نے واقعی اس پر جادو کا سا اثر کیا تھا۔

"اب مجھے اجازت دیں" ...... پیٹر نے اٹھتے ہوئے کہا اور آسٹن نے اثبات میں سرہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اور سامنے میز پر چائے کی خالی پیالی پڑی ہوئی تھی۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"..... اچانک عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں سلیمان کو پکارتے ہوئے کہا۔

"بڑی بیگم صاحب سے اجازت لے لیں۔ پھر چائے مل سکتی ہے"..... دور سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"اماں بی نے کہا ہے کہ سلیمان کو مکمل اختیار حاصل ہے البتہ اس بھری دنیا میں ایک میں ہی ہوں جس کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے پاس چائے چھوڑنے کا اختیار ہے"..... سلیمان بھلا کہاں عمران کے داؤ میں آنے والا تھا۔

"میرے پاس تو دنیا چھوڑنے کا اختیار بھی نہیں ہے کیونکہ اسلام میں خودکشی حرام ہے"..... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"کسی مینار سے چھلانگ لگا دیں۔ یہی سمجھا جائے گا کہ پیر پھسل گیا ہوگا"..... سلیمان نے جواب دیا لیکن اس بار اس کی آواز دروازے کے قریب سے آئی اور پھر دوسرے لمحے وہ چائے سے بھری پیالی اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"یہ لیجئے۔ یہ اس ہفتے کی آخری چائے ہے"..... سلیمان نے چائے کی پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے خالی پیالی اٹھا لی۔

"شکریہ۔ ویسے آجکل دنیا جس قدر تیز رفتار ہو رہی ہے ہفتہ منٹوں میں گزر جائے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بشرطیکہ میں نے گزرنے دیا کیونکہ چائے تو میں نے ہی سرو کرنی ہے۔ میرے نزدیک ایک ہفتہ سالوں میں گزرتا ہے"..... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس چلا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے چائے کی پیالی اٹھا لی۔ ابھی اس نے چائے کا گھونٹ لیا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چائے کی پیالی رکھی اور رسیور اٹھا لیا۔

"لب دوز، لب سوز ٹائپ کی چائے کا ایک گھونٹ لے کر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"میں شوگران سے روشنک بول رہا ہوں عمران صاحب۔ جناب ہوشنگ کا پرسنل سیکرٹری۔ چونکہ آپ کا نمبر ابھی حال ہی میں جناب

ہوشنگ نے مجھے لکھوایا تھا اور ہدایت کی تھی کہ آپ کا فون آئے تو میری مصروفیات دیکھے بغیر فوری بات کرائی جائے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں کہ جناب ہوشنگ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں رات ہلاک ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ، ویری بیڈ۔ ہوشنگ سے میرے دیرینہ تعلقات تھے۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"رات وہ چیف کلب سے اپنی رہائش گاہ پر واپس آ رہے تھے کہ اچانک ان کی گاڑی کا سٹیرنگ جام ہو گیا اور کار ایک دیوار سے انتہائی خوفناک انداز میں ٹکرا کر تباہ ہو گئی۔ ہوشنگ شدید زخمی ہوئے۔ انہیں ہسپتال لے جایا گیا لیکن وہ بے ہوشی کے دوران ہی وفات پا گئے"...... روشنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کار کا سٹیرنگ جام ہو گیا۔ اوہ، پھر تو اس کے پیچھے یقیناً کوئی سازش ہو گی"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جناب۔ کار کی بڑی ماہرانہ چیکنگ کی گئی ہے۔ سٹیرنگ تکنیکی طور پر جام ہوا ہے۔ اس میں پہلے سے خرابی تھی"...... روشنگ نے جواب دیا۔

"اب اس کی جگہ کون تابات سیکشن کا انچارج بنا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ابھی کسی کا فیصلہ نہیں ہوا۔ ویسے خیال ہے کہ جناب کاشان کی جگہ لیں گے"...... روشنگ نے جواب دیا۔

"اوکے، بے حد شکریہ۔ ہوشنگ کی فیملی کو میری طرف سے افسوس کا پیغام پہنچا دینا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ گڈ بائی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ بیٹھا چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ شوگران کا ہوشنگ اچانک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے۔ گو بتایا یہی گیا ہے کہ ایکسیڈنٹ کے پیچھے کوئی سازش نہیں تھی لیکن میرا خیال ہے کہ اسے اسی ایکریمین سلسلے میں ہی ہلاک کیا گیا ہے کیونکہ یقیناً اس نے اس ایکریمین بدھ بھکشو کے بارے میں مزید تحقیقات کرائی ہو گی۔ اب آخری حل یہی ہے کہ تم خود ایکریمیا جاؤ اور اس ایملی کو گھیر کر اس سے پوچھ گچھ کرو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کا خیال ہے کہ ہوشنگ کی موت کے پیچھے ایملی کا ہاتھ ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ دلائی لامہ کی ہلاکت جیسے بڑے مشن پر ایملی کو ہی کیوں بھیجا گیا تھا۔ یقیناً اس ایملی کے پیچھے

کسی بڑے کا ہاتھ ہو گا اور اس ہاتھ کی نشاندہی ہو جائے تو اصل بات تک پہنچا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ معاملات دن بدن بگڑتے چلے جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر عمران صاحب اس گولڈن ایجنسی کے چیف پر براہ راست ہاتھ کیوں نہ ڈال دیا جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ جب لارڈ فلنک جیسے آدمی کو معلوم نہیں ہے تو جیمز کو کیسے معلوم ہو گا۔ ایملی کی بات اس لئے کر رہا ہوں کہ اس قسم کی عورتوں کو وہ کچھ معلوم ہوتا ہے جو ان کے بڑوں کو بھی معلوم نہیں ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں کل ہی روانہ ہو جاؤں گا"۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

سلور نائٹ کلب کی دو منزلہ عمارت کے سامنے ٹیکسی رکی اور ٹیکسی میں سے بلیک زیرو باہر آگیا۔ وہ اس وقت ایکریمین میک اپ میں تھا۔ وہ آج صبح ہی یہاں پہنچا تھا اور صبح سے لے کر اب تک اس نے ایملی کو تلاش کرنے میں ہی وقت گزارا تھا اور اب اسے حتمی طور پر معلوم ہوا تھا کہ ایملی سلور نائٹ کلب میں موجود ہے ۔ چنانچہ وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر سلور نائٹ کلب پہنچ گیا تھا۔ ٹیکسی کو کرایہ اور ٹپ دینے کے بعد وہ اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا کلب میں داخل ہوا۔ کلب کا ہال عورتوں اور مردوں سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف سٹیج بنا ہوا تھا جس پر دو لڑکیاں ڈانس کرنے میں مصروف تھیں اور خاصی اونچی آواز میں آرکسٹرا بھی بج رہا تھا۔ لیکن ہال میں موجود افراد ان لڑکیوں کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے ایک دوسرے کے ساتھ خوش فعلیوں میں مصروف تھے ۔ بلیک زیرو جانتا تھا کہ یہاں کی

مخصوص معاشرت کی وجہ سے جو کچھ یہاں ہو رہا تھا اسے برا نہیں سمجھا جاتا اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جس پر چار لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے تین سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک لڑکی اپنے سامنے سرخ رنگ کا فون رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔

"یس سر"...... فون والی لڑکی نے بلیک زیرو کو کاؤنٹر کے قریب آتے دیکھ کر کہا۔

"میڈم ایملی نے مجھے یہاں ملاقات کا وقت دیا ہے۔ میرا نام برونو ہے"...... بلیک زیرو نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ، مگر وہ تو ایک ساتھی کے ساتھ سپیشل روم میں ہیں۔ آپ کو ان کے باہر آنے کا انتظار کرنا پڑے گا"...... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن جب وہ باہر آئے تو اسے بتا دینا کہ برونو تمہارا انتظار کر رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یس سر۔ آپ ہال میں تشریف رکھیں"...... لڑکی نے کہا۔

"ہاں، مگر سپیشل روم نمبر کیا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سپیشل روم نمبر ایٹ جناب"...... لڑکی نے اپنے سامنے پڑے ہوئے رجسٹر کا ورق دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... بلیک زیرو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس پورے نائٹ کلب کا چکر لگا چکا تھا۔ سپیشل رومز دائیں طرف

جانے والی راہداری کی سائیڈ پر تھے اور راہداری کے دونوں اطراف میں ان کے دروازے تھے جن کے باہر سرخ رنگ کے بلب جل رہے تھے۔ ان کمروں کی تعداد سولہ تھی جن میں سے آٹھ ایک قطار میں اور آٹھ دوسری قطار میں تھے۔ بلیک زیرو راہداری میں آگے بڑھتا ہوا آخر میں موجود سپیشل روم نمبر آٹھ کے سامنے رک گیا۔ دروازے کے اوپر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ روم مصروف ہے۔ بلیک زیرو چونکہ ہر قسم کے حالات کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آیا تھا اس لئے اس نے راہداری میں ادھر ادھر دیکھا لیکن راہداری میں کوئی آدمی موجود نہ تھا اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکالا۔ اس میں سے اس نے انجکشن سرنج کی طرح بنا ہوا آلہ باہر نکالا۔ اس کے آگے منہ بنا ہوا تھا جبکہ آخر میں ایک چھوٹا سا غبارہ تھا۔ اس غبارے میں انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس بھری ہوئی تھی۔ بلیک زیرو نے آلے کا منہ دروازے کے کی ہول میں رکھا اور پھر اس غبارے کو تیزی سے بار بار پریس کرنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد اس نے آلہ ہٹایا اور اسے پیکٹ میں رکھ کر اس نے جیب میں ڈال لیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اطمینان سے چلتا ہوا واپس مڑ گیا۔ ہال میں آکر اس نے ڈانسنگ فلور کے قریب رک کر اس انداز میں وہاں ہونے والا ڈانس دیکھنا شروع کر دیا۔ جیسے وہ ڈانس دیکھنے میں زیادہ لطف لے رہا ہو۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد وہ مڑا اور ایک بار پھر راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے

پہلے جیسا ایک اور پیکٹ نکالا اور اس میں سے ایک سرنج نما آلہ نکال لیا۔ لیکن یہ باقاعدہ سرنج دکھائی دے رہی تھی۔ لیکن اس کے پیچھے غبارہ نہیں تھا اور نہ ہی آگے سوئی لگی ہوئی تھی۔ اس نے روم نمبر آٹھ کے سامنے رک کر اس آلے کا ایک سرا ایک بار پھر کی ہول میں دبایا اور پھر اس سرنج کو دبا دیا۔ جب سرنج میں موجود سیاہ رنگ کا محلول اندر انجیکٹ ہو گیا تو بلیک زیرو نے اسے ہٹایا۔ پیکٹ کے اندر رکھ کر اسے بند کیا اور پھر جیب میں ڈال کر اس نے ایک بار پھر راہداری کے دوسرے سرے کو دیکھا۔ راہداری خالی تھی کیونکہ اس طرف صرف سپیشل روم استعمال کرنے والے ہی آتے تھے اور اس وقت سولہ کے سولہ کمروں کے باہر سرخ بلب جل رہے تھے۔ اس لئے ادھر کسی کے آنے کا کوئی خدشہ نہ تھا۔ لیکن اس کے باوجود بلیک زیرو پوری طرح محتاط تھا۔ بلیک زیرو نے انجکشن کے بعد چند لمحے انتظار کیا اور پھر ہینڈل دبا کر اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آگے دو کمروں کے دروازے تھے۔ ان میں سے ایک دروازہ بند تھا جبکہ دوسرا کھلا ہوا تھا۔

"یہ تو باقاعدہ دو کمرے ہیں۔ میں سمجھا تھا کہ اس دروازے کے بعد رہ ہو گا"...... بلیک زیرو نے اندر داخل ہو کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دروازے کو اندر سے بند کر کے اس کے اوپر لگی ہوئی چٹخنی لگا دی۔ کیونکہ آٹومیٹک لاک ختم ہو چکا تھا۔ بلیک زیرو نے اس

میں انتہائی طاقتور تیزاب انجیکٹ کیا تھا۔ چٹخنی لگا کر وہ آگے بڑھا اور اس کھلے ہوئے دروازے میں جھانکا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ یہ کمرہ خواب گاہ کے انداز میں سجایا گیا تھا اور ڈبل بیڈ پر ایک جوڑا بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے ساتھ والا دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔ یہ سٹنگ روم تھا۔ اس میں ایک میز اور اس کے گرد کرسیاں موجود تھیں۔

بلیک زیرو کو معلوم تھا کہ اس ٹائپ کے سپیشل روم ساؤنڈ پروف ہوتے ہیں اور یہاں آنے والوں کو قطعی ڈسٹرب بھی نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ وہ اطمینان سے مڑا اور پھر بیڈ روم میں داخل ہو کر اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے ایک طرف گاؤن پڑا ہوا نظر آگیا۔ اس نے بیڈ پر بے ہوش پڑی ہوئی لڑکی کو گاؤن پہنایا اور اس کی ڈوری بند کر کے اس نے اس لڑکی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اس بیڈ روم سے باہر لا کر اس نے اسے سٹنگ روم کی ایک کرسی پر ڈال دیا۔ پھر وہ مڑا اور واپس بیڈ روم میں آگیا۔ اس نے وہاں موجود آدمی کو گھسیٹ کر بیڈ کے نیچے قالین پر ڈالا اور بستر کی چادر کھینچ کر اس نے اسے رسی کی طرح لپیٹا اور پھر اس کی مدد سے اس نے واپس سٹنگ روم میں آکر اس لڑکی کو کرسی کے ساتھ اس انداز میں باندھ دیا کہ وہ لڑکی زیادہ حرکت نہ کر سکے۔ کیونکہ باندھتے ہوئے اس نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ لڑکی جو ایملی تھی بہرحال تربیت یافتہ ایجنٹ تھی۔ پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل کا دہانہ

ایملی کی ناک سے لگا دیا۔چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی۔اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے پلاسٹک کی ایک بوتل نکالی جس کا ڈھکن باقاعدہ سیلڈ تھا۔بوتل ہاتھ میں پکڑ کر وہ اس ایملی کے سامنے کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔چند لمحوں بعد ایملی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر پوری طرح شعور میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی

"یہ، یہ کیا مطلب۔تم، تم کون ہو۔کیا مطلب"...... ایملی نے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹی جا رہی تھیں۔

"تم گولڈن ایجنسی کی سیکشن ہیڈ ہو ایملی اور انتہائی تربیت یافتہ بھی ہو۔اس کے باوجود تم اس انداز میں آنکھیں پھاڑ رہی ہو جیسے زندگی میں پہلی بار تمہیں اس انداز کی سچوئیشن سے واسطہ پڑا ہو"۔ بلیک زیرو نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم، تم کون ہو۔مم، میں تو بیڈ روم میں تھی۔وہ ہنزی کہاں ہے کیا مطلب"...... ایملی نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہنزی کا گلا میں نے اس طرح کاٹ دیا ہے جس طرح بکری کا گلا کاٹا جاتا ہے اور وہاں ہر طرف اس کا خون پھیل گیا تھا۔یہی وجہ ہے کہ میں تمہیں اٹھا کر یہاں لے آیا ہوں"...... بلیک زیرو نے اور زیادہ خشک لہجے میں کہا۔

"تم، تم نے ہنزی کو ہلاک کر دیا۔کیوں۔تم کون ہو اور کیسے تم سپیشل روم میں داخل ہوئے۔اسے تو صرف اندر سے کھولا جا سکتا ہے"...... ایملی کی حیرت ابھی تک قائم تھی۔

"تم نے آٹو میٹک لاک پر بھروسہ کر لیا۔اگر تم اندر سے چٹخنی لگا دیتی تو شاید میں اتنی آسانی سے اندر داخل نہ ہو سکتا۔اب مجھے تھوڑا سا تیزاب لاک میں ڈالنا پڑا اور لاک کا پورا سسٹم گل سڑ کر ناکارہ ہو گیا"...... بلیک زیرو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"مم، مگر کیوں۔تم کون ہو اور تم نے ایسا کیوں کیا ہے"۔ایملی کا لہجہ اس بار خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

"اب تمہارا لہجہ سنبھل گیا ہے۔اس لئے اب تم سے بات ہو سکتی ہے۔سنو ایملی میرے ہاتھ میں دنیا کے سب سے طاقتور تیزاب کی بوتل موجود ہے۔اس کا ایک قطرہ انسانی گوشت گلا دیتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارا خوبصورت چہرہ اور تمہارا خوبصورت بدن ہی تمہاری زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔اس لئے تم تصور کرو کہ جب میں بوتل میں موجود تیزاب تمہارے چہرے اور جسم پر انڈیل دوں گا تو تمہارا کیا حشر ہو گا۔تمہارا یہ خوبصورت چہرہ اور تمہارا یہ خوبصورت جسم اس قدر بھیانک ہو جائے گا کہ مرد تمہاری طرف دیکھنا تو ایک طرف تم پر تھوکنا بھی گوارا نہیں کریں گے اور نہ ہی تم گولڈن ایجنسی کی ایجنٹ رہ جاؤ گی۔تم فٹ پاتھ پر پڑی ہوئی سسکتی

رہو گی اور اپنے گلے سڑے جسم پر سے مکھیاں بھی نہ ہٹا سکو گی۔ بولو کیسی ہو گی تمہاری زندگی"...... بلیک زیرو نے بڑے سرد لہجے میں کہا تو ایملی کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگ گیا۔

"تم، تم یہ ظلم کیوں کرو گے۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ میں تو تمہیں جانتی بھی نہیں"...... ایملی نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھہرو میں تمہیں اس تیزاب کی طاقت دکھا دوں"...... بلیک زیرو نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا اور پھر اس نے سیل توڑ کر ڈھکن ہٹایا اور پھر بوتل میں موجود محلول کے چند قطرے اس نے ایملی کے سامنے قالین پر ڈال دیئے۔ دوسرے لمحے قالین سے دھواں اٹھا اور وہاں بڑا سا سوراخ ہو گیا۔

"دیکھا تم نے۔ اس طرح تمہارا چہرہ اور تمہارا جسم گل سڑ جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مم، مگر کیوں۔ تم کیا چاہتے ہو۔ تم جو چاہتے ہو بتاؤ۔ مجھ پر ظلم نہ کرو"...... ایملی کی حالت واقعی بے حد خراب ہو گئی تھی۔

"صرف چند معلومات چاہتا ہوں لیکن یہ بتا دوں کہ بہت سی باتیں مجھے پہلے سے معلوم ہیں۔ اس لئے اگر تم نے جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو میں بغیر مزید کچھ کہے یہ بوتل تمہارے چہرے پر انڈیل دوں گا اور یہ تیزاب تمہارے چہرے سے ہوتا ہوا تمہارے پورے جسم پر پھیل جائے گا"...... بلیک زیرو کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"کیا۔ کیا۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... ایملی نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم تابات گئی۔ وہاں تم دلائی لامہ کے محل میں خادمہ بن کر داخل ہوئی۔ تم نے دلائی لامہ کے جسم میں وہ سوئی اتار دی جس کے سرے پر شوکا سانپ کا زہر لگا ہوا تھا اور پھر تم وہاں سے واپس آ گئی۔ دلائی لامہ ہلاک ہو گیا اور کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکا کہ دلائی لامہ کو قتل کیا گیا ہے یا وہ حادثاتی طور پر سانپ کے کاٹنے سے ہلاک ہوا ہے اور اس کارنامے پر تمہاری گولڈن ایجنسی کو بھی اپ گریڈ کر دیا گیا اور تمہیں بھی ترقی دے کر سیکشن انچارج بنا دیا گیا۔ بولو، میں درست کہہ رہا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں، ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مگر تم کون ہو۔ تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا"...... ایملی کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔

"سنتی جاؤ۔ سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے ورنہ پھر تمہاری باقی ساری عمر سسک سسک کر ہی گزرے گی"...... بلیک زیرو کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"پپ۔ پوچھو۔ پوچھو"...... ایملی نے خوف کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو نے اس پر ایسا تاثر قائم کر دیا تھا کہ ایملی اب عام سی لڑکی نظر آ رہی تھی۔

"دلائی لامہ کو کیوں ہلاک کیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے ہاتھ

میں پکڑی ہوئی بوتل کا ڈھکن آہستہ سے کھولتے ہوئے کہا۔

"وہ، وہ شوگران نواز تھا اور ایکریمیا چاہتا تھا کہ اس کا چھوٹا بھائی جو کافرستان نواز ہے وہ اس کی جگہ دلائی لامہ بن جائے۔" ایملی نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اصل بات بتاؤ۔ آخری بار کہہ رہا ہوں۔ سمجھی"...... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ، وہ مانیٹرنگ سسٹم کے چیک ہو جانے کا خدشہ تھا۔ اس لئے"...... ایملی نے رک رک کر کہا۔

"کونسا سسٹم۔ تفصیل بتاؤ"...... بلیک زیرو نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مم، مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ یہ انتہائی اعلیٰ سطح کی بات ہے جو کچھ میں نے بتایا ہے یہ بھی میں نے سنا تھا"...... ایملی نے رک رک کر کہا۔

"کس سے سنا تھا"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"مجھے یاد نہیں ہے۔ بڑا طویل عرصہ ہو گیا ہے"...... ایملی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی تیزاب کو خود دعوت دے رہی ہو۔ تو پھر بھگتو"...... بلیک زیرو نے بوتل کا ڈھکن کھولتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں سب کچھ بتا دیتی ہوں۔ فار گاڈ سیک"...... بوتل کا ڈھکن کھلتے دیکھ کر ایملی نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے سمجھی۔ اس لئے میں صرف پانچ منٹ مزید تمہیں دے سکتا ہوں"...... بلیک زیرو نے دوبارہ ڈھکن لگاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے میرے چیف جیمز نے بتایا تھا کہ تابات کی پہاڑیوں میں ایکریمیا نے طویل عرصے سے ایسا خفیہ پراجیکٹ قائم کر رکھا ہے جس کے ذریعے وہ خلائی سیاروں کو حاصل ہونے والی معلومات اور ان سیاروں کے ذریعے ہونے والی گفتگو کو باقاعدہ مانیٹر کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح روسیاہ، شوگران، پاکیشیا، کافرستان اور دیگر چھوٹے بڑے ممالک میں ہونے والی تمام کارروائیوں سے وہ واقف رہتے ہیں اور ان کے مطابق پالیسیاں بنائی جاتی ہیں۔ اس کے مانیٹرنگ سسٹم کو ایم سسٹم کہا جاتا ہے لیکن جیمز کو یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ سسٹم کہاں ہے۔ بہرحال ہے یہ تابات میں۔ جس دلائی لامہ کو میں نے ہلاک کیا ہے اس سے پہلے جو دلائی لامہ تھا وہ کافرستان نواز تھا اور کافرستان اس ایم سسٹم کے بارے میں جانتا ہے اور اسے اس کے مطلب کی معلومات فراہم کر دی جاتی ہیں۔ خاص طور پر شوگران اور پاکیشیا سے متعلق معلومات وہ اس ایم سسٹم سے حاصل کر لیتا ہے لیکن اب جو دلائی لامہ تھا وہ شوگران نواز تھا جبکہ اس کی موت کے بعد چونکہ اس کے چھوٹے بھائی نے دلائی لامہ بننا تھا اور وہ کافرستان نواز

ہے اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ موجودہ دلائی لامہ کو اس انداز میں ہلاک کر دیا جائے کہ جس سے حادثاتی موت ثابت ہو۔ اس سے پہلے یہ کام کارمن ایجنٹوں سے لینے کی پلاننگ کی گئی تھی اور چونکہ ایکریمیا کسی صورت سامنے نہ آنا چاہتا تھا اس لئے ایسا طریقہ اختیار کیا گیا کہ مصنوعی ہیرے کے اندر بریفنگ رکھ کر عام ہیروں کی کھیپ کے ساتھ پاکیشیا بھجوایا گیا تھا جہاں کارمن ایجنٹ جا کر وہ ہیرا حاصل کر لیتے اور پھر خصوصی مشین سے اس کے اندر موجود بریفنگ حاصل کر لیتے اور پھر تابات جا کر دلائی لامہ کو ہلاک کر دیتے۔ لیکن وہ ہیرے غائب کر دیئے گئے اس طرح یہ سارا پلان ہی ختم کر دیا گیا تو چیف نے مجھے براہ راست وہاں بھیج دیا۔ میں کافرستان میں طویل عرصہ کام کر چکی ہوں اور میں روسیاہ نژاد ہوں اس لئے تابات میں مجھ پر شک نہ کیا جا سکتا تھا۔ میں تابات پہنچ کر دلائی لامہ کے محل میں خادمہ بن کر داخل ہوئی۔ خادماؤں کی انچارج کو میں نے بھاری رقم دے کر اپنے آپ کو دلائی لامہ کی خصوصی خدمت گزار بنوا لیا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں دلائی لامہ کی خدمت کر کے مذہبی سکون حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ ایک ہلاک شدہ شوکا سانپ وہاں پہنچا دیا گیا۔ میں نے دلائی لامہ کے بازو میں مخصوص سوئی اتار دی۔ اس زہر کا اثر کئی گھنٹوں بعد ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے باقاعدہ اس انچارج عورت کو مزید رقم دے کر اجازت لی اور واپس آ گئی۔ پھر دو روز تک وہاں رہی۔ اس کے بعد کافرستان گئی اور کافرستان سے یہاں واپس آ گئی"...... ایملی نے

جب بتانا شروع کیا تو اس نے پوری تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔

"لیکن دلائی لامہ تو مذہبی رہنما ہوتا ہے۔ اس سے اس سنٹر کو کیا خطرہ پیش آ سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس سنٹر میں کام کرنے والے سب ایکریمین بدھ بھکشوؤں کے روپ میں رہتے ہیں اور بطور بدھ بھکشو انہیں ہر ہفتے دلائی لامہ کی زیارت کے لئے اس کے محل جانا پڑتا ہے اور دلائی لامہ مذہبی رہنما ہوتا ہے۔ اسے کسی بھی لمحے کسی پر بھی شک پڑ سکتا ہے۔ اگر اسے شک پڑ جاتا تو وہ چونکہ شوگران نواز تھا اس لئے وہ شوگران حکومت کو اطلاع دے دیتا جبکہ کافرستان نواز دلائی لامہ ایسا نہ کرتا۔ وہ چونکہ ذہنی طور پر شوگران کے خلاف ہوتا اس لئے وہ کسی بھی معاملے میں شوگران حکومت سے رجوع نہیں کرتا۔ وہ اگر کوئی اطلاع بھی دیتا تو کافرستان حکومت کو دیتا اور اس اطلاع کو روک لیا جاتا"...... ایملی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سنٹر کے بارے میں تفصیل کسے معلوم ہو گی"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ شاید ایکریمیا کے صدر کو یا اس جیسے کسی بڑے عہدیدار کو۔ اسے ٹاپ ڈیفنس سیکرٹ رکھا گیا ہے"۔ ایملی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم نے چونکہ تعاون کیا ہے اس لئے تمہاری موت میں آسان کر دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مم، مجھے مت مارو۔ پلیز"...... ایملی نے چونک کر کہا لیکن بلیک زیرو نے دوسرے لمحے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر کمرہ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ایملی کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔

جب ایملی ہلاک ہو گئی تو بلیک زیرو نے تیزاب سے بھری ہوئی بوتل اور مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور آگے بڑھ کر بستر کی چادر جسے اس نے رسی کی طرح لپیٹ رکھا تھا۔ کھولی اور پھر واپس آکر اس نے بستر کی چادر واپس بیڈ پر بچھادی۔ اس کے بعد واپس آکر اس نے ایملی کی لاش کو گاؤن سمیت اٹھا کر بیڈروم میں لے جا کر بیڈ پر ڈال دیا۔ اس کا خون سے سرخ ہو جانے والا گاؤن ویسے ہی رہنے دیا اور پھر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور نیچے قالین پر پڑے ہوئے ہنری کے جسم میں گولیاں اتار دیں۔ ہنری بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک ہو گیا تو بلیک زیرو واپس مڑا اور راہداری سے ہو کر وہ بیرونی دروازے کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے چٹخنی اتاری اور دروازہ کھول کر ایک بار باہر جھانکا۔ راہداری ویسے ہی سنسان پڑی تھی۔ اس نے باہر نکل کر دروازہ بند کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب سے باہر آکر وہ سائیڈ میں موجود ایک بند گلی میں گھس گیا۔ وہاں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔ اس نے ڈرموں کی اوٹ لے کر اپنے چہرے پر موجود ماسک میک اپ اتار کر ماسک ڈرم میں پھینکا اور جیب سے ایک اور ماسک نکال کر اسے چہرے پر چڑھایا اور پھر

دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں تھپتھپانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے ہاتھ رکے تو وہ مڑا اور واپس چلتا ہوا گلی میں سے سڑک پر آگیا۔ چند لمحوں بعد ایک خالی ٹیکسی اسے مل گئی تو اس نے اسے نیشنل گارڈن چلنے کا کہہ دیا اور ٹیکسی آگے بڑھ گئی۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو نیشنل گارڈن اس لئے کہا تھا کہ وہ پبلک جگہ تھی اور وہاں ہر وقت عام لوگوں اور سیاحوں کا رش رہتا تھا۔ وہاں انٹرنیشنل فون بوتھ بھی تھے اور بلیک زیرو پہلے عمران کو ایملی سے ملنے والی معلومات مہیا کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بعد اس کا خیال تھا کہ وہ کسی پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے کیش سکیورٹی دے کر کوئی رہائش گاہ اور کار حاصل کرے گا اور پھر اس بات کا سراغ لگائے گا کہ اس ایم سنٹر کے محل وقوع کے بارے میں کیسے علم ہو سکتا ہے تاکہ اس سے وہ اس بارے میں مزید تفصیلات حاصل کر سکے۔ نیشنل گارڈن پہنچ کر اس نے ٹیکسی چھوڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ایک انٹرنیشنل پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ساتھ ہی موجود کیبن سے براعظم ایشیا کال کرنے والا کارڈ خریدا اور پھر فون بوتھ میں داخل ہو کر اس نے کارڈ فون پیس میں ڈالا اور اس کے ساتھ ہی فون سیٹ پر سبز رنگ کا بلب جل اٹھا تو بلیک زیرو نے تیزی سے یہاں سے پاکیشیا کے رابطہ نمبر پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور بلب جل اٹھا جو اس بات کی نشاندہی تھا کہ پاکیشیا رابطہ ہو گیا ہے۔ پھر اس نے تیزی سے عمران کے فلیٹ کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ایکریمیا سے طاہر بول رہا ہوں"...... بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا میں رہ کر بھی طاہر ہو۔ ویری گڈ۔ پھر تو تمہیں طہارت کا عالمی ایوارڈ ملنا چاہئے"...... دوسری طرف سے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یہ سب آپ کی تربیت کا نتیجہ ہے عمران صاحب۔ اس لئے ایوارڈ کے اصل حقدار تو آپ ہیں۔ بہرحال میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ میں نے ایملی کو گھیر کر اس سے تمام معلومات حاصل کر لی ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کہاں سے کال کر رہے ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"انٹرنیشنل پبلک فون بوتھ سے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب تفصیل بتا دو"...... عمران نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے ایملی کو کلب میں گھیرنے سے لے کر اس سے ملنے والی تمام معلومات بتا دیں۔

"اوہ، تو اصل معاملہ یہ ہے جسے محفوظ کرنے کے لئے یہ سارا ڈرامہ کھیلا گیا ہے۔ ویسے مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ ایملی اس سے واقف ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ایملی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔ ویسے میرا اپنا بھی خیال یہی تھا کہ وہ اس بارے میں نہیں جانتی ہو گی لیکن میں نے طاقتور تیزاب اس کے چہرے اور جسم پر ڈالنے کی دھمکی دے کر اس کے ذہن پر خوف کا جو تاثر قائم کر دیا تھا اس نے اسے وہ سب کچھ بتانے پر مجبور کر دیا تھا جو وہ جانتی تھی۔ البتہ وہ محل وقوع کے بارے میں کچھ نہ جانتی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ میں اس کے محل وقوع کے لئے ڈیفنس سیکرٹری کو اس کی رہائش گاہ پر گھیر لوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں، یہ کام وہیں تابات میں کر لیا جائے گا۔ تم واپس آ جاؤ تاکہ میں ٹیم کو لے کر تابات جا سکوں۔ یہ معاملہ پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم ہے۔ ہمارے دفاعی راز، دفاعی پلان سب اس سنٹر کے ذریعے کسی بھی لمحے اوپن ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم نے واقعی کام کیا ہے طاہر۔ ویل ڈن۔ جلدی واپس آؤ۔ اب ایک ایک لمحہ کاٹنا دوبھر ہو جائے گا۔ میں ٹیم سمیت خود تابات پہنچنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کا چہرہ کھل اٹھا۔

"میں پہلی فلائٹ سے ہی پہنچ جاؤں گا۔ اللہ حافظ"...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ

کر کارڈ واپس کھینچ لیا۔ عمران کی تعریف نے واقعی اس پر انتہائی خوشگوار اثر چھوڑا تھا۔

گولڈن ایجنسی کا چیف جیمز اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیمز نے کہا۔

"ایملی سیکشن سے مارجر کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... جیمز نے کہا۔

"ہیلو چیف۔ میں مارجر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک افسردگی میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی تو جیمز بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا ہے۔ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے"...... جیمز نے چونک کر کہا۔

"چیف۔ ایملی کی لاش سلور نائٹ کلب کے سپیشل روم سے ملی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیمز بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ کس کی لاش"...... جیمز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم ایملی کی چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ ویری سیڈ۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... جیمز نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ مجھے اتنا معلوم تھا کہ میڈم ایملی اپنے نمبر ٹو ہنری کے ساتھ سلور نائٹ کلب میں گئی ہیں۔ پھر رات گئے مجھے ان سے رابطہ کی ضرورت پڑی تو میں نے سلور نائٹ کلب فون کیا۔ وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ وہ ہنری کے ساتھ سپیشل روم نمبر آٹھ میں ہیں اور انہیں وہاں گئے ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے ہیں۔ مجھے چونکہ ایمرجنسی تھی اس لئے میں نے سپیشل روم نمبر آٹھ کا ایمرجنسی نمبر کلب سے معلوم کیا اور پھر اس نمبر پر کال کی لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی تھی جس پر میں نے دوبارہ کلب فون کیا اور انہیں کہا کہ وہ معلوم کریں کہ سپیشل روم نمبر آٹھ کے ایمرجنسی نمبر سے کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ کلب انتظامیہ نے چیک کیا تو دروازے کا آٹومیٹک لاک کھلا ہوا تھا۔ وہ اندر گئے تو بیڈ روم میں بیڈ پر میڈم ایملی کی گاؤن میں لپٹی ہوئی لاش پڑی تھی جبکہ سیکنڈ باس ہنری کی لاش بیڈ کے نیچے قالین پر پڑی ہوئی تھی۔ میں نے جب دوبارہ رابطہ کیا تو مجھے یہ تفصیل بتائی گئی۔ میں فوراً خود وہاں پہنچا۔ چونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ کلب والے ان سپیشل رومز میں خفیہ مائیک لگا دیتے ہیں اور گفتگو کو خفیہ

طور پر ٹیپ کرتے ہیں۔ اسی طرح وہاں خفیہ کیمرے سٹنگ رومز اور بیڈ رومز میں بھی کام کرتے رہتے ہیں جن کی مدد سے یہ لوگ بڑی بڑی اور اہم شخصیات کے خلاف بلیک میلنگ سٹف تیار کرتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے یہ سارا کام خفیہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ فلم اور ٹیپ پولیس تک نہیں پہنچتی لیکن میں نے مینجر کی مدد سے سپیشل روم نمبر آٹھ کی خفیہ فلم اور وہاں ہونے والی گفتگو کی ٹیپ بھی حاصل کر لی ہے۔ میں یہ ٹیپ اور فلم ہیڈ کوارٹر بھجوا رہا ہوں"...... مارجر نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے دیکھی ہے یہ فلم اور یہ گفتگو سنی ہے"...... جیمز نے کہا۔

"یس چیف۔ اس لئے میں نے دونوں آئٹمز کو ایڈٹ کر دیا ہے۔ غیر ضروری گفتگو اور غیر ضروری فلم میں نے ضائع کر دی ہے۔ میڈم ایملی کو پہلے بے ہوش کیا گیا۔ پھر انہیں سٹنگ روم میں کرسی پر باندھا گیا۔ اس کے بعد ان پر تیزاب ڈالنے کا خوف ڈال کر پوچھ گچھ کی گئی اور یہ گفتگو میڈم ایملی کے تابات مشن کے بارے میں تھی"۔ مارجر نے جواب دیا تو جیمز ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"اوہ، ٹھیک ہے۔ دونوں آئٹمز مجھے بھجوا دو اور تم قاتل کا پتہ چلاؤ۔ فلم میں اس قاتل کا چہرہ تمہارے سامنے آ گیا ہو گا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیمز نے ہونٹ چباتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ شوگرانی یا پاکیشیائی ایجنٹ ایملی تک پہنچ گئے ہیں۔ ویری بیڈ"...... جیمز نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک پیکٹ اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"یہ میڈم ایملی سیکشن سے بھجوایا گیا ہے"...... نوجوان نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ رکھو اور ایک مائیکرو ٹیپ ریکارڈر اور ایک مائیکرو فلم پروجیکٹر لے آؤ"...... جیمز نے کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے پیکٹ میز پر رکھتے ہوئے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا اور اس نے دونوں چیزیں میز پر رکھیں اور پھر ان کے پلگ ساکٹ میں لگا کر وہ واپس چلا گیا تو جیمز نے فلم پروجیکٹر کے مخصوص خانے میں ڈالی اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔ سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے اور پھر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ ایک سٹنگ روم تھا جس کی ایک کرسی پر ایملی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر گاؤن تھا جبکہ کسی پردے یا بیڈ کی چادر کو رسی بنا کر اس سے اسے کرسی سے باندھا گیا تھا۔ اس کے سامنے ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جس نے سوٹ پہن رکھا تھا۔ وہ ایکریمین تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بوتل موجود تھی۔ ایملی کے چہرے پر شدید ترین خوف کے تاثرات جیسے منجمد نظر آرہے تھے۔ جیمز نے پراجیکٹ پر منظر کو روکا اور پھر ٹیپ ریکارڈ میں ٹیپ ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔ دوسرے لمحے ایملی اور اس آدمی کے درمیان گفتگو سنائی دینے لگی۔ جیمز

نے دوبارہ پراجیکٹ بھی آن کر دیا اور پھر ہونٹ بھینچے دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتا رہا۔ آخر میں اس نے اس آدمی کو ایملی کو ہلاک کر کے واپس بیڈ روم میں پہنچاتے اور پھر بے ہوش پڑے ہوئے ہنری کو بھی ہلاک کرتے دیکھا تو ہاتھ بڑھا کر اس نے فلم پروجیکٹر اور ٹیپ ریکارڈ دونوں آف کر دیئے۔

"یہ کون ہو سکتا ہے۔ اس کا قد و قامت بتا رہا ہے کہ یہ پاکیشیائی ہو سکتا ہے"...... جیمز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسی سوچ بچار میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیمز نے کہا۔

"مارجر بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے مارجر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں نے فلم بھی دیکھ لی ہے اور ٹیپ بھی سن لی ہے۔ میرا خیال ہے کہ قاتل میک اپ میں تھا۔ قد و قامت کے لحاظ سے وہ پاکیشیائی لگتا تھا کیونکہ شوگرانیوں میں ایسے قد و قامت کم دکھائی دیتے ہیں"۔ جیمز نے کہا۔

"یس باس۔ آپ کا اندازہ درست ہے۔ قاتل کو چیک کر لیا گیا ہے"...... مارجر نے کہا تو جیمز اچھل پڑا۔

"اوہ اچھا۔ اتنی جلدی کیسے۔ کون ہے وہ اور کہاں ہے"۔ جیمز نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"چیف، میں نے تو اطلاع ملتے ہی اس کی تلاش کا حکم دے دیا تھا اور فلم میں سے اس آدمی کا فوٹو بنوا کر اس کی بہت سی کاپیاں بنوا کر میں نے تقسیم کر دیں اور مجھے رپورٹ مل گئی ہے۔ یہ آدمی کلب سے باہر نکل کر سائیڈ گلی میں گیا اور پھر واپس آیا تو اس کا چہرہ تبدیل ہو چکا تھا لیکن اس کا لباس وہی تھا۔ پھر وہ آدمی ٹیکسی میں بیٹھ کر گیا۔ اس ٹیکسی کو بھی ٹریس کر لیا گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے اسے نیشنل گارڈن کے سامنے ڈراپ کیا۔ وہاں سے جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق اس نے انٹرنیشنل فون بوتھ سے براعظم ایشیا کے لئے کارڈ خریدا اور فون کیا۔ میں نے اس فون کمپنی کے ریکارڈ سے اس کال کی ٹیپ منگوائی ہے۔ وہ ابھی آپ کے پاس پہنچ جائے گی۔ البتہ وہ آدمی کال کرنے کے بعد ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھا ایئرپورٹ گیا اور پھر پہلی دستیاب فلائٹ سے وہ پاکیشیا روانہ ہو گیا ہے"...... مارجر نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ مارجر۔ تم بے حد کام کے آدمی ہو۔ تمہارے اندر تو واقعی بے حد صلاحیتیں ہیں۔ اوکے میں تمہیں تمہارے سیکشن کا انچارج بنا رہا ہوں"...... جیمز نے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ چیف۔ میں ہمیشہ آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا"...... مارجر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی آرڈرز پہنچ جائیں گے"...... جیمز نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر سیکرٹری کے لئے وقف مخصوص نمبر پریس کئے اور

پھر سیکرٹری کو مارجر کے بارے میں احکامات دے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور وہی نوجوان اندر آ گیا جو پہلے پروجیکٹر اور ٹیپ ریکارڈر دے گیا تھا۔ اس نے ایک پیکٹ جیمز کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ پروجیکٹر لے جاؤ اور اس میں موجود فلم کو سنبھال کر رکھو"...... جیمز نے کہا۔

"یس باس"...... نوجوان نے کہا اور پروجیکٹر کا پلگ ساکٹ سے علیحدہ کر کے اس نے اسے اٹھایا اور کمرے سے باہر چلا گیا تو جیمز نے پیکٹ میں سے مائیکرو ٹیپ نکالا اور پھر ٹیپ ریکارڈر میں پہلے سے موجود ٹیپ کو باہر نکال کر اس نے دوسرا ٹیپ اس میں ایڈجسٹ کیا اور پھر اسے آن کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک آواز سنائی دی تو جیمز بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ دوسری طرف سے بولنے والے نے علی عمران کا نام لیا تھا۔ بولنے والے نے اپنا تعارف طاہر کے نام سے کرایا تھا اور پھر ان دونوں کے درمیان تفصیل سے باتیں ہوتی رہی اور جیمز ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا یہ بات چیت سنتا رہا۔ جب بات چیت ختم ہو گئی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"ویری بیڈ، اس کا مطلب ہے کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس تا بات پہنچے گی۔ ویری بیڈ"...... جیمز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا۔ اس کا ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جیمز بول رہا ہوں۔چیف آف گولڈن ایجنسی۔لارڈ صاحب سے بات کراؤ"...... جیمز نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد لارڈ فلنک کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جیمز بول رہا ہوں سر"...... جیمز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس، کیوں کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سر، میری ایجنٹ ایملی جس نے تابات میں دلائی لامہ کا مشن مکمل کیا تھا اسے یہاں ایک کلب کے سپیشل روم میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس سے ایک پاکیشیائی ایجنٹ نے باقاعدہ پوچھ گچھ کی ہے اور اس پوچھ گچھ سے انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ تابات میں ایکریمیا کا خفیہ مانیٹرنگ سسٹم کام کر رہا ہے۔جسے ایم سنٹر کہا جاتا ہے اور اسے چھپانے کے لئے دلائی لامہ کو ہلاک کیا گیا ہے۔اس کے بعد اس ایجنٹ نے ایک پبلک فون بوتھ سے پاکیشیا کال کی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران سے بات کی اور اسے ساری تفصیل بتائی تو اس نے اسے واپس بلالیا اور کہا کہ وہ خود ٹیم لے کر تابات جائے گا"...... جیمز نے تفصیلی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ، تمہاری ایجنٹ ایملی کیا اس قدر آسان شکار ثابت ہوئی ہے کہ کسی کو پتہ بھی نہیں چلا اور وہ سب کچھ معلوم کر کے

واپس بھی چلے گئے۔اس کا تو مطلب ہے کہ سیکرٹری خارجہ کا خدشہ درست تھا۔پاکیشیا میں ہیرے بھیجنے والا پلان ہماری انتہائی حماقت ثابت ہوا ہے"...... لارڈ فلنک نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"سر، ایملی بے حد ہوشیار تھی لیکن سپیشل روم میں تھی کہ روم کے اندر گیس پھیلا کر اسے بے ہوش کیا گیا اور پھر اندر داخل ہو کر انہوں نے اسے باندھ کر پوچھ گچھ کی۔سپیشل روم کی وجہ سے باہر کسی کو پتہ ہی نہیں چل سکا"...... جیمز نے کہا۔

"یہ انتہائی اہم خبر ہے اور مجھے فوری طور پر اعلیٰ حکام سے اس بارے میں بات کرنی پڑے گی"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"یس سر، لیکن میری درخواست ہے کہ آپ تابات میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن گولڈن ایجنسی کو دلوا دیں"۔جیمز نے کہا۔

"دیکھو، یہ فیصلہ اعلیٰ حکام نے کرنا ہے۔میں نے نہیں"۔دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیمز نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

تابات کے دارالحکومت لاسا کے ایک ہوٹل کے کمرے میں عمران، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر، جولیا اور صالحہ سمیت موجود تھا۔ وہ سب ایشیائی میک اپ میں تھے اور کاغذات کی رو سے وہ کافرستانی سیاح تھے۔ کیونکہ تابات میں کافرستانیوں کو بے حد پسند کیا جاتا تھا اور کافرستانی تابات کی ان جگہوں پر بھی پہنچ جاتے تھے جہاں جانے کا دوسرے ملکوں کے سیاح سوچ بھی نہ سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس بار عمران نے کافرستانی کاغذات تیار کرائے تھے۔ ان کے پاس انٹرنیشنل ٹورسٹ کارڈز بھی تھے اور یہ کارڈز انتہائی چھان پھٹک اور تفصیلی انکوائری کے بعد جاری کئے جاتے تھے اور پھر عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ایسا ہربل اجزاء سے تیار کردہ میک اپ کیا تھا جو بقول اس کے کسی میک اپ واشر سے واش نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے بھی وہ سب مطمئن تھے۔

"عمران صاحب کیا آپ کو معلوم ہے کہ مشن کیا ہے"۔ اچانک صفدر نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں، کیوں نہیں"...... عمران نے چونک کر جواب دیا۔

"چیف نے ہمیں صرف اتنا بتایا ہے کہ تابات میں ایکریمیا نے کوئی خفیہ مانیٹرنگ سسٹم قائم کر رکھا ہے۔ جس کی مدد سے وہ شوگران، پاکیشیا اور روسیاہ کے خلائی سیاروں سے راز چراتے ہیں۔ اس طرح انہیں پاکیشیا، شوگران اور روسیاہ کے تمام دفاعی رازوں اور معاہدوں کا علم ہو جاتا ہے۔ شوگران اور روسیاہ اپنا معاملہ خود نمٹا سکتا ہے لیکن پاکیشیا اس پراجیکٹ کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ پراجیکٹ کافرستان کی مدد سے کام کر رہا ہے۔ اس لئے کافرستان بھی اس سے مستفید ہوتا ہے۔ اس طرح پاکیشیا کا دفاع مکمل طور پر اوپن بھی ہو سکتا ہے"...... صفدر نے مسلسل بات کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا خاصا دلچسپ تھیم ہے کسی جاسوسی ناول کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا آپ کا خیال ہے کہ چیف نے غلط بتایا ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف ٹائپ مخلوق کبھی غلط نہیں کہتی۔ وہ بڑا مشہور محاورہ ہے کہ بادشاہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا اور موجودہ دور کے چیف قدیم دور کے بادشاہوں سے بھی زیادہ بااختیار ہیں"...... عمران نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے یہ الفاظ کیوں کہے"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے جو کچھ بتایا گیا ہے وہ یکسر مختلف ہے"۔ عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

"آپ کو کیا بتایا گیا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ تابات کو دنیا کی چھت کہا جاتا ہے اور چھت ہمارے معاشرتی ڈھانچے میں بڑا رومانٹک پورشن ہوتا ہے۔ چھت پر چڑھ کر پتنگیں اڑائی جاتی ہیں اور ان پتنگوں کے ساتھ پیغام باندھ کر مطلوبہ چھت پر پتنگ پہنچا دی جاتی ہے۔ چھتوں پر چڑھ کر ایک دوسرے کو دیکھا جاتا ہے اور قریبی چھتوں پر موجود پسندیدہ لوگوں سے راز و نیاز کئے جاتے ہیں"...... عمران کی زبان چل پڑی۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ ہمیں یہاں پتنگیں اڑانے کے لئے بھیجا گیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم خود سوچو صفدر کس قدر رومانٹک ماحول ہوگا جب ایک پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے تم پتنگ اڑا رہے ہو گے اور دوسرے پہاڑ کی چوٹی پر صالحہ کھڑی ہو گی۔ جس کی نظریں اس پتنگ پر جمی ہوئی ہوں گی کہ کب پتنگ غوطہ کھا کر اس پہاڑ سے ٹکراتی ہے اور صالحہ بظاہر پتنگ لوٹ کر اس کے ساتھ بندھا ہوا مخصوص پیغام وصول کرتی ہے۔

جبکہ ایک پہاڑی پر تنویر اور جولیا کھڑے ہوں گے۔ آخر بہن اور بھائی نے اکٹھے ہی کھڑے ہونا ہے۔ ایک پہاڑی پر میرے جیسے مفلس و قلاش آدمی ہاتھ میں لمبی سی لاٹھی اٹھائے اور اس کے سرے پر جھاڑو باندھے اس انتظار میں کھڑا ہوتا ہے کہ کب جولیا اور تنویر کی مشترکہ پتنگ غوطہ کھائے اور وہ اسے لوٹ سکے جبکہ دور ایک پہاڑی پر کیپٹن شکیل دوربین آنکھوں سے لگائے یہ دیکھ رہا ہو گا کہ اس پتنگ بازی کے نتیجے میں کون کون سر کے بل نیچے گرتا ہے اور کون کامیاب ہوتا ہے"۔ عمران کی زبان جب رواں ہوئی تو وہ مسلسل بولتا چلا گیا۔

"اس کی بکواس پھر شروع ہو گئی۔ جب تمہیں معلوم ہے صفدر کہ یہ ہمیں حقیر سمجھ کر کچھ نہیں بتاتا تو تم کیوں اس سے الجھ کر اپنی بھی بے عزتی کراتے ہو اور ہماری بھی"...... عمران کے خاموش ہوتے ہی تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور ہر بار چیف اسے لیڈر بنا کر ہمارے سروں پر مسلط کر دیتا ہے"...... جولیا نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ایکریمیا کا یہ پراجیکٹ شوگران اور روسیاہ سے کیسے چھپ سکتا ہے۔ جبکہ وہ انتہائی جدید ترین آلات سے اپنے خلائی سیاروں کی نگرانی کرتے رہتے ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے بولتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ایکریمیا جدید ترین آلات استعمال

نہیں کر سکتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں، واقعی ایکریمیا کے پاس جدید ترین آلات ہو سکتے ہیں لیکن پھر بھی یہ علاقہ شوگران کا ہے اور شوگران اسے ٹریس کر سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹریس تو تب کرے جب انہیں اس کے بارے میں معلوم ہو"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب کیا انہیں معلوم نہیں ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق تو انہیں معلوم نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر چیف کو کیسے معلوم ہو گیا۔ کیا چیف جادو جانتا ہے"۔ اس بار صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سب سے بڑا جادو اس دور میں عقل کا بروقت اور صحیح استعمال ہے۔ اس لئے تمہارے چیف نے اپنی رہائش گاہ کا نام ہی دانش منزل رکھا ہوا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پھر بھی کوئی نہ کوئی کلیو تو ملا ہو گا"...... اس بار صفدر نے کہا۔

"ہاں پاکیشیا میں یورپ سے دو آدمی رابرٹ جیولرز کے لئے ہیروں کی ایک کھیپ قانونی طور پر پاکیشیا لا رہے تھے کہ ایئرپورٹ سے شوروم کے درمیان انہیں غائب کر دیا گیا اور ان دونوں کی

لاشیں ایک نوآباد کالونی کی زیر تعمیر کوٹھی کے اندر سے ملیں اور ہیرے غائب تھے۔ ٹائیگر کی دوست روزی راسکل اپنے لئے کوٹھی دیکھنے وہاں گئی ہوئی تھی۔ اسے جب ہیروں کے بارے میں معلوم ہوا جن کی مالیت لاکھوں ڈالرز تھی تو اس نے ان ہیروں کو حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی اور پھر اس نے اپنے ذرائع سے معلوم کر لیا کہ یہ ہیرے ایک بدمعاش ٹیری نے یہ کارروائی کر کے حاصل کئے ہیں اور ٹیری ہیروں سمیت فوری طور پر کافرستان چلا گیا ہے۔ تو اس نے اس ٹیری کی دوست عورت کو ٹریس کیا تاکہ اس سے ٹیری کے بارے میں تفصیلات معلوم کر سکے لیکن یہ تفصیلات تو نہ مل سکیں البتہ ایک ہیرا اس عورت سے مل گیا جو ٹیری اسے تحفے میں دے گیا تھا۔ پھر ٹائیگر اس کیس میں داخل ہوا۔ ایک پارٹی نے اسے ان ہیروں کی برآمدگی کے لئے بک کیا تھا۔ اسے اطلاع ملی کہ روزی راسکل نے اس سلسلے میں کام کیا ہے تو وہ روزی راسکل کے پاس پہنچ گیا اور روزی راسکل نے اسے بتا دیا کہ یہ کارروائی ٹیری کی ہے اور ٹیری ہیروں سمیت کافرستان چلا گیا ہے۔ البتہ ایک ہیرا اس نے ٹیری کی عورت سے حاصل کر لیا ہے۔ پھر ٹائیگر کو یہ اطلاع بھی مل گئی کہ ہیروں کی یہ کھیپ عام تاجرانہ انداز کی بجائے کسی بھیانک سازش کے تحت بھجوائی گئی تھی اس پر وہ چونک پڑا اور اس نے مجھ سے بات کی تو میں نے روزی راسکل کو فون کر کے اسے بتایا کہ جو ہیرا اس کے پاس ہے وہ انتہائی منحوس ہے۔ اس لئے اسے ٹھنڈا کرنا ضروری ہے

اور یہ کام میں ہی کر سکتا ہوں۔ وہ بھولی بھالی عورت ہیرے کی نحوست سے ڈر کر وہ ہیرا مجھے خود آ کر دے گئی۔ میں نے جب ہیرے کو چیک کیا تو پتہ چلا کہ اس کے اندر ایک تحریر موجود ہے۔ اس تحریر کو جب چیک کرایا گیا۔ یہ تحریر تابات کے دلائی لامہ کے بارے میں تھی اور کوئی سازش بہرحال ہوئی ہے۔ چنانچہ میں نے وہ ہیرا تمہارے چیف کو بھجوا دیا اور تمہارے چیف نے ہیروں کے لالچ میں فوراً کافرستان میں اپنے فارن ایجنٹ ناٹران کو حکم دیا کہ وہ کافرستان سے ہیرے برآمد کر کے اسے بھجوا دے اور ناٹران نے حکم کی تعمیل کر دی۔ اس دوران اطلاع ملی کہ ایک ایکریمین عورت ایملی کو تابات میں دیکھا گیا ہے۔ اس ایملی کا تعلق ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی جس کا نام گولڈن ایجنسی ہے سے ہے اور پھر دلائی لامہ سانپ کے ڈسنے سے ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد تمہارے چیف نے ایکریمیا میں اپنے جنات کو حکم دیا کہ اصل صورتحال معلوم کی جائے۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں جنات نے ایملی کی گردن مروڑ کر اس سے معلوم کر لیا کہ اس نے ہی دلائی لامہ کو ہلاک کیا ہے اور یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا ہے کہ دلائی لامہ شوگران نواز تھا۔ جبکہ اس کی جگہ اس کا بھائی جو دلائی لامہ بنے گا وہ کافرستان نواز ہے اور شوگران نواز دلائی لامہ سے یہ خطرہ ہو سکتا تھا کہ وہ ایکریمیا کے اس خفیہ پراجیکٹ کے بارے میں شوگران کو اطلاع دے دے گا۔ کیونکہ اس خفیہ سنٹر میں کام کرنے والے تمام افراد بدھ بھکشوؤں کے روپ میں ہوتے ہیں اور

دلائی لامہ بدھ بھکشوؤں کا روحانی پیشوا ہے۔ لیکن چونکہ ایملی یہ نہ جانتی تھی کہ اس خفیہ سنٹر کا محل وقوع کیا ہے اس لئے چیف نے اپنے زرخرید غلام جنات کو حکم دیا کہ وہ تابات پہنچ جائیں"۔ عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہم نے یہاں اس خفیہ پراجیکٹ کو ٹریس کرنا ہے اور اسے تباہ بھی کرنا ہے" ...... صفدر نے کہا۔

" لیکن کیسے ٹریس کریں گے۔ کیا تابات کی ہر پہاڑی اور اس کی ہر غار کو چیک کرتے پھریں گے" ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہاں تو کروڑوں غاریں ہوں گی اور سینکڑوں چھوٹی بڑی پہاڑیاں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں بھکشوؤں کو چیک کرنا پڑے گا" ...... صفدر نے کہا۔

" یہاں لاکھوں نہیں تو ہزاروں بدھ بھکشو ہوں گے۔ یہ تو ان کی مقدس جگہ ہے" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر آخر انہیں کیسے ٹریس کیا جائے گا" ...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ یہ کام سائنسی آلات کی مدد سے ہی ہو سکتا ہے اور کوئی طریقہ نہیں ہے" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" سائنسی آلات سے وہ کیسے" ...... صفدر نے پوچھا۔

"ظاہر ہے اس پراجیکٹ میں مشینری کام کر رہی ہوگی۔ اگر زیرزمین مشینری کو چیک کرنے والے آلات کو مختلف جھاڑیوں میں نصب کر دیا جائے تو ان کی مدد سے اس پراجیکٹ کو ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایکریمیا کو یقیناً اس بارے میں علم ہوگا۔ اس لئے انہوں نے اسے خفیہ رکھنے کے لئے یقیناً ایسے خصوصی آلات نصب کئے ہوں گے جن کی مدد سے ٹریسنگ آلات کو روکا جا سکتا ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ تو پھر آپ کا کیا پروگرام ہے"۔ کیپٹن شکیل نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پروگرام تو وہی ہے جو میں نے پہلے بتایا ہے یعنی وہی پتنگیں اڑانے والا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب کیا آپ کے نزدیک ہم مشکوک افراد ہیں"۔ اچانک صالحہ نے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔ عمران کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس طرح مشکوک افراد سے اصل بات چھپائی جاتی ہے۔ اس طرح آپ ہم سے معلومات چھپا رہے ہیں"...... صالحہ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"کمال ہے میں نے ابھی پوری تفصیل سے قصہ چار درویش تمہیں سنایا ہے۔ اس کے باوجود تم ناراض ہو"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اصل بات تو آپ نے بتائی ہی نہیں کہ اس سنٹر کو کیسے ٹریس کیا جائے"...... صالحہ نے اسی موڈ میں کہا۔

"سارے کام میرے ذمے تو نہیں ہیں۔ کچھ تمہیں بھی تو کرنا ہوگا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ مجھے اپنے طور پر کام کرنے کی اجازت دے رہے ہیں"...... صالحہ نے چہک کر کہا۔

"میں تمہیں کیسے روک سکتا ہوں۔ تم سیکرٹ سروس کی اہم رکن ہو۔ تمہاری ڈپٹی چیف تمہارے ساتھ ہے۔ سپر ایجنٹ، پاور ایجنٹ اور ڈیشنگ ایجنٹ بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ اس کے باوجود تم کہہ رہی ہو کیا میں تمہیں روک سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"مس صالحہ آپ نے عمران صاحب کو ناراض کر دیا ہے۔ آپ عمران صاحب سے معافی مانگیں"...... صفدر نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"معافی تو میں ویسے بھی مانگ سکتی ہوں عمران صاحب میرے بڑے بھائی ہیں۔ لیکن عمران صاحب ہمیں جس طرح چاہے ڈیل کریں۔ جبکہ میں نے درست بات کی ہے تو یہ ناراض ہو گئے ہیں۔ کیا ناراض ہونے کا حق صرف انہیں ہی حاصل ہے"...... صالحہ باقاعدہ اکڑ گئی۔

"اسے دوسروں کے جذبات سے کھیلنے میں لطف آتا ہے۔ اس کی فطرت ہی ایسی بن گئی ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا یہ سب آپ کی کمزوری ہے"...... صالحہ اب جولیا پر چڑھ دوڑی۔

"کیا، کیا کہہ رہی ہو۔ میری کمزوری، کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"آپ ڈپٹی چیف ہو کر بھی عمران کے سامنے بول نہیں سکتیں۔ نہ آپ خود کوئی پلاننگ بناتی ہیں اور نہ ایسی پلاننگ پر کام کرتی ہیں۔ ہم سب کی یہ عادت ہو گئی ہے کہ ہم احمقوں کی طرح ہر وقت عمران صاحب کی طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ وہی پلاننگ کرتے ہیں۔ وہی عمل کرتے ہیں اور ہم کیا کرتے ہیں کٹھ پتلیوں کی طرح صرف ان کے اشاروں پر حرکت کرتے رہتے ہیں۔ یہ سارے سپر ایجنٹ، پاور ایجنٹ اور ڈیشنگ ایجنٹ صرف عمران صاحب کا منہ دیکھتے رہتے ہیں"...... صالحہ جب بولنے پر آئی تو مسلسل بولتی چلی گئی۔

"صالحہ ٹھیک کہہ رہی ہے مس جولیا کی وجہ سے عمران سروں پر چڑھا ہوا ہے۔ ورنہ ایک لمحے میں اسے اپنی اوقات معلوم ہو جائے"۔ تنویر نے کہا۔

"تم خاموش رہو تنویر۔ میں چیف کی وجہ سے خاموش رہتی ہوں۔ چیف اگر عمران کو ٹیم کا لیڈر بنا کر بھیجتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے لیڈر کی ہدایات اور لائحہ عمل پر کام کرنا ہوتا ہے"۔ جولیا

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن چیف نے یہ تو نہیں کہا کہ ہم صرف عمران صاحب کی طرف دیکھتے رہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو چیف اکیلے عمران صاحب کو بھیج دیتے"...... صالحہ نے کہا۔

"تم کیا چاہتی ہو کیا ہم عمران سے ہٹ کر اپنے طور پر کام کریں"...... جولیا نے اس بار جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر عمران صاحب ہمیں انسان سمجھنے پر تیار ہو جائیں تو ٹھیک ورنہ دوسری صورت میں ہمیں خود کام کرنا چاہئے"...... صالحہ نے کہا۔

"مم، میں کیسے یہ غلطی کر سکتا ہوں کہ تمہیں انسان سمجھوں"۔ عمران نے رک رک کر کہا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ کیا ہم انسان نہیں ہیں۔ جانور ہیں"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ ہمیں جانوروں سے بھی بدتر سمجھتا ہے"...... تنویر نے لوہا گرم دیکھتے ہی چوٹ لگاتے ہوئے کہا۔

"میں تم دونوں کو پریاں اور ان تینوں کو دیو سمجھتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہم کیوں دیو بن گئے عمران صاحب"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجبوری ہے۔ پریاں اور دیو ایک ہی گروپ سے متعلق ہوتے

ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کو کسی فون کال کا انتظار ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں سوری مجھے کسی کال کا انتظار نہیں ہے"...... عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

"ہم سب اکٹھے یہاں پہنچے ہیں۔ اس لئے کال کس کی آسکتی ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب ایسی باتیں اسی وقت کرتے ہیں جب انہیں کسی فون کال کا انتظار ہو۔ اس لئے میں نے اندازہ لگایا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ صالحہ اب خاموش ہو گئی تھی۔ شاید بول بول کر وہ تھک گئی تھی۔

"مس صالحہ آپ بے حد غصے میں ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل نے دوبارہ مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی فرمائش پوری نہ ہوئی ہو گی"...... عمران نے فوراً ہی لقمہ دیتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"مس جولیا میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ جب آپ کا موڈ کام کرنے کا بن جائے تو مجھے اطلاع دے دینا"...... صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو صالحہ ہمیں کوئی نہ کوئی لائحہ عمل بنا کر یہاں سے جانا ہے۔ ہم یہاں کمروں میں سونے کے لئے نہیں آئے"...... جولیا نے سرد لہجے

میں کہا تو صالحہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"لیکن کون بنائے گا لائحہ عمل"...... صالحہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم بنا لو۔ آخر تم بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ممبر ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ کام صالحہ کے بس کا نہیں ہے۔ یہ بتاؤ کہ کیا ایکریمیا کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہم یہاں ان کے سنٹر کے خلاف کام کرنے کے لئے آئے ہیں"...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ ہاں، اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا تھا"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ایملی کی موت پر ظاہر ہے وہاں تحقیقات کی گئی ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ ایملی نے جو کچھ بتایا ہے۔ اس کا ٹیپ ان تک پہنچ گیا ہو۔ کیونکہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ایملی کسی مرد کے ساتھ کلب کے سپیشل روم میں موجود تھی۔ جہاں اس سے پوچھ گچھ کی گئی ہے اور ایکریمیا میں سپیشل رومز میں خاص طور پر ایسے آلات نصب کئے جاتے ہیں۔ جن کی مدد سے اہم اور امیر لوگوں کے خلاف بلیک میلنگ اسٹف تیار کیا جا سکے۔ اگر ایسا ہے تو ہو سکتا ہے کہ ایملی سے پوچھ گچھ کی رپورٹ ایکریمین حکام تک پہنچ گئی ہو۔ ایسی صورت میں لازماً انہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ ان کے خفیہ سنٹر کے خلاف کام ہو رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن انہیں کس طرح یہ معلوم ہوگا کہ یہ معلومات پاکیشیا نے حاصل کی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ انہیں یہ معلوم ہوگا۔ البتہ یہ معلوم ہو جائے گا کہ اس سنٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی ہیں اور یہ معلومات تین ملک حاصل کر سکتے ہیں۔ روسیاہ، شوگران اور پاکیشیا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر انہیں معلوم ہو جائے گا تو کیا وہ یہاں کوئی ٹیم بھیجیں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے لیکن ایسی صورت میں اس ٹیم کو بھی اس سنٹر کا علم نہیں ہوگا۔ کیونکہ اب یہ بات سب جانتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا طریقہ کار یہی ہے کہ وہ مخالف افراد کو پکڑ کر ان سے معلومات حاصل کر لیتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی ٹیم بھیجی جائے گی تو وہ ہمیں ٹریس کر کے ہمارے خلاف ایکشن کے لئے بھیجی جائے گی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب کیا پروگرام ہے۔ کیا یہاں بیٹھ کر صرف باتیں ہی ہوتی رہیں گی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو گذشتہ طویل عرصے سے میں کہہ رہا ہوں کہ صرف باتوں کی بجائے عملی اقدامات کئے جائیں۔ لیکن صفدر کسی طور مان ہی نہیں رہا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب، کیا کہہ رہے ہو"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مس جولیا عمران صاحب کے پاس لے دے کر ایک ہی گردان ہے۔ ان کا مذاق بھی یہی ہے اور ان کی بات بھی وہی ہے۔ آپ علیحدہ بیٹھ کر اس سلسلے میں سنجیدگی سے ساتھیوں سے بات چیت کریں"۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن صفدر کا ووٹ میری طرف ہوگا۔ کیوں صفدر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب صالحہ کی بات درست ہے۔ ہمیں انتہائی سنجیدگی سے اس معاملے کو لینا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر تنویر کا کیا ہوگا"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے سنجیدہ ہونے والوں میں سے تھا۔

"تم اپنے بارے میں سوچا کرو کسی روز گولی کھا کر ختم ہو جاؤ گے اٹھو جولیا یہ شخص نہ تو خود کام کرتا ہے اور نہ دوسروں کو کرنے دیتا ہے"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران تم بے شک چیف سے پوچھ کر واپس چلے جاؤ یا اپنے طور پر کام کرتے رہو۔ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اراکین اپنے طور پر کام کریں گے"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اسی خطرہ کے پیش نظر تو میں تمہیں مشن کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا۔ آج بتا دیا تو وہی نتیجہ نکلا کہ میں شہد کے چھتے میں سے شہد کی طرح باہر نکال دیا گیا اور باقی شہد کی مکھیاں بھنبھناتی رہ گئیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کی باتیں سن کر تو یوں لگتا ہے کہ آپ دس بارہ شادیاں کر کے تجربہ حاصل کر چکے ہیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ایک سے زیادہ شادیوں والے شوہر کا منظر اور ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ جبکہ کیپٹن شکیل مسکرا کر رہ گیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر چلے گئے۔

جیمز اپنے آفس میں موجود تھا۔ ایملی کے بارے میں اس نے لارڈ فلنک کو رپورٹ دے دی تھی اور لارڈ فلنک نے بتایا تھا کہ وہ اعلیٰ حکام سے بات کر کے پھر اسے بتائے گا کہ اس سلسلے میں اعلیٰ حکام کیا فیصلہ کرتے ہیں تو جیمز نے لارڈ فلنک کو درخواست کی تھی کہ گولڈن ایجنسی کو بھی تا بات میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ لیکن لارڈ فلنک نے اس درخواست سے نہ ہی واضح طور پر انکار کیا تھا اور نہ ہی واضح طور پر اقرار کیا تھا۔ اس رپورٹ کو دیئے دو روز ہو چکے تھے لیکن لارڈ فلنک کی کال نہ آئی تھی۔ گو کئی بار جیمز کا دل چاہا کہ وہ خود لارڈ فلنک کو کال کر کے اس سے بات کرے لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر اپنے آپ کو روک لیا تھا کہ ایملی کی وجہ سے ہو سکتا ہے اعلیٰ حکام اس سے ناراض ہوں اور وہ خواہ مخواہ عتاب میں آ جائے گا۔ لیکن بہرحال اسے لارڈ فلنک کے جواب کا انتظار تھا اور

پھر اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"جیمز بول رہا ہوں"...... جیمز نے کہا۔

"لارڈ فلنک سے بات کیجئے باس"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یس سر، میں جیمز بول رہا ہوں"...... جیمز نے چند لمحے رک کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ فلنک بول رہا ہوں جیمز"...... دوسری طرف سے لارڈ فلنک کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ حکم سر"...... جیمز نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے بیک وقت نہیں اور ہاں سننے کا خدشہ ہو۔

"تابات مشن پر اعلیٰ حکام کی تفصیلی میٹنگز ہوئی ہیں اور ان سب میٹنگز میں تابات کے بارے میں انتہائی گہرائی میں غور و فکر کیا گیا ہے اور نتیجہ یہ نکالا گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو وہاں ٹکریں مارنے دی جائیں۔ کیونکہ ایم سنٹر کسی صورت بھی نہ چیک ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس تک کوئی پہنچ سکتا ہے۔ اس کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ انسان کسی صورت بھی وہاں نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اس سنٹر میں صرف مشینری موجود ہے۔ جو انتہائی طاقتور ماسٹر کمپیوٹر سے کنٹرول کی جاتی ہے"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"لیکن جناب مجھے تو یہ بتایا گیا تھا کہ چونکہ ایکریمین بدھ بھکشوؤں کے روپ میں وہاں ہیں اس لئے شوگران کو اس ویوز کی

موجودگی کے بارے میں اطلاع نہیں مل سکتی"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ وہاں واقعی بدھ بھکشوؤں کے روپ میں ایکریمین موجود ہیں لیکن ان کا کوئی تعلق ایم سنٹر سے نہیں ہے بلکہ وہ اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ شوگران اپنا کوئی سنٹر تابات میں نہ بنائے۔ کیونکہ تابات ایسا علاقہ ہے جہاں سے درست طور پر روسیائی، شوگرانی اور پاکیشیائی خلائی سیاروں کی معلومات چیک کر کے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ بلند ترین پہاڑیوں کی وجہ سے وہ ویوز جو یہ کام کرتی ہیں آسانی سے خلا میں پہنچ جاتی ہیں۔ ورنہ ان کی طاقت اس قدر نہیں ہے کہ وہ خلا تک پہنچ سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بدھ بھکشو اس بات کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ شوگرانی، پاکیشیائی یا روسیائی ایجنٹ بدھ بھکشوؤں کے روپ میں وہاں خفیہ طور پر کام نہ کر سکیں"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ لیکن اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تو عجیب عجیب کہانیاں بتائی جاتی ہیں کہ یہ ناممکن کام بھی کر لیتے ہیں۔ اگر ان بھکشوؤں میں سے کوئی ان کے ہاتھ لگ گیا تو پھر یہ سنٹر ان پر اوپن بھی ہو سکتا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"تم ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کو احمق سمجھتے ہو"...... لارڈ فلنک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں سر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ایسی

ہی باتیں بتائی جاتی ہیں“...... جیمز نے کہا۔

”اعلیٰ حکام کو بھی اس کا علم ہے۔ حتیٰ کہ خود صدر صاحب بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بے حد مداح ہیں۔ اسی لئے تو یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ وہ جو چاہے کرتے رہیں۔ آخرکار وہ ٹکریں مار کر ہار جائیں گے۔ البتہ صدر صاحب نے کہا ہے کہ وہاں ان کی مانیٹرنگ کی جائے اور اس سلسلے میں تابات کے دارالحکومت میں کام کرنے والی ایک سپیشل ایجنسی جسے تابات ایجنسی کہا جاتا ہے کو تمہارے انڈر کر دیا گیا ہے۔ اس تابات ایجنسی کا چیف وہاں کا ایک مقامی آدمی ہے۔ جس کا نام کروشو ہے۔ کروشو اور اس کے ساتھیوں کو جن کی تعداد بیس کے قریب ہے ایکریمیا میں انتہائی جدید ٹریننگ دی گئی ہے اور چونکہ یہ سب مقامی افراد ہیں اور صدیوں سے ان کے خاندان وہاں رہ رہے ہیں۔ اس لئے ان پر کسی قسم کا کوئی شک بھی نہیں ہو سکتا اور ان کا کوئی تعلق ایم سنٹر سے بھی نہیں ہے اور نہ انہیں معلوم ہے کہ اس قسم کا کوئی سنٹر وہاں موجود ہے۔ ان کا کام صرف غیر ملکی ایجنٹوں کو چیک کرنا ہے اور ان سے معلومات حاصل کر کے کافرستان کے ذریعے یہاں بھجوانا ہے۔ میں نے اعلیٰ حکام سے یہ بات منوا لی ہے کہ چونکہ یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ نہ کر سکیں گے اس لئے انہیں گولڈن ایجنسی کے ماتحت کر دیا جائے اور گولڈن ایجنسی کے چیف کو حکم دیا جائے کہ وہ وہاں اپنا ایک سیکشن بھیج دے جو ان سے معلومات حاصل کر کے وہیں ان کے

مطابق کارروائی کا ساتھ ساتھ حکم دے سکے۔ کیونکہ ان کی حاصل کردہ معلومات پہلے کافرستان پہنچتی اور وہاں سے ایکریمیا اور پھر یہاں سے انہیں آئندہ کے لئے احکامات دیئے جاتے ہیں۔ تمہارے پاس کئی ایسے سیکشن ہیں جو انہیں کنٹرول بھی کر سکتے ہیں اور انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف حرکت میں بھی لا سکتے ہیں“۔ لارڈ فلنک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”یس سر، میرا ایک سپیشل سیکشن ہے۔ اس کا انچارج سلاٹر ہے۔ وہ بے حد تیز، ذہین اور فعال آدمی ہے اور وہ طویل عرصے تک ایکریمیا کی بلیک ایجنسی میں کام کر چکا ہے۔ پھر میری سفارش پر اسے گولڈن ایجنسی میں شفٹ کیا گیا ہے“...... جیمز نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے یہ بات سن کر بے حد خوشی ہوئی تھی کہ آخرکار اس پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلہ اس کا سیکشن ہی کرے گا۔

”اوہ، پھر ٹھیک ہے۔ تم اس کو بلا کر بریف کر دو تاکہ وہ تابات جا کر اپنا سیٹ اپ قائم کرے اور کروشو کو اطلاع دے دی جائے گی کہ وہ اس کے تحت کام کرے گا۔ اس کروشو کی خصوصی فریکوئنسی نوٹ کر لو“...... لارڈ فلنک نے کہا اور پھر اس نے فریکوئنسی بتا دی۔

”یس سر، آپ کی مہربانی سر۔ آپ یقین رکھیں سلاٹر اس مقامی ایجنسی کے لوگوں سے مل کر ہر حالت میں پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دے گا“...... جیمز نے کہا۔

”اوکے۔ لیکن یہ سن لو تمہاری ناکامی ہرگز برداشت نہیں کی

جائے گی"...... لارڈ فلنک نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہونے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔ وہ اب پوری طرح سوچ کر سلاٹر کو کال کرنا چاہتا تھا۔

تابات کے ایک شہر لاسنکی جو انتہائی خطرناک پہاڑیوں پر واقع تھا کی ایک ڈھلوان عمارت کے اندر ایک مقامی آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا قد عام تاباتیوں سے قدرے نکلتا ہوا تھا۔ البتہ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خاصا تربیت یافتہ آدمی ہے۔ اس کے سامنے میز پر ایک وائرلیس فون سیٹ رکھا ہوا تھا۔ جس کا رنگ گہرا سیاہ تھا۔ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کروشو بول رہا ہوں"...... اس آدمی نے تاباتی زبان میں کہا۔

"موگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس، کیا کام کیا ہے"...... کروشو نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس کافرستان سے ایک گروپ دارالحکومت پہنچا ہوا ہے۔ اس گروپ میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں۔ تمام مرد اور ایک عورت تو

کافرستانی ہیں لیکن دوسری عورت سوئس نژاد ہے ۔ لیکن وہ مقامی زبان انتہائی روانی اور درست لہجے میں بول رہی ہے ۔ میں نے اسی وجہ سے انہیں مشکوک سمجھا اور ان کی چیکنگ کی۔ وہ ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ ان کی عدم موجودگی میں، میں نے ان کے کمروں کی تلاشی لی تو سوائے سیاحت کے کاغذات کے اور کوئی خاص چیز نہیں مل سکی۔ ویسے وہ آپس میں باتیں بھی سیاحت کے بارے میں ہی کر رہے ہیں"...... موگر نے کہا۔

"تو پھر مجھے کیوں کال کیا ہے۔ سیاح تو تابات میں آتے ہی رہتے ہیں اور کافرستانی تو سب سے زیادہ آتے ہیں"...... کروشو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس انہوں نے اپنی گفتگو میں کئی بار پاکیشیائی علی عمران کا نام لیا ہے"...... موگر نے اس انداز میں کہا جیسے وہ کوئی بڑا دھماکہ نما انکشاف کر رہا ہو۔

"تو پھر کیا ہوا۔ کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"...... کروشو نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس ایکریمیا میں ٹریننگ کے دوران پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران کی مثالیں دی جاتی تھیں اور کہا جاتا تھا کہ یہ دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے ۔ یہ آدمی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور فری لانسر ہے"...... موگر نے کہا۔

"اوہ، اوہ ہاں مجھے بھی یاد آ رہا ہے ۔ لیکن اگر وہ یہاں آیا ہوا ہے تو

کیا ہوا۔ کیا وہ یہاں نہیں آ سکتا"...... کروشو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس یہ لوگ صرف سیاحت کے لئے یہاں نہیں آئے ہوں گے ۔ ان کا ضرور یہاں کوئی خفیہ ٹارگٹ ہوگا۔ ہمیں اس ٹارگٹ کو چیک کرنا چاہئے"...... موگر نے کہا۔

"لیکن اگر یہ لوگ صرف سیاحت کے لئے آئے ہوں اور ہم خواہ مخواہ ان کے پیچھے لگ جائیں تو لامحالہ وہ یہ سمجھیں گے کہ یہاں کوئی خفیہ ٹارگٹ موجود ہے ۔ جبکہ ایسا نہیں ہے ۔ صرف ایک عام ایکریمین مشینری سنٹر ہے ۔ جس کی حفاظت بدھ بھکشو کرتے ہیں"...... کروشو نے کہا۔

"یس باس۔ جیسے آپ کہیں"...... دوسری طرف سے قدرے مایوس لہجے میں کہا گیا۔

"سنو موگر، تم نے صرف ان کی نگرانی اس انداز میں کرنی ہے کہ انہیں اس نگرانی کا بالکل احساس نہ ہو سکے ۔ ان کے خلاف کوئی مشینری استعمال نہ کرنا اور نہ ان کے درمیان ہونے والی باتیں سننے کے لئے تمہیں ان کے قریب جانے کی ضرورت ہے ۔ بس اس بات کا خیال رکھو کہ یہ کہاں کہاں جاتے ہیں اور کیا کیا کرتے ہیں اور کس کس سے ملتے ہیں"...... کروشو نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کروشو نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ اچانک کمرے

میں تیز سیٹی کی آواز گونجنے لگی تو کروشو بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ تیزی سے کرسی سے اٹھا اور اس نے سائیڈ دیوار میں موجود الماری کو کھول کر اس کے خفیہ خانے کو خفیہ بٹن دبا کر اوپن کیا اور اس میں موجود ایک جدید ترین انداز کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ سیٹی کی آواز اسی ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی۔ کروشو کو معلوم تھا کہ ایکریمیا سے کال ہے۔ وہ ٹرانسمیٹر اٹھا کر مڑا اور پھر اسے میز پر رکھ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو، ہیلو لارڈ فلنک کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر، کروشو بول رہا ہوں سر۔ اوور"...... کروشو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کروشو۔ سنو تابات میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آمد کا خدشہ ہے کہ وہ یہاں آکر ایکریمیا کے معلوماتی سنٹر کو تباہ نہ کر دیں۔ وہ سنٹر جس کی حفاظت ایکریمین بدھ بھکشوؤں کے ذمے ہے اور اعلیٰ حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اور تمہاری تنظیم ان لوگوں کا خاتمہ کرے گی۔ اوور"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"یس سر، یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں اس کام کے لئے منتخب کیا گیا ہے"...... کروشو نے جواب دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے سیکرٹ ایجنٹ علی عمران انتہائی تیز اور فعال ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے

تم اپنے طور پر ان کا خاتمہ نہ کر سکو گے۔ اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ گولڈن ایجنسی کے سپیشل سیکشن کا انچارج سلاٹر تابات پہنچ کر تمہاری کمانڈ سنبھالے گا اور پھر تم اس کی ماتحتی میں کام کرو گے۔ وہ ان لوگوں کا خاتمہ تمہارے ذریعے کرائے گا۔ اوور"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"وہ کب تک یہاں پہنچیں گے جناب۔ اوور"...... کروشو نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ دو تین روز کے اندر۔ تمہاری خصوصی فریکوئنسی اسے بتا دی گئی ہے۔ وہ تم سے خود ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرے گا۔ اوور"...... لارڈ فلنک نے جواب دیا۔

"اور اگر جناب ان کے آنے سے پہلے ہم ان لوگوں کو ٹریس کر کے ہلاک کر دیں تو کیا آپ اس کی اجازت دیں گے۔ اوور"...... کروشو نے کہا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نے انہیں ٹریس کر لیا ہے۔ کیا وہ وہاں پہنچ گئے ہیں۔ کیسے ٹریس کیا ہے انہیں۔ کیا تم انہیں جانتے ہو۔ اوور"...... لارڈ فلنک نے تیز اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ابھی میرے آدمی نے دارالحکومت سے فون پر مجھے اطلاع دی ہے۔ اس کے مطابق اس نے دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ایک مشکوک گروپ ٹریس کیا ہے۔ شک کی وجہ اس نے یہ بتائی ہے کہ ان میں سے ایک عورت سوئس نژاد ہے لیکن وہ کافرستانی

زبان انتہائی روانی سے درست مقامی لہجے میں بولتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس گروپ نے اپنی گفتگو میں پاکیشیا اور عمران کا نام کئی بار لیا ہے۔ میرا آدمی عمران کے بارے میں جانتا ہے اس لئے اس نے فون کر کے مجھ سے پوچھا کہ کیا انہیں گرفتار کر لیا جائے لیکن میں نے اسے صرف ان کی نگرانی کا حکم دیا ہے۔ ایسی صورت میں اگر جناب سلاٹر صاحب کے آنے سے قبل ان کا خاتمہ کر دیا جائے تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا۔ اوور"...... کروشو نے بڑے بااعتماد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ، یہ غضب نہ کرنا۔ اگر تمہارا آدمی ان کے ہاتھ لگ گیا تو وہ فوراً تمہاری ایجنسی کو گھیر لیں گے اور تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ ان سے مقابلہ کرنے کے لئے ہی تو سلاٹر کو بھیجا جا رہا ہے۔ اوور"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔ اوور"۔ کروشو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سلاٹر جب تمہارے پاس پہنچ جائے تو اسے پوری تفصیل بتا دینا وہ خود ہی ان کا انتظام کرے گا۔ وہ بلیک ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے۔ اس لئے وہ زیادہ تجربہ کار اور سمجھدار ہے۔ اوور"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... کروشو نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا گیا تو کروشو نے بھی ایک

طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اسے اٹھا کر اس نے دوبارہ الماری کے خفیہ خانے میں رکھا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کروشو بول رہا ہوں۔ موگر جہاں کہیں بھی ہو اسے کہو کہ مجھ سے بات کرے"...... کروشو نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کروشو نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس، کروشو بول رہا ہوں"۔ کروشو نے کہا۔

"موگر بول رہا ہوں باس دارالحکومت سے"...... موگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"موگر اعلیٰ حکام کی طرف سے ابھی ٹرانسمیٹر کال موصول ہوئی ہے ان کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ یہاں معلومات سنٹر کو تباہ کرنے کے لئے آ رہے ہیں اور اعلیٰ حکام نے ہمیں ایکریمیا کی گولڈن ایجنسی کے سپیشل سیکشن انچارج سلاٹر کے ماتحت کر دیا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سلاٹر تابات پہنچ کر ہمیں کمانڈ کرے گا اور پھر ہم نے اس کی کمانڈ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس عمران کا خاتمہ کرنا ہے"...... کروشو نے تفصیل سے

بات کرتے ہوئے کہا۔

"باس یہ ہم بھی تو کر سکتے ہیں۔ وہاں سے کسی ایجنٹ کو بھیجنے کا کیا مطلب ہوا"...... موگر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے اعلیٰ حکام سے بات کی ہے لیکن انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا ہے کہ یہ کام ہمارے بس کا نہیں ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ ان سب کو اس انداز میں بے ہوش کر دو کہ انہیں ہرگز معلوم نہ ہو سکے اور پھر ان سب کو ویگن میں ڈال کر یہاں لاسنکی پہنچا دو۔ ہم انہیں یہاں مسلسل بے ہوش رکھیں گے۔ جب سلاٹر آ جائے گا تو ہم ان بے ہوش ایجنٹوں کو تحفے کے طور پر اس کے سامنے پیش کر دیں گے۔ اس طرح اعلیٰ حکام کے حکم کی خلاف ورزی بھی نہ ہو گی اور ہمارے بارے میں بھی ان کے رویئے تبدیل ہو جائیں گے۔ کیا تم ایسا کر لو گے یا میں خود وہاں آؤں"...... کروشو نے کہا۔

"آپ کو آنے کی ضرورت نہیں ہے باس۔ ہم بڑی آسانی سے یہ کام کر لیں گے۔ وہ ایک ہوٹل میں رہ رہے ہیں۔ ہم ان کے کمروں میں انتہائی زود اثر گیس فائر کر دیں گے اور پھر انہیں فائر ڈور سے نکال کر بڑی ویگن کے ذریعے لاسنکی پہنچا دیں گے اور یہ کام انتہائی آسانی سے ہو جائے گا"...... موگر نے کہا۔

"انہیں گیس سے بے ہوش کر دینے کے بعد طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگا دینا۔ تا کہ راستے میں یہ ہوش میں نہ آ سکیں"۔ کروشو

نے کہا۔

"یس باس، ایسا ہی ہو گا"...... موگر نے کہا۔

"خیال رکھنا یہ لوگ بہرحال عام لوگ نہیں ہیں۔ ان کی شہرت پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے"...... کروشو نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ ان کے ذہنوں میں بھی نہ ہو گا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ آسانی سے مار کھا جائیں گے۔ اگر یہ ایک بار ہوشیار ہو گئے تو پھر واقعی یہ کام انتہائی مشکل ثابت ہو گا"...... موگر نے کہا۔

"اوکے، میں تمہارا انتظار کروں گا"...... کروشو نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔ اسے یقین تھا کہ موگر یہ کام بڑی آسانی سے کر لے گا۔

عمران تقریباً ساری رات بیٹھا حساب کتاب میں مصروف رہا لیکن اس کے اس حساب کتاب کا کوئی حتمی نتیجہ برآمد نہ ہو رہا تھا۔ ہر بار جواب ایسا نکل آتا جس سے جو وہ چاہتا تھا وہ بات نہ بن رہی تھی۔ آخر رات کے دو بجے عمران نے تھک ہار کر سارے کاغذ لپیٹ دیئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ایکریمین ماہرین نے اس سنٹر کو اس انداز میں خفیہ رکھا ہے تاکہ روسیاہی، شوگرانی ماہرین کسی طرح سے بھی سنٹر کا سراغ نہ لگا سکیں۔ شاید یہی وجہ تھی کہ اب تک یہ سنٹر ٹریس نہ ہو سکا تھا۔ عمران اٹھا اور باتھ روم کی طرف مڑ گیا لیکن باتھ روم میں جانے کے لئے اسے کمرے کے بیرونی دروازے کے سامنے سے گزرنا پڑتا تھا اور پھر اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اسے باہر راہداری میں تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ لیکن ظاہر ہے یہ ہوٹل تھا۔ یہاں کسی بھی وقت کوئی بھی آجا سکتا تھا لیکن وہ اپنی فطرت کے تحت

ٹھٹھک کر رکا ہی تھا کہ قدموں کی آوازیں اس کے کمرے کے دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئیں۔ عمران نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین پسٹل نکالا اور دروازے کے قریب دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظریں دروازے پر ہی لگی ہوئی تھیں لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ دروازے کے کی ہول سے دودھیا رنگ کی گیس کے بھبکے کمرے میں داخل ہو کر پھیلنے لگے تو اس نے فوراً اپنا سانس روک لیا لیکن نجانے یہ گیس کس قدر زود اثر تھی کہ سانس روکنے کے باوجود اس کا ذہن چکرانے لگا۔ اس نے پہلے تو اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن جب اسے احساس ہو گیا کہ ایسا ممکن نہیں ہے تو اس نے اپنے ذہن کو بلینک کرنے کی کوشش شروع کر دی کیونکہ اس طرح کم از کم وہ مکمل بے ہوشی سے بچ سکتا تھا اور پھر ذہن بلینک ہوتے ہی اس کے تمام احساسات خودبخود تاریکی میں غائب ہو گئے لیکن پھر اچانک جیسے ایک جھٹکا سا اسے محسوس ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن دوبارہ جاگ اٹھا۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ یہ محسوس کر کے چونک پڑا کہ وہ کسی بڑی سی ویگن کے عقبی بند حصے میں فرش پر پڑا تھا۔ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن مشین پسٹل اس کی جیب میں نہ تھا اور اس کے ساتھ ہی اسے یاد آ گیا کہ مشین پسٹل تو اس وقت اس کے ہاتھ میں تھا جب بے ہوش کر دینے والی

گیس فائر کی گئی تھی۔ وہ یقیناً وہیں گر گیا ہوگا۔ اس لئے یہ یاد آتے ہی اس نے لباس کی وہ مخصوص جیب کھولی جس میں وہ ایمرجنسی کے لئے چپٹا سا سٹار پسٹل رکھا کرتا تھا اور یہ محسوس کر کے اسے اطمینان ہو گیا کہ سٹار پسٹل اس جیب میں موجود تھا۔ اس نے سٹار پسٹل جیب سے نکالا۔ صفدر اور دیگر ساتھیوں کی تلاشی لینے کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ وہ سب شب خوابی کے لباس میں تھے اور ظاہر ہے ان لباسوں میں جیب ہی نہیں رکھی جاتی۔ ویگن خاصی تیز رفتاری سے چل رہی تھی لیکن اس کے چلنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اونچے نیچے راستوں پر چل رہی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ پہاڑی راستوں پر چل رہی ہے۔ لیکن ایسے راستے انتہائی خطرناک ہوتے ہیں۔ معمولی سی لغزش سے ویگن سینکڑوں فٹ گہری کھائیوں میں گر سکتی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ ویگن چلانے والا ماہر ڈرائیور تھا اور ایسے راستوں پر آتا جاتا رہتا تھا۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے کوئی حرکت نہ کی تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ معمولی سی گڑبڑ سے ویگن نیچے گہرائی میں گر جائے۔ اس طرح اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو سکتے تھے۔

عمران اپنے ہوش میں آنے کی وجہ سمجھ گیا تھا کہ ذہن بلینک ہونے کی وجہ سے وہ بظاہر تو بے ہوش ہو گیا تھا لیکن اپنے مخصوص وقت پر ذہنی رد عمل کی وجہ سے وہ دوبارہ جاگ اٹھا تھا لیکن اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ یہ کام کن لوگوں کا ہے اور وہ انہیں اس طرح بے ہوش کر کے کیوں اور کہاں لے جا رہے ہیں ورنہ وہ انتہائی آسانی سے انہیں وہاں

بے ہوشی کے دوران ہلاک بھی کر سکتے تھے لیکن ظاہر ہے اس کو جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ ویگن کا عقبی دروازہ باہر سے بند کیا گیا تھا۔ اس لئے اندر سے بھی نہ کھولا جا سکتا تھا۔ اس نے سٹار پسٹل کو جیب میں ڈالا اور پھر اطمینان سے بیٹھ گیا کیونکہ یہ بات تو ظاہر تھی کہ فوری طور پر ان کے ہلاک کئے جانے کا خدشہ نہیں ہے بلکہ اسے یہ سوچ کر اطمینان ہو رہا تھا کہ اب کم از کم کوئی گروپ تو سامنے آ جائے گا اور اس گروپ کی مدد سے انہیں آگے بڑھنے کا موقع مل جائے گا۔ چنانچہ وہ دوبارہ لیٹ گیا۔

ویگن تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹوں تک مسلسل چلتی رہی پھر اچانک اس کی رفتار کم ہونا شروع ہو گئی اور پھر ایک موڑ کاٹ کر وہ آگے بڑھی اور پھر ایک جھٹکے سے رک گئی تو عمران نے اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ دیا البتہ اس کی نیم وا آنکھیں دروازے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ویگن کا عقبی دروازہ کھلا اور پھر چار لمبے تڑنگے مقامی آدمی اوپر چڑھ آئے اور انہوں نے عمران کے ساتھیوں کو اٹھایا اور نیچے اتر گئے۔ تھوڑی دیر بعد دو آدمی دوبارہ اندر آئے اور انہوں نے عمران اور صفدر کو اٹھایا اور نیچے اتر گئے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہوئے اور انہیں فرش پر لٹا کر واپس مڑ گئے۔ ان کے باہر جاتے ہی عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا او دوسرے لمحے سٹار پسٹل اس کی مٹھی کے اندر موجود تھا۔ چند لمحوں بع ایک لمبے قد کا مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے مشین گنوا

سے مسلح دو آدمی بھی موجود تھے۔

"موگر۔ انہیں بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے تھے تم نے"۔ اس لمبے قد کے آدمی نے مڑ کر ایک آدمی سے کہا۔

"نہیں باس۔ جو گیس استعمال کی گئی ہے وہ اتنی زود اثر ہے کہ طویل عرصے تک انہیں خود ہوش نہیں آسکتا"...... ایک آدمی نے جواب دیا۔

"لیکن سلاٹر کو تو یہاں آنے میں دو تین روز لگ جائیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے آنے سے پہلے ہی یہ ہوش میں آجائیں کہ لارڈ فلنک کا کہنا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... اس لمبے قد والے آدمی نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ جب یہ ہوش میں آنے لگیں گے تو پھر انجکشن بھی لگا دیں گے کیونکہ انجکشن دارالحکومت سے منگوانے پڑیں گے"...... موگر نے جواب دیا۔

"کسی کو بھیج کر منگوا لو۔ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"۔ اس لمبے قد والے آدمی نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جاتے ہیں وہ دونوں بھی باہر نکل گئے اور پھر دروازہ ان کی عقب میں بند ہو گیا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ لارڈ فلنک کا نام سن وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ درست کلیو پر چل رہا ہے کیونکہ اسے معلوم تھا ایکریمیا کا لارڈ فلنک گولڈن ایجنسی کا بھی سپر چیف ہے اور اس سی اور ایجنسیاں بھی اس کے تحت کام کرتی ہیں۔ یہ مقامی گروپ

گو میک اپ میں نہیں تھا تو بھی بہر حال وہ انہیں کوئی نہ کوئی کلیو مہیا کر سکتا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور چند لمحوں تک دروازے کے ساتھ لگا باہر سے آہٹ سنتا رہا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں باہر وہ دونوں مسلح آدمی موجود نہ ہوں۔ لیکن جب باہر سے اسے کوئی آہٹ سنائی نہ دی تو اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا کیونکہ گیس کی وجہ سے انہیں بے ہوش سمجھ لیا گیا تھا اس لئے ظاہر ہے دروازہ بند کرنے کی ضرورت ہی نہ محسوس کی گئی تھی۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی۔ عمران نے بڑے احتیاط بھرے انداز میں سر باہر نکالا تو اس نے دیکھا کہ اس برآمدے کے باہر ایک صحن تھا جس کے بعد چار دیواری اور پھاٹک تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ انہیں لے آنے والے ابھی تک یہیں موجود تھے۔ عمران برآمدے سے نکلا اور تیز تیز لیکن محتاط انداز میں قدم بڑھاتا سائیڈ میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا جو کھلا ہوا تھا اور اس میں سے کچھ لوگوں کے بولنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ وہ دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔ اندر واقعی چھ سات افراد کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔ عمران کے لئے اب مسئلہ یہ تھا کہ اگر اس نے فائر کھولا تو نجانے اور کتنے لوگ یہاں موجود ہوں۔

"موگر باس کروشو چلا گیا ہے ناں"...... اچانک ایک آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ اور وہ مطمئن ہو کر گیا ہے۔ اب صبح کو ہی آئے گا۔ تمہیں

معلوم تو ہے کہ رات وہ قامتی کے پاس گزارتا ہے"....... دوسری آواز سنائی دی اور پھر لوگوں کے ہنسنے کی آواز سنائی دیں۔ عمران سمجھ گیا کہ اس لمبے قد والے کا جوان کا لیڈر تھا اس کا نام کروشو ہے اور وہ چلا گیا ہے۔اس لئے اب انہیں ہلاک کرنا ضروری تھا۔اس نے پسٹل کو پکڑا اور پھر اچھل کر وہ کمرے کے دروازے پر جا کھڑا ہوا۔

" خبردار۔ہاتھ اٹھا دو"....... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو بڑے سے کمرے میں موجود چھ افراد جو میز کے گرد بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے یکلخت بتوں کی طرح ساکت ہو گئے۔ان سب کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں اور ان کے دیکھنے کا انداز اور چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا اور عمران نے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔عمران چونکہ موگر کو پہلے ہی دیکھ چکا تھا اس لئے اس نے اسے فوراً پہچان لیا تھا چنانچہ اس نے موگر کے بازو میں اور باقی سب کے سینوں پر فائر کھول دیا تھا اور پھر موگر سمیت وہ سب چیختے ہوئے نیچے گرے۔البتہ عمران بجلی کی تیزی سے سائیڈ میں ہٹا۔اسی لمحے بھاری میز اچھل کر دروازے کی طرف آئی اور عمران تو پہلے سے اسی انتظار میں تھا۔اس نے دوبارہ فائر کھول دیا اور اس بار اچھل کر تیزی سے اٹھتے ہوئے موگر کی ٹانگوں پر فائر ہوا اور موگر چیختا ہوا دوبارہ نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔میز کی وجہ سے عمران پہلے اس کی ٹانگوں پر فائر نہ کر سکا تھا کیونکہ موگر میز کی دوسری طرف دروازے کے سامنے بیٹھا ہوا

تھا۔اس لئے عمران نے اس کے بازو پر فائر کیا تھا۔اسے معلوم تھا کہ موگر یقیناً میز اس پر اچھالنے کی کوشش کرے گا۔اس لئے وہ فائرنگ کرتے ہی سائیڈ پر ہوا تھا اور جب میز موگر کے سامنے سے ہٹی تو اس نے اس کی ٹانگوں پر فائر کر دیا۔باقی پانچ افراد نیچے گر کر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تھے۔البتہ موگر فرش پر پڑا بار بار اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔اس کے منہ سے مسلسل کراہیں نکل رہی تھیں۔ عمران لاشوں کو پھلانگتا ہوا اس کے سر پر پہنچ گیا۔اس کی لات گھومی اور موگر چیخ کر جیسے ہی زمین پر گرا۔عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور موگر کے منہ سے کراہوں کی بجائے خرخراہٹ سی نکلنے لگی۔

" کہاں ہے کروشو۔بتاؤ کہاں ہے"....... عمران نے غراتے ہوئے مقامی زبان میں کہا۔

" قامتی کے پاس۔اس کی عورت ہے قامتی۔وہ رات وہیں گزارتا ہے"....... موگر نے رک رک کر کہا اور پھر عمران نے اس سے سوالات کر کے ساری معلومات حاصل کر لیں۔یہ مقامی افراد کا تربیت یافتہ گروپ تھا جنہیں باقاعدہ ایکریمیا میں تربیت دلائی گئی تھی اور ان کا کام روسیاہی، شوگرانی اور پاکیشیائی مشکوک افراد کو چیک کرنا تھا۔انہوں نے دارالحکومت میں انہیں چیک کیا اور پھر کروشو کے کہنے پر وہ انہیں ہوٹل سے بے ہوش کر کے یہاں لے آئے تھے۔یہ شہر لاسنکی تھا۔یہ خاصا بڑا شہر تھا۔کروشو یہیں رہتا تھا جبکہ یہ لوگ

دارالحکومت میں رہتے تھے۔

عمران نے جب محسوس کیا کہ موگر اب مزید کچھ بتانے کے قابل نہیں رہا تو اس نے ایک جھٹکے سے پیر کو مخصوص انداز میں موڑا تو موگر کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ عمران تیزی سے کمرے سے باہر آیا اور پھر اس نے اس سارے مکان کو چیک کیا۔ اس میں دو اور کمرے تھے جن میں سے ایک کمرے میں ایک الماری میں اسلحہ موجود تھا جبکہ ایک کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران کو اچانک خیال آیا تو وہ واپس اس کمرے میں گیا جہاں موگر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ اس نے جھک کر موگر کے لباس کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں جب موگر کی جیب سے ایک نیلے رنگ کی لمبی گردن والی شیشی برآمد ہو گئی۔ یہ اس گیس کا اینٹی تھا جس سے انہیں بے ہوش کیا گیا تھا۔ اس نے اس شیشی پر چھپے ہوئے الفاظ پڑھے اور پھر بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہ شیشی ایکریمین تھی اور اس پر جس گیس کا نام لکھا ہوا تھا وہ عمران کے لئے نیا تھا۔ اس نے موگر سے بھی اس گیس کے بارے میں پوچھا تھا کیونکہ یہ بات اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی کہ کوئی گیس تین چار روز تک بھی انسانی ذہن پر اثر ڈال سکتی ہے لیکن موگر کو اس کا نام معلوم ہی نہ تھا۔ یہ گیس انہیں ایکریمیا سے سپلائی کی گئی تھی اور وہ اسے استعمال کیا کرتے تھے۔ عمران کے لئے بھی یہ

نیا نام تھا۔ اس نے اچانک ایک خیال کے تحت موگر کی تلاشی لی تھی کیونکہ عام انسانی نفسیات کے تحت جب بھی بے ہوش کر دینے والی گیس استعمال کی جاتی تھی اس کا اینٹی بھی ساتھ ہی رکھ لیا جاتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ موگر نے اس لئے اسے ساتھ رکھ لیا ہو کہ اگر کروشو کسی کو ہوش میں لے آنا چاہے تو وہ اس کی مدد سے اسے ہوش میں لے آئے۔ بہرحال اس اینٹی کو دیکھ کر عمران کو اطمینان ہو گیا کہ اب وہ اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لے آئے گا۔ چنانچہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا واپس اس کمرے میں پہنچا اور پھر اس نے شیشی کھول کر باری باری سب ساتھیوں کی ناک سے لگائی تو چند لمحوں بعد ہی ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی ہوش میں آ گئے۔

"یہ، یہ کیا مطلب۔ یہ ہم کہاں ہیں"...... تقریباً سب نے ہی حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"دشمنوں کے کسی سنٹر میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب، یہ سب کیا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے انہیں ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

"اوہ، اوہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہوتی ہے۔ اگر آپ اس رات کام کے لئے نہ جاگتے تو یقیناً آپ بھی ہمارے ساتھ ہی یہاں بے ہوش پڑے ہوتے"...... صفدر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اب وہ سب اس کمرے سے باہر آ گئے تھے۔ ابھی صبح کی روشنی نمودار ہو رہی

تھی۔

"کروشو کو ہم نے زندہ پکڑنا ہے۔ وہ رات اپنی عورت کے پاس گزارتا ہے اور یقیناً اب وہ کافی دن چڑھے واپس آئے گا کیونکہ ہماری آمد کی وجہ سے وہ پچھلی رات تک یہاں موجود رہا تھا اور ہماری طرف سے تسلی کر کے گیا ہے"...... عمران نے انہیں بتایا۔

"لیکن کیا ہم وہاں نہیں پہنچ سکتے"...... صفدر نے پوچھا۔

"میں نے معلوم کیا ہے۔ اس کی عورت کی رہائش شہر کے اندرونی علاقے میں ہے اور اس طرح اجنبی افراد کا وہاں جانا مشکوک بھی ہو سکتا ہے اور اگر کروشو ہمارے ہاتھ سے نکل گیا تو ہمارے لئے بڑا مسئلہ بن جائے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"یہاں فون ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں، کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا جبکہ باقی ساتھی بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں آنے سے پہلے انکوائری کرے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں، آفس میں فون موجود ہے لیکن اس کے خاص آدمی موگر سے میں نے پوچھ گچھ کی ہے۔ اس لئے موگر کی آواز اور لہجے میں جواب دے کر اسے مطمئن کیا جا سکتا ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم فون پر دارالحکومت میں لباسوں کے آرڈرز دینا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا

تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"لباس واقعی ہمیں حاصل کرنے ہوں گے۔ ان شب خوابی لباسوں میں ہم بڑی الجھن محسوس کر رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے چیک کیا ہے۔ یہاں کوئی لباس نہیں ہے۔ بہر حال یہ شہر ہے۔ تم یہاں دن کے وقت بازار سے لباس خرید سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ان لباسوں میں ہم تو باہر جانے سے رہے۔ آپ کو ہی جانا پڑے گا کیونکہ درست لباس میں آپ ہی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تنویر کو بھیج دیں گے۔ اس نے ابھی تک لباس کی کوئی شکایت نہیں کی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"شکایت کرنے کا فائدہ"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔ پھر تقریباً دن کے دس بجے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران تیزی سے اس آفس نما کمرے میں گیا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"موگر بول رہا ہوں"...... عمران نے موگر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کروشو بول رہا ہوں۔ کیا پوزیشن ہے بے ہوش افراد کی"۔ دوسری طرف سے کروشو کی آواز سنائی دی۔

"بے ہوش پڑے ہوئے ہیں باس۔ میں انہیں باقاعدہ چیک کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے، میں آرہا ہوں اور خود چیف سے بات کرتا ہوں تا
انہیں بتا دوں کہ ہم نے کام کر لیا ہے۔ اب صرف انہیں گولیاں
مارنی ہیں۔ یہ کام بھی ہم کر لیں گے"...... کروشو نے کہا۔

"یس باس"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رسیو
رکھ دیا گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"کروشو آرہا ہے۔ صفدر تم پھاٹک کھولو گے اور باقی ساتھی اد
ادھر چھپے رہیں گے۔ ہم نے کروشو کو زندہ پکڑنا ہے"...... عمران نے
کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر عمران سمیت سب اد
ادھر چھپ گئے جبکہ صفدر پھاٹک کے قریب کھڑا ہو گیا اور پھر کچھ د
بعد پھاٹک کے باہر جیپ رکنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی
تین بار ہارن کی آواز سنائی دی تو صفدر نے چند لمحے ٹھہر کر پھاٹک
کھولا اور خود وہ پھاٹک کے ایک پٹ کے پیچھے ہو گیا۔ اسی لمحے سیا
رنگ کی بڑی جیپ اندر آکر ویگن کے ساتھ رکی اور پھر کروشو درواز
کھول کر جیسے ہی نیچے اترا۔ ویگن کی دوسری سائیڈ میں موجود تنویر
یکلخت کسی چیتے کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے کروشو چیختا ہو
ہوا میں اچھلا اور قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے نیچے زمین پر جا گرا۔

"گڈ شو تنویر"...... عمران نے ویگن کی اوٹ سے نکل کر آگے
بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تیزی سے جھک کر کروشو کے سر پر
ایک ہاتھ رکھا اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے
مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کی گردن میں آجانے والا بل نکل گیا

اور کروشو کا انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونے لگ
گیا۔

"اب اسے اٹھا کر اندر لے چلو اور صفدر یہ تمہارے قد و قامت کا
ہے۔ اس لئے تم اس کا لباس اتار کر پہنو اور اپنا شب خوابی کا لباس
اسے پہنا دو تاکہ تم اس کی جیپ میں جا کر بازار سے لباس خرید
لاؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اب باہر جانے کا سکوپ بن گیا ہے"...... صفدر نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر کروشو کو اٹھایا اور اندرونی کمرے
کی طرف بڑھ گیا۔ باقی سب ساتھی وہیں رکے رہے کیونکہ صفدر نے
لباس تبدیل کرنا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس کروشو کو اس سنٹر کے بارے میں معلوم
ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہونا تو چاہئے۔ یہ اس گروپ کا چیف ہے اور ان کو ایکریمیا میں
باقاعدہ تربیت دے کر رکھا گیا ہے۔ ان کا کام ہی یہی ہے کہ مشکوک
افراد کو چیک کریں تاکہ سنٹر محفوظ رہ سکے"...... عمران نے جواب دیا
اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر برآمدے میں
آیا تو وہ کروشو کا لباس پہن چکا تھا۔

"ادھر سٹور میں رسی موجود ہے۔ وہاں سے رسی بھی لے آؤ اور باقی
ساتھی بھی وہاں سے اسلحہ لے لیں۔ کسی بھی وقت ضرورت پڑ سکتی
ہے"...... عمران نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور

خود وہ اس کمرے کی طرف چل پڑا جہاں کروشو موجود تھا۔ عمران جب کمرے میں داخل ہوا تو کروشو فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اب اس کے جسم پر شب خوابی کا لباس تھا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں نائیلون کی رسی کا بنڈل موجود تھا۔

"لاشوں والے کمرے میں کرسیاں ہیں۔ وہ بھی لے آؤ۔ اس سے طویل پوچھ گچھ کرنا پڑے گی"...... عمران نے کہا تو صفدر رسی کا بنڈل عمران کے ہاتھ میں دے کر واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اور تنویر واپس آئے تو دونوں نے ایک ایک کرسی اٹھائی ہوئی تھی۔ ایک کرسی رکھ کر صفدر نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے کروشو کو اٹھا کر اس کرسی پر ڈالا جبکہ تنویر نے دوسری کرسی عمران کے قریب رکھ دی۔

"دو چار کرسیاں اور بھی اٹھا لاؤ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں، تم پوچھ گچھ کرو۔ ہم باہر رہیں گے"...... تنویر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"لباسوں کی وجہ سے سب پریشان ہیں عمران صاحب"۔ صفدر نے کروشو کو کرسی کے ساتھ رسی سے باندھتے ہوئے کہا۔

"لباس واقعی انسان کی کارکردگی پر خاصا اثر ڈالتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے صفدر کی مدد کرنا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد کروشو رسی سے بندھ گیا۔

"آپ مکمل لباس میں ہیں۔ آپ کے پاس رقم ہو گی۔ ہم سب تو سو

رہے تھے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب سے مقامی کرنسی کے بڑے نوٹوں کی گڈی نکال کر صفدر کی طرف بڑھا دی۔

"خیال رکھنا۔ اس کے اور ساتھی یہاں موجود ہوں گے اور وہ اس کی جیپ میں تمہیں دیکھ کر مشکوک نہ ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر میں پیدل چلا جاتا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"پتہ نہیں یہ جگہ شہر سے کتنے فاصلے پر ہو۔ جیپ پر ہی جاؤ لیکن محتاط رہنا اور باقی ساتھیوں کو کہہ دو کہ وہ باہر چوکنے رہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران نے آگے بڑھ کر کروشو کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کروشو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد کروشو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ اٹھ نہ سکتا تھا۔

"کیا، کیا مطلب۔ اوہ، اوہ تم۔ مگر"...... کروشو نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سامنے بیٹھے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کروشو ہے اور تم ایکریمین ایجنٹ ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم، تم ہوش میں۔ کیا مطلب۔ تم تو چار پانچ دن تک ہوش میں نہیں آسکتے تھے"...... کروشو کی حالت واقعی خراب ہو رہی تھی۔

"میں شروع سے ہی ہوش میں تھا کیونکہ میں نے گیس ہوٹل کے کمرے میں فائر ہوتے دیکھ لی تھی۔ میں اس لئے بے ہوش بنا رہا تاکہ تم سے ملاقات ہو سکے۔ جب تم موگر کے ساتھ آئے تب بھی میں ہوش میں تھا۔ پھر تمہارے جانے کے بعد میں نے موگر سمیت تمہارے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا۔ موگر کی جیب میں گیس کا اینٹی موجود تھا۔ وہ میں نے نکال لیا۔ اس طرح میرے ساتھی ہوش میں آ گئے"۔ عمران نے مختصر طور پر بتاتے ہوئے کہا۔

"مم مگر۔ مگر میں نے ابھی موگر سے فون پر بات کی ہے"۔ کروشو نے کہا۔

"وہ میں نے موگر کی آواز اور لہجے میں بات کی تھی"...... عمران نے موگر کی آواز اور لہجے میں کہا تو کروشو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تم، تم واقعی انتہائی خطرناک آدمی ہو۔ کاش میں تمہیں بے ہوشی کے دوران ہی ختم کر دیتا"...... کروشو نے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ میں ہوش میں تھا اور میرے ہاتھ میں سٹار پسٹل موجود تھا۔ اس لئے اگر اس وقت تم ایسی کوشش کرتے تو اب تک تم بھی لاش میں تبدیل ہو چکے ہوتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم، تم اب کیا چاہتے ہو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں واپس دارالحکومت پہنچا دیتا ہوں"...... کروشو نے کہا۔

"ایک شرط پر تمہیں چھوڑا جا سکتا ہے کروشو کہ تم مجھے اس معلومات حاصل کرنے والے سنٹر کی نشاندہی کر دو"...... عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا۔

"معلومات حاصل کرنے والا سنٹر۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... کروشو نے چونک کر کہا لیکن عمران سمجھ گیا کہ وہ جان بوجھ کر غلط بیانی کر رہا ہے۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کروشو۔ سب کچھ بتا دو ورنہ تمہاری روح بھی سب کچھ بتانے پر مجبور ہو جائے گی لیکن تمہارے جسم کی ایک ہڈی بھی سلامت نہیں رہے گی اور تم جب لنج منج حالت میں لاسنکی کی سڑکوں پر پڑے نظر آؤ گے تو نہ ہی ایکریمین حکام اور نہ ہی لارڈ فلنک کو تمہاری پرواہ ہو گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں واقعی نہیں جانتا"...... کروشو نے جواب دیا اور عمران سمجھ گیا کہ واقعی کروشو تربیت یافتہ آدمی ہے۔

"اوکے تمہاری مرضی"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اس نے ہاتھ گھمایا تو کروشو کے حلق سے یکلخت تیز چیخ نکل گئی۔ عمران کے ناخنوں میں موجود بلیڈوں میں سے ایک بلیڈ نے اس کا نتھنا آدھے سے زیادہ کاٹ دیا

تھا۔ عمران نے جھٹکا دے کر دوسرے ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور پہلے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اس نے اس کا دوسرا نتھنا بھی کاٹ دیا۔

"اب تم سب کچھ خود بتا دو گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک کروشو کی پیشانی پر مارا تو کروشو کے حلق سے اس طرح کربناک چیخ نکلی جیسے اس کی روح چیخ رہی ہو۔

"بولو کہاں ہے سنٹر۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم، مجھے نہیں معلوم۔ نہیں معلوم"...... کروشو نے اسی طرح چیختے ہوئے جواب دیا تو عمران نے دوسری ضرب لگائی اور کروشو کا جسم بندھے ہونے کے باوجود اس طرح پھڑکنے لگا جیسے بکری ذبح ہوتے ہوئے پھڑکتی ہے۔ اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو گیا۔

"بولو کہاں ہے سنٹر۔ بولو"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"رومپا میں۔ رومپا میں"...... کروشو کے حلق سے الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔

"پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"رومپا شہر کے عقبی طرف ایک پہاڑی ہے لومارو۔ اس لومارو پہاڑی کے اندر ایک بڑے غار سے اس سنٹر کا راستہ جاتا ہے اور کافی

اندر جا کر ایک بڑی احاطہ نما غار ہے۔ وہاں مشینیں لگی ہوئی ہیں۔ مم، میں ایک بار وہاں گیا تھا۔ بس ایک بار"...... کروشو نے رک رک کہا۔

"وہاں کے انتظامات کیا ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں اس غار میں اور اس کے اردگرد تمام غاروں میں بلکہ اس پوری لومارو پہاڑی کی ہر غار میں بدھ بھکشو رہتے ہیں لیکن دراصل وہ ایکریمین ہیں اور وہ مستقل طور پر بدھ بھکشو بنے ہوئے ہیں۔ ان کا انچارج رومپا گاؤں میں رہتا ہے۔ اس کا اصل نام تو آسٹن ہے لیکن اس نے اپنا نام مقامی طور پر کروگ رکھا ہوا ہے۔ اس کے مکان میں سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ وہاں بھی میں ایک بار گیا تھا"۔ کروشو نے جواب دیا۔

"تمہارا اس کروگ سے رابطہ رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں، ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ شروع میں تربیت حاصل کر کے جب میں آیا تھا تو مجھے وہاں لے جایا گیا تھا تاکہ مجھے معلوم ہو کہ ہمارا سنٹر کہاں ہے اور بس"...... کروشو نے جواب دیا۔

"لیکن پھر تمہارا گروپ کیوں قائم کیا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ بدھ بھکشو بنے ہوئے ہیں۔ وہ کسی سے لڑ نہیں سکتے اور نہ ہی جا کر بازار میں آزادانہ گھوم پھر سکتے ہیں۔ یہ سب کام ہمارے ذمے ہے کہ ہم مشکوک افراد کو چیک کر کے انہیں ختم کریں"...... کروشو

نے کہا۔

" لیکن تمہارا گروپ دارالحکومت میں کام کرتا ہے اور تم یہاں لاسنکی میں ہو اور یہ سنٹر بقول تمہارے رومپا میں ہے۔ اس کی کیا وجہ"...... عمران نے کہا۔

" لاسنکی سے گزرے بغیر رومپا اور کسی طرف سے نہیں پہنچا جا سکتا۔ یہاں میرے دو ساتھی ہیں جبکہ مشکوک لوگ پہلے دارالحکومت میں آتے ہیں اس لئے وہاں سے ان کی چیکنگ کی جاتی ہے اور اگر وہ لوگ ادھر آئیں تو پھر یہاں ان کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے۔ دارالحکومت میں صرف چیکنگ ہوتی ہے"...... کروشو نے جواب دیا۔

" کتنے بدھ بھکشو ہیں جو اصل میں ایکریمین ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" چالیس پینتالیس ہیں"...... کروشو نے جواب دیا۔

" اتنے لوگ کیا کرتے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" اس طرح اس پہاڑی پر کوئی دوسرا بدھ بھکشو نہیں آتا اور اگر آ بھی جائے تو اسے خاموشی سے ہلاک کر دیا جاتا ہے"...... کروشو نے کہا۔

" کیا بدھ بھکشو دلائی لامہ کے محل میں جاتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں۔ سال میں ایک مرتبہ تمام بدھ بھکشو محل میں جاتے ہیں

اور خصوصی عبادت کرتے ہیں۔ وہاں دلائی لامہ انہیں روحانیت پر لیکچر دیتا ہے"...... کروشو نے جواب دیا۔

" وہ دن کب آتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ کو"...... کروشو نے جواب دیا۔

" اس دن اس سنٹر کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ کچھ نہ کچھ کیا جاتا ہو گا"...... کروشو نے جواب دیا۔

" تمہارے دو ساتھی اس وقت کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

" وہ دونوں ایک اور اڈے میں رہتے ہیں اور میری کال پر یہاں آتے ہیں"...... کروشو نے جواب دیا۔

" ان کے اڈے میں بھی فون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں ہے"...... کروشو نے جواب دیا اور پھر عمران کے پوچھنے پر کروشو نے فون نمبر بتا دیا تو عمران نے جیب سے سٹار پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کروشو کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا جسم چند لمحے جھٹکے کھانے کے بعد یکدم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

آسٹن تہہ خانے میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... آسٹن نے سخت لہجے میں کہا۔

" باس۔ لاسنکی سے کروگ کے لئے کال ہے۔ کیا آپ کو ریفر کی جائے یا نہیں"...... دوسری طرف سے اس کے اسسٹنٹ کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"لاسنکی سے۔ اوہ اچھا۔ کروشو کی کال ہو گی۔ ملاؤ"...... آسٹن نے چونک کر کہا۔

" ہیلو، ہیلو۔ لاسنکی سے ماؤش بول رہا ہوں۔ جناب کروگ صاحب سے بات کرنی ہے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ اور زبان مقامی تھی۔

" میں کروگ بول رہا ہوں۔ تم کون ہو"...... آسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں لاسنکی میں جناب کروشو کا خاص آدمی ہوں اور ان کے آفس میں کام کرتا ہوں۔ میں ایک نجی کام کی وجہ سے ایک روز کی چھٹی پر دارالحکومت گیا ہوا تھا۔ اب واپس آیا ہوں تو آپ کو اس لئے کال کر رہا ہوں کہ جناب کروشو ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور جناب کروشو نے مجھے خاص طور پر آپ کا نمبر بتایا ہوا تھا اور یہ ہدایت کی ہوئی تھی کہ اگر کبھی ان کے ساتھ کچھ ہو جائے تو میں آپ کو ہی اطلاع دوں"۔ دوسری طرف سے ماؤش نے پہلے کی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کروشو ہلاک ہو گیا ہے۔ کب۔ کس نے کیا ہے"...... آسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب، میں جب کل جناب کروشو سے چھٹی لے کر دارالحکومت گیا تھا تو جناب کروشو نے پہلے تو مجھے چھٹی دینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ان کے گروپ نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہوٹل سے بے ہوش کر کے یہاں لاسنکی لے آنا ہے اور وہ صبح کو یہاں پہنچیں گے۔ ایکریمیا سے کوئی بڑے صاحب آنے والے ہیں جن کا نام سلاٹر ہے۔ جناب کروشو نے کہا کہ جناب سلاٹر کے آنے میں دو تین روز لگ جائیں گے اور وہ اس دوران انہیں بے ہوش رکھیں گے تا کہ جناب سلاٹر خود آ کر انہیں ہلاک کر دیں۔ اس لئے میری یہاں موجودگی ضروری ہے لیکن مجھے بے حد ایمرجنسی کام تھا۔ میں نے انہیں کہا کہ میں آج ہی

دوپہر تک واپس آجاؤں گا۔ جس پر انہوں نے مجھے چھٹی دے دی اور میں بس میں سوار ہو کر دارالحکومت چلا گیا۔ آج جب میں واپس احاطے پر پہنچا تو وہاں قتل عام ہوا پڑا تھا۔ جناب کروشو اور ان کے چھ ساتھیوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ جناب کروشو کو کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ کر ان پر گولیاں چلائی گئی ہیں اور ان کی ناک کے دونوں نتھنے بھی کٹے ہوئے ہیں۔ میں یہ دیکھ کر بے حد پریشان ہوا۔ لاسنکی میں جناب کروشو کے دو ساتھی علیحدہ احاطے میں رہتے ہیں۔ میں دوڑ کر ان کے پاس گیا تو ان دونوں کی بھی لاشیں ملیں۔ اس لئے جناب اور کوئی چارہ نہ دیکھ کر میں آپ کو کال کر رہا ہوں"...... ماؤش نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو انہوں نے بے ہوش کر دیا لیکن پھر انہیں زندہ رکھنے کی حماقت کر ڈالی۔ ویری بیڈ۔ لازماً اس ٹیم میں عمران بھی شامل ہو گا"...... آسٹن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں، جناب کروشو نے بھی ایسا ہی نام لیا تھا جناب۔ عمران نام لیا تھا"...... ماؤش نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مقامی پولیس کو اطلاع دے دو۔ میرے بارے میں اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھے"...... آسٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو آسٹن نے

کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ ہٹانے پر جب ٹون آئی تو اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پیٹر کو بلاؤ۔ فوراً"...... آسٹن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور کرسی کی اونچی نشست پر سر ٹکا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کے کانوں میں دروازہ کھلنے کی آواز پڑی تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ آنے والا بدھ بھکشو تھا۔

"کیا ہوا باس۔ آپ بہت پریشان دکھائی دے رہے ہیں"۔ بدھ بھکشو نے جو دراصل اس کا اسسٹنٹ پیٹر تھا اور تمام ایکریمین بدھ بھکشوؤں کا عملی طور پر انچارج تھا، آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"انتہائی پریشان کن خبر ملی ہے۔ بیٹھو"...... آسٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو پیٹر میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"کیا خبر ہے باس"...... پیٹر نے کہا۔

"کروشو اور اس کا پورا گروپ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے"...... آسٹن نے کہا تو پیٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا۔ کیسے"...... پیٹر کا چہرہ بھی بے اختیار سکڑ سا

گیا تھا اور آسٹن نے اسے ماؤش کی کال اور تمام تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ، اوہ ویری بیڈ۔ کروشو نے جب ان پر قابو پا لیا تھا تو اسے ایک لمحہ بھی توقف نہیں کرنا چاہئے تھا۔ ویری بیڈ باس۔ اور یہ نتھنے کٹے ہونے کا مطلب ہے کہ کروشو پر عمران نے خود تشدد کیا ہے کیونکہ یہ اس کا معلومات حاصل کرنے کا مخصوص طریقہ ہے۔ وہ مخالف کے دونوں نتھنے کاٹ کر اس کی پیشانی پر ضربیں لگاتا ہے جس سے مخالف کا شعور ختم ہو جاتا ہے اور لاشعور سامنے آ جاتا ہے اور پھر وہ سب کچھ خود بخود اگل دیتا ہے۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ خطرہ عین ہمارے سروں پر پہنچ گیا ہے"...... پیٹر نے آسٹن سے بھی زیادہ پریشان لہجے میں کہا تو آسٹن چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ ہمارے سروں پر۔ وہ کیسے"...... آسٹن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"باس، آپ تو بعد میں ایکریمیا سے آئے ہیں۔ پہلے یہاں مسٹر ہنری آپ کی جگہ تھے جنہیں ایک پہاڑی سانپ نے کاٹ لیا تھا اور وہ ہلاک ہو گئے تھے اور ان کی جگہ پر آپ کو یہاں بھیجا گیا تھا۔ مسٹر ہنری کے دور میں کروشو گروپ مکمل ٹریننگ لے کر ایکریمیا سے آیا تھا اور کروشو کو باقاعدہ اعلیٰ حکام نے یہاں مسٹر ہنری کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ یہاں کے انتظامات اور ایم سنٹر کے بارے میں جان سکے تاکہ جب بھی ضرورت پڑے تو اس گروپ کو یہاں کال کیا جا سکے چنانچہ کروشو یہاں آیا اور پھر اس نے لومارو پہاڑی پر موجود تمام غاروں کا دورہ کیا۔

تمام بدھ بھکشوؤں کو اس سے ملوایا گیا اور ایم سنٹر کے بارے میں بتا دیا گیا اور اب جس طرح عمران نے اس پر تشدد کیا ہے لامحالہ اس نے عمران کو لومارو پہاڑی غاروں میں رہنے والے ہمارے ساتھیوں اور ایم سنٹر کے بارے میں بتا دیا ہو گا اور اب عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں قیامت بن کر ٹوٹ پڑے گا۔ یہ لوگ حد درجہ تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے اس وقت تجویز پیش کی تھی کہ عمران کو اس وقت ہلاک کر دیا جائے جب وہ ہر طرح سے مطمئن ہو۔ اب تو وہ پوری طرح ہوشیار اور چوکنا ہو گا"...... پیٹر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ، تمہاری بات درست ہے۔ اس وقت واقعی ہم سے غلطی ہوئی اور صرف ہوشنگ کو ہلاک کر کے ہم مطمئن ہو گئے"...... آسٹن نے کہا۔

"باس، اس ہوشنگ کی موت کی خبر پر ہی اسے یقین ہو گیا ہو گا کہ یہاں سنٹر ہے۔ بہرحال اب اس خطرے سے نمٹنے کے لئے ہمیں کچھ کرنا چاہئے ورنہ ہم بیٹھے سوچتے رہے تو پھر معاملات ہمارے ہاتھوں سے نکل جائیں گے"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"ہم کیا کر سکتے ہیں بتاؤ۔ اب مجھے تمہاری ذہانت پر مکمل اعتماد ہو گیا ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"آپ پہلے تو چیف کو کال کر کے اسے ساری رپورٹ دیں تاکہ یہ بات ان کے نوٹس میں آ جائے اور پھر ان سے مزید احکامات طلب

کریں۔اس طرح جو کچھ بھی ہوگا اس کی ذمہ داری براہ راست ہم پر نہیں آئے گی البتہ میں یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے کے لئے مخصوص حربے استعمال کروں گا کیونکہ گو کروشو نے اسے بتا دیا ہوگا کہ لو مارو پہاڑی کے غاروں میں بدھ بھکشو ایکریمین ہیں لیکن میں فوری طور پر اصل بدھ بھکشو یہاں منگوا لوں گا۔اس سلسلے میں میں نے پہلے ہی کام کیا ہوا ہے۔جہاں تک سنٹر کا تعلق ہے تو وہ ویسے بھی انتہائی خفیہ ہے۔عمران لاکھ ٹکریں مار لے۔وہاں تک نہیں پہنچ سکتا"...... پیٹر نے کہا تو آسٹن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور چھوٹا سا سیاہ بکس نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔چند لمحوں بعد باکس میں سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو آسٹن نے دوسرا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ایس ایس اٹنڈنگ فرام اے۔اوور"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آسٹن کالنگ فرام ٹی آر سر۔اوور"...... آسٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں ایمرجنسی کال کی ہے۔اوور"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا تو آسٹن نے جواب میں ماؤش کی کال سے لے کر پیٹر کے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"ویری سیڈ نیوز آسٹن۔پیٹر ٹھیک کہہ رہا ہے۔یہ لوگ اب پوری قوت سے ایم سنٹر کے خلاف کام کریں گے۔اس کروشو نے ایسی

حماقت کی ہے جس کا کوئی علاج ہی نہیں ہے۔تم ایسا کرو کہ پیٹر کو مکمل اختیارات دے دو۔وہ خود ہی ان سے نمٹ لے گا اور سنو تم بھی اب اپنا آفس چھوڑ کر کسی دوسری جگہ شفٹ ہو جاؤ کیونکہ کروشو تمہارے آفس کے بارے میں جانتا تھا۔آفس کو بالکل خالی کر دو اور پیٹر سے میری بات کراؤ۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف۔میں پیٹر بول رہا ہوں۔اوور"...... پیٹر نے آگے کی طرف منہ کرتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پیٹر۔تم نے کیا حفاظتی اقدامات کر رکھے ہیں۔اوور"۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف، میں نے ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ لو مارو پہاڑی میں تمام ایکریمین بدھ بھکشوؤں کو دور ایک اور جگہ شفٹ کر دیا جائے گا اور وہاں سے مقامی بدھ بھکشو یہاں ان کی جگہ لے لیں گے لیکن انہیں اصل معلومات کا علم تک نہیں۔اس لئے عمران اور اس کے ساتھی ان سے کچھ حاصل نہ کر سکیں گے۔اس کے علاوہ دس آدمیوں کا گروپ اس لو مارو پہاڑی کی مختلف غاروں میں مقامی بدھ بھکشوؤں کے روپ میں موجود ہوگا اور وہ سی سی ون پر پوری لو مارو پہاڑی کی نگرانی کریں گے۔اس کے ساتھ ساتھ دس مختلف مقامات پر ایسے خفیہ ٹریپ لگائے گئے ہیں جو آٹومیٹک انداز میں ان کا خاتمہ کر دیں گے۔اوور"...... پیٹر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم خود کہاں رہو گے۔اوور"......چیف نے پوچھا۔

"میں لو مارو پہاڑی کی چوٹی پر ایک غار میں رہوں گا چیف۔ وہاں کنٹرولنگ مشین موجود ہے اور چیکنگ مشین بھی۔ میں اس سے چیکنگ کرتا رہوں گا اور اپنے ساتھیوں کو ہدایات بھی دیتا رہوں گا۔ اوور"...... پیٹر نے کہا۔

"گڈ شو۔ اس ایم سنٹر کا کیا کرو گے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"اس کی ہمیں پرواہ نہیں ہے چیف۔ کیونکہ وہ کسی صورت بھی اوپن نہیں ہو سکتا۔ چاہے اس پہاڑی پر ایٹم بموں کی بارش ہی کیوں نہ کر دی جائے۔ اوور"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"اور اگر عمران اور اس کے ساتھی بدھ بھکشوؤں کے روپ میں وہاں پہنچ گئے تو پھر۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"جناب۔ چیکنگ مشین جو ای ایم ریز سے چیکنگ کرتی ہے ہر قسم کے میک اپ کو بھی چیک کر لیتی ہے۔ اس لئے جناب وہ کسی بھی روپ میں آئیں بہرحال انہیں چیک کر لیا جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں پیٹر اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہے۔ اوور"...... پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ اگر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گئے پیٹر۔ تو تمہیں یہاں ایکریمیا بلوا کر گریڈ ون ایجنٹ بنا دیا جائے گا۔ یہ میرا وعدہ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ مجھ پر اعتماد کریں چیف۔ اوور"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"ہیلو آسٹن۔ اوور"...... چیف نے اس بار آسٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... آسٹن نے جو اس دوران خاموش بیٹھا ہوا تھا، مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم سارا سیٹ اپ پیک کر دو اور خود دارالحکومت سے کافرستان پہنچ جاؤ اور اس وقت تک وہیں رہو جب تک پیٹر اپنا کام مکمل نہیں کر لیتا۔ اس کے بعد تمہیں دوبارہ یہاں سیٹ کر دیا جائے گا۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن اگر آپ اجازت دیں تو میں انڈر گراؤنڈ ہو جاتا ہوں۔ اوور"...... آسٹن نے کہا۔

"یہ بات نہیں جو تم سمجھ رہے ہو۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے۔ اسی لئے تو تمہیں یہاں باس بنایا گیا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ کروشو تمہیں اور تمہارے اس آفس کے بارے میں جانتا تھا۔ اس لئے اگر تم کسی بھی صورت میں عمران یا اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گئے تو پھر پیٹر اور اس کا سارا سیٹ اپ سامنے آ جائے گا اس لئے تمہیں کافرستان بھیجا جا رہا ہے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ اوور"...... آسٹن نے جواب دیا۔

"فوری حرکت میں آ جاؤ اور میرے احکامات کی تعمیل کرو۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن چیف ماؤش نے بتایا تھا کہ گولڈن ایجنسی کا

کوئی سلاٹر بھی تابات بھیجا جارہا ہے۔اسے بھی روکنا چاہئے کیونکہ اب توکروشو گروپ بھی ختم ہو گیا ہے۔اوور"...... آسٹن نے ایک خیال کے تحت کہا۔

"اسے واپس بلالیا جائے گا۔اب اس کا وہاں کوئی کام نہیں رہا۔ اوور اینڈ آل"......چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی باکس خاموش ہو گیا تو آسٹن نے دوسرا بٹن آف کر دیا۔

"اب سب کچھ تم نے سنبھالنا ہے پیٹر"...... آسٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔آپ دارالحکومت چلے جائیں۔یہ سب کام میں خود کر لوں گا۔عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں سے کچھ نہیں ملے گا"......پیٹر نے اٹھتے ہوئے کہا اور آسٹن بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت لاسنکی شہر کے ایک چھوٹے سے ہوٹل میں موجود تھا۔شہر کافی بڑا تھا لیکن چونکہ یہ پہاڑی شہر تھا اس لئے یہاں زیادہ اچھے ہوٹل نہ تھے البتہ یہاں چونکہ باہر سے لوگ لکڑی کی تجارت کے سلسلے میں آتے رہتے تھے۔اس لئے یہاں چھوٹے چھوٹے ہوٹل موجود تھے۔صفدر شہر سے لباس تو خرید لایا تھا لیکن یہاں میک اپ کا سامان نہ مل سکا تھا اس لئے عمران نے صفدر کو دارالحکومت بھجوا دیا تھا تاکہ وہ وہاں سے ضروری اسلحہ اور میک اپ کا سامان لے آئے۔ہوٹل سے ایک جیپ انہیں کرائے پر مل گئی تھی اور صفدر اسی جیپ پر گیا تھا۔اسے گئے ہوئے کافی وقت گزر گیا تھا لیکن ایک تو فاصلہ کافی تھا دوسرا صفدر نے وہاں سے سامان بھی خریدنا تھا۔اس لئے انہیں معلوم تھا کہ اسے واپسی میں دیر لگے گی۔

"عمران صاحب۔کروشو اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ملنے کے

بعد یہاں پولیس تو حرکت میں آئے گی اور ظاہر ہے اس کی اطلاع رومیا بھی پہنچ جائے گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں، لیکن وہاں ہمیں کسی نے نہیں دیکھا۔ اس لئے ہم وہاں سے نکل کر اور کافی لمبا چکر کاٹ کر ادھر آئے ہیں۔ بہر حال اب جب تک صفدر نہیں آجاتا۔ ہمیں یہاں اسی حالت میں رہنا تو ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب، کیا اب ہم رومیا جائیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"تم جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل رومیا جاؤ گے جبکہ میں یہیں رہوں گا"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں بھی صالحہ کی طرح چونک پڑے۔

"کیوں عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ مس صالحہ اور مس جولیا دونوں کام کرنے کے موڈ میں ہیں اور میں ان کے راستے میں رکاوٹ بن رہا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ ان کے ہاتھوں مارا جاؤں"...... عمران نے جواب دیا لیکن لہجہ اسی طرح سنجیدہ تھا۔

"تم نے جو کچھ صفدر اور کیپٹن شکیل کو بتایا تھا وہ ہمیں بھی بتا دیتے تو ہمارا خون تو نہ جلتا۔ تم صاف بات کیوں نہیں کرتے"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میں نے سنا ہوا ہے کہ خواتین کے سامنے سچ بولنے والا مرد جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اس لئے بزرگ کہتے ہیں کہ

خواتین کے سامنے سچ بولنا بھوکے شیر کے منہ میں سر دینے کے برابر ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔ تم جان بوجھ کر ہمیں تنگ کرتے ہو۔ سمجھے"۔ جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب تم خود سوچو صالحہ کو تو میں نے تنگ نہیں کیا۔ یہ تو میری چھوٹی بہن ہے لیکن یہ مجھ سے زیادہ ناراض ہو گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ مجھے واقعی آپ پر شدید غصہ آیا تھا۔ آپ ہماری انا کو مجروح کرتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"اس لئے تو تمہیں وہاں بھیج رہا ہوں تاکہ تمہاری مجروح انا کی مرہم پٹی ہو سکے"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو عمران۔ اگر تمہارا دل ہم سے بھر چکا ہے اور تم اب ہمیں اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتے تو تمہاری مرضی ہم چیف سے بات کر کے واپس چلے جائیں گے۔ پھر تم جانو اور تمہارا کام۔ لیکن جو کچھ کہنا ہے کھل کر کہو۔ منافقت مت کرو"...... جولیا نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کم از کم تنویر کے سامنے تو یہ بات نہ کیا کرو کہ میرا دل تم سے بھر گیا ہے۔ تنویر نے سیدھی میرے دل میں گولی مار دینی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں، میں کیوں ماروں گا گولی۔ بلکہ الٹا تم سے جان چھوٹ جائے گی"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ جولیا جب میرے دل میں بھر جائے گی تو پھر تمہارے پاس کیا بچے گا"...... عمران نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ، تو تم اس پیرائے میں بات کر رہے تھے۔ پھر واقعی میں ایسا کروں گا"...... تنویر نے کھل کر کہا۔

"تم دونوں اس طرح میرے بارے میں میرے منہ پر باتیں کرتے ہو جیسے میں تم دونوں کی نظر میں کھلونا ہوں۔ کیوں۔ کیا میری کوئی شخصیت نہیں ہے۔ کیا میرے کوئی جذبات نہیں ہیں۔ کیا میری کوئی انا نہیں ہے۔ کیا میں واقعی اس لئے آئی ہوں کہ تم دونوں مرد میرے بارے میں اس انداز میں باتیں کرو"...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے، اس قدر غصے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی تو تم خود کہہ رہی تھی کہ منافقت تمہیں پسند نہیں ہے۔ اب تنویر نے صاف بات کر دی ہے تو تم ناراض ہو گئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب، آپ واقعی دوسروں کے جذبات سے کھیلتے ہیں اور میرے نزدیک یہ آپ کی سب سے بڑی خامی ہے"...... صالحہ نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ جذبات کیا کسی فٹ بال کا نام رکھ دیا گیا ہے محترمہ صالحہ

صاحبہ۔ مجھے کسی کے جذبات سے کھیلنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ میں یہ باتیں اس لئے کرتا ہوں کہ مس جولیا یہاں اپنے آپ کو اکیلا نہ سمجھے۔ مجھے خواتین کی نفسیات کا علم ہے اگر میں اور تنویر دونوں مس جولیا کے لئے اجنبی بن جائیں تو مس جولیا کو یوں محسوس ہو گا جیسے وہ لق و دق صحرا میں اکیلی رہ گئی ہو۔ یہاں اس کے بہن بھائی اور رشتہ دار تو نہیں ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم اس لئے یہ سب باتیں کرتے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی منافقت کرتے ہو"...... جولیا نے الٹا زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں، منافقت تو اس وقت ہوتی ہے جب میں کھل کر بات نہ کرتا۔ تمہاری انا ان باتوں سے مجروح نہیں ہو سکتی کیونکہ میں تمہارے جذبات سے نہیں کھیلتا بلکہ کوشش کرتا ہوں کہ تمہارے جذبات کو سہارا مل سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ رومپا میں یقیناً ایکریمیائی بدھ بھکشو انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہوں گے اور انہوں نے وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ ایسی صورت میں آپ کے ذہن میں کیا پلان ہے۔ کیا ہم بھی وہاں بدھ بھکشوؤں کے میک اپ میں جائیں گے"...... اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی کیپٹن شکیل بول پڑا۔

"صفدر کی عدم موجودگی میں اب تم نے صفدر کی سیٹ سنبھال لی ہے۔ وہ بھی اسی طرح معاملات کو سنبھالتا رہتا ہے۔ بہرحال تم

نے اچھا سوال کیا ہے۔وہاں ہمارے لئے پیشگی انتظامات کرائے گئے ہوں گے اور ہم چاہے بدھ بھکشو بن کر جائیں یا ویسے جائیں ہم وہاں آسانی سے اجنبیوں کی طرح پہچانے جائیں گے اور چونکہ ان کا ٹارگٹ ہمیں ٹریپ کرنا ہوگا اس لئے لامحالہ وہ ہمیں چیک کریں گے ۔اس لئے میں تمہیں وہاں بھیج رہا ہوں کہ میرے ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس چکر میں رہیں گے کہ مجھے ٹریس کرلیں پھر تم پر ہاتھ ڈالیں جبکہ میرا خیال ہے کہ میں دلائی لامہ کے محل میں جا کر دلائی لامہ کا میک اپ کر لوں۔سنا ہے کہ دلائی لامہ کی کنیزیں بڑی خوبصورت اور انتہائی خدمت گزار ہوتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ پھر پٹڑی سے اتر رہے ہیں عمران صاحب۔یہ معاملہ انتہائی سنجیدہ ہے ۔ہم یہاں مکمل طور پر اجنبی ہیں۔کسی بھی وقت ہمیں مارک کیا جا سکتا ہے ۔اس ہوٹل کو بھی میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے یہاں ایکریمیا کا ایسا سنٹر ہے جسے ہر قیمت پر انہوں نے بچانا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے اور زیادہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب صرف وقت گزاری کے لئے ہم سے باتیں کر رہے ہیں۔انہوں نے بہرحال کوئی نہ کوئی پلان بنا لیا ہوگا"...... صالحہ نے کہا۔

"اچھا اگر میری جگہ تم لیڈر ہوتی تو کیا پلان بناتی"...... عمران نے کہا۔

"میں تو میزائلوں سے اس پوری پہاڑی کو ہی اڑا دیتی"۔صالحہ نے

جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مبارک ہو تنویر۔ایک تمہاری ڈائریکٹ ایکشن ساتھی بھی سامنے آگئی ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"صالحہ ، کیوں تم بچوں جیسی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہو۔پوری پہاڑی کیسے میزائلوں سے اڑائی جا سکتی ہے اور کیا پہاڑی اڑنے سے وہ سنٹر بھی ساتھ ہی اڑ جائے گا۔کیا انہوں نے اسے ویسے ہی غار میں قائم کر دیا ہوگا"...... جولیا نے کہا۔

"ارے ارے ، اسے ڈانٹو مت۔ورنہ تنویر کی طرح یہ بھی ناراض ہو جائے گی۔چلو تم تو سینیئر ہو تم بتاؤ کہ تم کیا پلان بناتی"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو یہ سوچ رہی ہوں کہ بدھ بھکشوؤں میں عورتیں تو ہوتی ہی نہیں پھر ہم دونوں وہاں کس میک اپ میں جائیں گی۔اس کے لئے میں نے یہی سوچا تھا کہ میں دلائی لامہ کا پیغام لے کر وہاں جاؤں اور پھر کسی ایکریمین بدھ بھکشو پر قابو پا کر سارا سیٹ اپ معلوم کر لیا جائے"...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ ، اوہ ویری گڈ۔تم نے واقعی میرا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے ویری گڈ جولیا تم واقعی بہت گہرائی میں سوچتی ہو"...... عمران نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ، کیا مطلب۔کیا تم طنز کر رہے ہو"...... جولیا نے عمران کو اس انداز میں تعریف کرتے دیکھ کر گھبرا کر کہا۔

"نہیں، میں خلوص دل سے کہہ رہا ہوں۔ میں مسلسل سوچ سوچ کر تھک گیا تھا کہ وہاں کیسے کام کو آگے بڑھایا جائے بے شمار ترکیبیں سوچیں لیکن کوئی ترکیب فٹ نہ بیٹھ رہی تھی۔ تم نے واقعی ایک ایسی راہ سجھا دی ہے۔ تم دونوں پر میں مقامی میک اپ کر دوں گا اور مجھے معلوم ہے کہ کنیزیں دلائی لامہ کے محل سے ان بدھ بھکشوؤں کی خدمت کے لئے جاتی رہتی ہیں اور مذہبی طور پر ان کی بے حد عزت کی جاتی ہے کیونکہ ان کا تعلق دلائی لامہ سے ہوتا ہے جو تمام بدھ بھکشوؤں کا روحانی رہنما ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت اس طرح چمک اٹھا جیسے اس کے چہرے کی کھال کے نیچے طاقتور بلب جل اٹھے ہوں۔

"لیکن عمران صاحب۔ جولیا اور صالحہ دونوں تاباتی زبان تو نہیں جانتیں پھر"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا کا کھلا ہوا چہرہ یکلخت لٹک گیا۔

"ارے ذرا خوش تو ہو لینے دیا کرو۔ تم کیسے آدمی ہو کہ کسی کی دو منٹ کی خوشی بھی تمہیں برداشت نہیں ہوتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا، کیا اس کا مطلب ہے کہ تم جان بوجھ کر مجھ پر طنز کر رہے تھے"...... جولیا نے یکلخت بھڑک کر کہا۔

"میں بھی حیران تھی کہ عمران صاحب آخر اس طرح کھل کر کیسے دوسرے کی تعریف کر سکتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"میں غلط بات نہیں کر رہا تھا۔ درست کہہ رہا تھا۔ کنیزوں کے لئے ضروری نہیں کہ ان کا تعلق لازماً تابات سے ہی ہو۔ البتہ بدھ بھکشو صرف کافرستانی اور تابات کے ہو سکتے ہیں جبکہ کنیزیں کافرستان سے بھی بے شمار آتی ہیں اور جولیا اور صالحہ دونوں کافرستان کی زبان بول سکتی ہیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا جبکہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں ہلکی سی شرمندگی کا تاثر ابھر آیا تھا۔

"لیکن ہمیں کیا کرنا ہوگا"...... صالحہ نے کہا۔

"کنیزیں کیا کرتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم بتاؤ کیا کرتی ہیں"...... جولیا نے عمران کو مسکراتے دیکھ کر چونک کر کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ عمران کے مسکرانے میں اسے شرارت کا عنصر نظر آ رہا تھا۔

"خدمت۔ بدھ بھکشو ہر وقت مراقبے میں بیٹھے رہتے ہیں اس لئے ان کی غاروں کی صفائی، ان کے برتنوں کی صفائی، پانی بھر کر لے آنا، انہیں نہلانا، کھلانا پلانا وغیرہ وغیرہ"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ کام ہم سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں اپنی تجویز واپس لیتی ہوں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو ایک کنیز چلی جائے گی۔ کیوں صالحہ"...... عمران نے کہا۔

"میں لعنت بھیجتی ہوں ایسی خدمت پر"...... صالحہ نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے یہ کام تو ہر خاتون کو شادی کے بعد کرنے پڑتے ہیں۔ صفائی، ستھرائی، بچے پالنا، بچوں کو نہلانا، کھانا پکانا وغیرہ وغیرہ"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔آپ نے صفدر کو جو لسٹ بنا کر دی ہے اس میں کیا کیا سامان منگوایا ہے آپ نے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو صالحہ اور جولیا سمیت خاموش ہونٹ بھینچے بیٹھا ہوا تنویر بھی چونک پڑا۔

"یہی میک اپ کا سامان ۔چیکنگ مشینری ۔خاص ٹائپ کا اسلحہ ۔کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ نے اس فہرست کے آخر میں پہاڑیوں پر چڑھنے کے لئے مخصوص جوتے اور ہکس بھی لکھے تھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں، کیوں"...... عمران نے کہا۔

"جبکہ لومارو پہاڑی کے بارے میں نقشے پر جو تفصیل درج ہے اس کے مطابق یہ پہاڑی رومیا گاؤں کی طرف سے کٹی پھٹی ہوئی ہے اور اس میں بے شمار چھوٹی بڑی غاریں ہیں جبکہ عقبی طرف سے یہ سلیٹ کی طرح صاف اور سیدھی ہے اور ظاہر ہے کٹی پھٹی سائیڈ سے تو انسان آسانی سے اوپر چڑھ سکتا ہے ۔اس کے لئے مخصوص جوتے اور ہکس کی ضرورت نہیں پڑتی ۔اس کا مطلب ہے کہ آپ نے پلان

بنایا ہے کہ اس لومارو پہاڑی کی عقبی طرف سے اوپر چڑھا جائے اور پھر چوٹی کی طرف سے نیچے آیا جائے"...... کیپٹن شکیل نے باقاعدہ فلاسفروں کی طرح تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم سے اچھا تو تنویر ہے ۔بیمار بکرے کی طرح تھوتھنی لٹکائے خاموش بیٹھا رہتا ہے جبکہ تم اچھی بھلی مزیدار باتوں میں اپنی دانشوری سے بھنگ ڈال دیتے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم اس طرح فضول بکواس کر کے لطف لے رہے تھے"۔جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اب اور کیا کیا جائے ۔ظاہر ہے جب تک صفدر نہ آجائے اس وقت تک گپ شپ ہی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تمہارا واقعی یہی پلان ہے"......جولیا نے کہا۔

"ہاں، اس لئے کہ مجھے کروشو نے بتایا تھا کہ اصل سنٹر لومارو پہاڑی کی جڑ میں کہیں خفیہ موجود ہے جبکہ اس کا خفیہ ایریل پہاڑی کی چوٹی پر ہے جہاں سے ریز نکل کر خلا میں پھیلتی ہیں اور پھر معلومات لے کر واپس سنٹر میں جاتی ہیں اور پہاڑی کی جو ساخت کیپٹن شکیل نے بتائی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ عقبی طرف کسی قسم کے کوئی سائنسی حفاظتی انتظامات نہیں ہوں گے اور انسانی نفسیات ہے کہ وہ سامنے کی بات سوچتا ہے ۔انہوں نے تمام حفاظتی انتظامات یہی سوچ کر کئے ہوں گے کہ جو بھی آئے گا وہ ایم سنٹر کو ٹریس کرنے آئے

گا اور ان تمام غاروں کو چیک کرے گا لیکن ہم اگر اس ایریل کو تلاش کر لیں تو ہم اس سنٹر تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" وہ کیسے عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے حیران ہو کر پوچھا۔

" اس ایریل میں سے مخصوص ریز نکلتی ہیں۔ یہ ایک گول جالی نما چھجہ ہو گا جس کے نیچے مخصوص ڈبل وائر نیچے سنٹر کی مشینری سے منسلک ہو گی۔ اگر اس چھجے کو تباہ کر دیا جائے تو نیچے سارا نظام یکلخت گڑبڑ ہو جائے گا اور لامحالہ انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ اوپر ایریل میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے وہ اس کی چیکنگ کرنے اوپر آئیں گے جہاں ان میں سے ایک کو چھاپ لیا جائے گا تو پھر ہر چیز اوپن ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

" تم واقعی ذہانت کی انتہائی اعلیٰ سطح پر پہنچ چکے ہو"...... اچانک اب تک خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے، یہ تعریف نہیں ہے بدتعریفی ہے۔ خواتین عقلمندوں کو پسند نہیں کیا کرتیں کیونکہ وہ انہیں شاپنگ کرانے کی بجائے سقراط بقراط کے قول سناتے رہ جاتے ہیں"...... عمران نے فوراً ہی کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

پیٹر لوماروپہاڑی کی چوٹی سے ذرا نیچے ایک غار میں موجود تھا۔ اس بڑے سے غار میں دیواروں کے ساتھ تین قدآدم مشینیں نصب تھیں اور غار کے آخری حصے میں ایک بڑی سی میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین رکھی ہوئی تھی جس کے سامنے پیٹر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ پیٹر اس وقت اپنے اصل روپ میں تھا۔ اس نے جیکٹ اور پینٹ پہنی ہوئی تھی۔ غار کا دہانہ بند تھا اور غار کے اندر باقاعدہ روشنی ہو رہی تھی۔ غار بند ہونے کے باوجود ہوادار تھا کیونکہ اس میں اس سلسلے میں خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔ پیٹر کی نظریں مستطیل مشین کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جو روشن تھی۔ اس سکرین کے چار حصے تھے جن میں ہر حصے کا منظر علیحدہ علیحدہ نظر آ رہا تھا۔ ایک حصے میں لوماروپہاڑی کا سب سے نچلا حصہ نظر آ رہا تھا جو رومپا گاؤں سے ملتا تھا۔ دوسرے حصے میں گاؤں کا کافی بڑا حصہ نظر آ رہا تھا جہاں مکانات

بھی تھے اور لوگ اور بدھ بھکشو ادھر ادھر آجا رہے تھے ۔ تیسرے حصے میں آسمان نظر آرہا تھا اور چوتھے حصے میں لو مارو پہاڑی کا چوٹی سے لے کر نیچے تک پورا منظر نظر آرہا تھا۔ پیٹر انتہائی مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا کیونکہ لو مارو پہاڑی کے غاروں میں موجود ایکریمین بدھ بھکشوؤں کو اس نے دوسری متبادل پہاڑیوں پر بھجوا دیا تھا اور اب غاروں میں وہ بدھ بھکشو موجود تھے جو مقامی بھی تھے اور اس سارے معاملے میں لاتعلق بھی تھے ۔ اس کے باوجود اس نے ان تمام غاروں میں خصوصی آلات لگائے ہوئے تھے تاکہ اگر کوئی اجنبی کسی بھی طرح کسی غار میں داخل ہو تو اسے آسانی سے چیک کر کے کور کیا جاسکے ۔ اصل ایم سنٹر جس انداز میں خفیہ تھا وہاں تک ویسے بھی کوئی آدمی نہ پہنچ سکتا تھا اور ویسے بھی وہاں صرف مشینری تھی اور کوئی آدمی نہ تھا البتہ اس کا ایک کنٹرولنگ پوائنٹ ہٹ کر ایک خفیہ غار میں بنایا گیا تھا جس کے اندر چار آدمی کام کرتے رہتے تھے ۔ ان کا کام مشینری کے ذریعے حاصل کردہ معلومات کا تجزیہ کرنا اور پھر ان میں سے جو ضروری ہوں انہیں خصوصی مشینری کے ذریعے ایکریمیا ٹرانسفر کرنا تھا اور یہ کام مشینری کے ذریعے مسلسل ہوتا رہتا تھا لیکن یہ کنٹرول سنٹر لو مارو پہاڑی میں نہیں تھا بلکہ اس سے ہٹ کر دو پہاڑیاں پیچھے ایک دوسری پہاڑی کے اندر تھا جس کے بارے میں کوئی بھی نہ جانتا تھا۔ چاروں قدآدم مشینیں مسلسل چل رہی تھیں۔ اس لئے اسے معلوم تھا کہ گاؤں کا جتنا حصہ اور لو مارو پہاڑی کے جو جو حصے نظر آرہے ہیں وہاں

کوئی بھی آدمی کسی بھی میک اپ میں آتا تو اسے آسانی سے یہاں چیک کیا جاسکتا تھا۔ اس پوائنٹس پر اس نے ایسے آلات لگائے ہوئے تھے جن کی مدد سے وہ یہاں بیٹھے بیٹھے پوری پہاڑی اور گاؤں کے اس حصے میں کسی بھی انسان کو ریز فائر کر کے اڑا سکتا تھا۔ اس لئے وہ ہر لحاظ سے مطمئن بیٹھا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو پیٹر چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ کارسن کالنگ ۔ اوور"...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو پیٹر چونک پڑا۔ کیونکہ کارسن کنٹرول روم کا انچارج تھا۔

" یس، پیٹر بول رہا ہوں۔ کیوں کال کی ہے ۔ اوور"...... پیٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب، ایم سنٹر کی مشینری میں گڑبڑ ہو گئی ہے ۔ سارا نظام ہی الٹ پلٹ ہو گیا ہے ۔ اس لئے مجھے مجبوراً کال کرنا پڑی ہے ۔ اوور"...... کارسن نے کہا تو پیٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ اوور"...... پیٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

" جناب، میں نے جو چیکنگ کی ہے اس کے مطابق ایم سنٹر کے ایریل میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے ۔ شاید کوئی پرندہ اس سے ٹکرا گیا ہے جس کی وجہ سے حساس تاریں گڑبڑ ہو گئی ہیں ۔ اوور"...... کارسن نے کہا تو پیٹر نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے گا۔ اوور"...... پیٹر نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب، مجھے سپیشل ہیلی کاپٹر پر چوٹی پر جا کر اسے ٹھیک کرنا پڑے گا اور اس کے لئے آپ کی اجازت کی ضرورت ہے۔ اوور"۔ کارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو لیکن تم ٹرانسمیٹر اپنے ساتھ رکھو گے اور کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں مجھے رپورٹ دو گے۔ اوور"۔ پیٹر نے کہا۔

"چوٹی پر کیا ایمرجنسی ہو سکتی ہے جناب۔ میں ایریل ٹھیک کر کے واپس چلا آؤں گا۔ اوور"...... کارسن نے کہا۔

"پھر بھی اس وقت چونکہ حالات خاصے کشیدہ ہیں اس لئے کہہ رہا ہوں۔ بہرحال جلد از جلد کام کرو تاکہ خرابی زیادہ نہ بڑھ جائے۔ اوور اینڈ آل"...... پیٹر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ گڑبڑ بھی اب ہونا تھی"...... پیٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس کی نظریں سکرین پر جم گئیں لیکن سب کچھ اوکے تھا۔ تھوڑی دیر بعد اسے ایک چھوٹا سا ہیلی کاپٹر بائیں طرف سے اڑ کر لومارو پہاڑی کی چوٹی کی طرف آتا دکھائی دیا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ یہ سپیشل ہیلی کاپٹر تھا اور اسے معلوم تھا کہ کارسن اس ہیلی کاپٹر پر پہنچ رہا ہے تاکہ ایریل کو ٹھیک کر سکے اور پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر پہاڑی کی چوٹی پر اتر کر سکرین سے غائب ہو گیا۔

"اب نجانے کب پہنچیں گے یہ لوگ"...... پیٹر نے سر کرسی کی اونچی پشت پر ٹکاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ چونک کر سیدھا ہو گیا کیونکہ ہیلی کاپٹر ایک بار پھر اڑتا ہوا سکرین پر نظر آنے لگا تھا اور اس کا رخ اسی طرف تھا جس طرف سے وہ آیا تھا۔

اس کا مطلب ہے کہ معمولی گڑبڑ تھی جسے کارسن نے جلد ہی ٹھیک کر لیا ہو گا"...... پیٹر نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر سکرین سے غائب ہو گیا۔ پھر تقریباً پچیس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کارسن کالنگ۔ اوور"...... کارسن کی متوحش آواز سنائی دی تو پیٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"یس، پیٹر بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ہے جو تم اس انداز میں بات کر رہے ہو۔ اوور"...... پیٹر نے چونک کر کہا۔

"باس، غضب ہو گیا ہے۔ یہاں تمام مشینری گولیاں مار کر تباہ کر دی گئی ہے اور باقی تینوں انجینئروں کی یہاں لاشیں پڑی ہوئی ہیں باس۔ اوور"...... کارسن نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا مطلب۔ اوور"۔ پیٹر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"یہ ہو چکا ہے باس۔ آپ فوراً آ جائیں۔ اوور"...... دوسری طرف

سے کہا گیا تو پیٹر یکلخت اچھل پڑا۔

" اوہ، تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"...... پیٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" کنٹرولنگ سیکشن سے باس اور کہاں سے بول سکتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کارسن نے جواب دیا۔

" تم وہیں ٹھہرو۔ میں پہنچ رہا ہوں۔ یہ تو غضب ہو گیا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... پیٹر نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس نے ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ہیلو، پیٹر کالنگ۔ اوور"...... پیٹر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ کراؤن اٹنڈنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" کراؤن۔ کنٹرولنگ سیکشن میں کوئی گڑبڑ ہے۔ پہلے میری بات غور سے اور توجہ سے سن لو۔ کنٹرولنگ سیکشن سے کارسن کی پہلے کال آئی کہ ایریل میں گڑبڑ ہو گئی ہے جس کی وجہ سے مشینری میں گڑبڑ ہو گئی ہے اور وہ اسے سپیشل ہیلی کاپٹر پر ٹھیک کرنے لوماروپہاڑی کی چوٹی پر آنا چاہتا ہے۔ میں نے اسے اجازت دے دی اور پھر میں نے سکرین پر اس کا سپیشل ہیلی کاپٹر پہاڑی پر اترتے دیکھا۔ پھر کچھ دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر واپس چلا گیا اور اب کارسن کی کال آئی ہے کہ کنٹرول

سیکشن کی تمام مشینری گولیوں سے تباہ کر دی گئی ہے اور وہاں موجود تینوں انجنیئروں کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... پیٹر نے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے باس۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کراؤن کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"یہی بات تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ بہرحال سنو۔ تمہیں معلوم ہے کہ کارسن کنٹرولنگ سیکشن کا انچارج ہے اور میں اس وقت چونکہ اوور آل انچارج ہوں اس لئے وہ مجھے جناب کہہ کر ضرور بات کرتا تھا لیکن اس نے مجھے باس کہہ کر کبھی بات نہیں کی جبکہ اب اس نے مجھے مسلسل باس کہا ہے جس سے مجھے شک پڑا ہے کہ یہ سب کوئی گہری سازش ہے۔ تم تو کنٹرولنگ سیکشن کے قریب موجود ہو۔ اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں جاؤ لیکن انتہائی احتیاط سے۔ اگر کوئی دشمن ایجنٹ وہاں ہوں تو تم نے انہیں بے ہوش کرنا ہے ہلاک نہیں کرنا اور اگر نہ ہوں اور کارسن درست کہہ رہا ہے تب مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو گے۔ اوور"...... پیٹر نے کہا۔

" یہ آپ نے خصوصی طور پر بے ہوش کرنے والی بات کیوں کی ہے۔ اوور"...... کراؤن نے پوچھا۔

" اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ صرف ٹریپ ہو اور مشینری تباہ نہ کی گئی ہو لیکن اگر فائرنگ شروع ہو گئی اور یہ لوگ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو پھر وہ سنٹر کی مشینری بھی تباہ کر سکتے ہیں جو ہمارے لئے ناقابل تلافی نقصان کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ اس لئے تم نے انہیں بے

ہوش کرنا ہے بلکہ تم ایسا کرو کہ اس سیکشن کے قریب پہنچ کر کھڑکی کے سوراخ میں سے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دینا۔ پھر نیچے جانا اور چیکنگ کرنا۔ پھر مجھے رپورٹ دینا۔ پھر میں مزید احکامات دوں گا۔ اوور"...... پیٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کراؤن نے کہا۔

"میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا۔ اوور اینڈ آل"...... پیٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں آنے کی بجائے اتنی دور کنٹرولنگ سیکشن میں کیسے پہنچ گئے۔ آخر یہ کیسے ہو گیا"...... پیٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر غار میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ وہ مسلسل ٹہلتا رہا اور ساتھ ساتھ اس طرح میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھتا جیسے اسے انتہائی شدت سے کال کا انتظار ہو اور پھر اسے اس انداز میں ٹہلتے ہوئے نصف گھنٹہ گزرا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو پیٹر اس طرح ٹرانسمیٹر پر جھپٹا جیسے بھوکا عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کراؤن کالنگ۔ اوور"...... کراؤن کی تیز اور پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس، پیٹر اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... پیٹر نے

انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"باس، یہاں چھ افراد بے ہوش پڑے ہیں۔ دو عورتیں اور چار مرد۔ کارسن کی لاش بھی پڑی ہوئی ہے۔ اس کی گردن کو کچل کر ہلاک کیا گیا ہے لیکن مشینری تباہ نہیں کی گئی۔ اوور"...... دوسری طرف سے کراؤن نے کہا۔

"چھ افراد۔ دو عورتیں اور چار مرد۔ ویری بیڈ۔ تو یہ پاکیشیائی ایجنٹ واقعی وہاں پہنچ گئے ہیں۔ کارسن کے علاوہ باقی انجینئروں کا کیا ہوا۔ اوور"...... پیٹر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ان تینوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ انہیں گولیاں ماری گئی ہیں۔ اوور"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"اور وہ سپیشل ہیلی کاپٹر۔ وہ کہاں ہے۔ اوور"...... پیٹر نے پوچھا۔

"وہ یہاں موجود ہے۔ اوور"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"تمہارے ساتھ کوئی ایسا آدمی ہے جو یہ ہیلی کاپٹر یہاں لے آسکتا ہو۔ پہاڑی کے اوپر۔ اوور"...... پیٹر نے کہا۔

"یس باس۔ مورس ہے۔ وہ بہترین پائلٹ ہے۔ اوور"۔ کراؤن نے چونک کر کہا۔

"تم مورس کو ہیلی کاپٹر دے کر یہاں بھیج دو میرے پاس۔ میں ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچوں گا اور سنو۔ میرے آنے تک ان لوگوں کو کسی صورت ہوش میں نہیں آنا چاہئے۔ اوور"...... پیٹر نے کہا۔

"انہیں گولیوں سے اڑا دوں تاکہ ہر قسم کا رسک ہی ختم ہو جائے اوور"...... کراؤن نے کہا۔

"نہیں، میں پہلے ان کے میک اپ چیک کراؤں گا لیکن انہیں گولیاں بے ہوشی کے عالم میں ہی ماری جائیں گی۔ جب تک یہ بے ہوش پڑے ہیں تب تک ان کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن انہیں ہوش میں لے آنا خطرناک ہو سکتا ہے۔ اوور"...... پیٹر نے کہا۔

"اوکے باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پیٹر نے بھی اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت لومارو پہاڑی کی عقبی طرف موجود تھا۔ صفدر اسلحہ اور سامان لے آیا تھا اور پھر انہوں نے تاباتی میک اپ کرنے کے بعد لاسنکی سے ایک بڑی جیپ حاصل کی اور اس جیپ کے ذریعے وہ براہ راست رومپا گاؤں میں داخل ہونے کی بجائے چکر کاٹ کر سائیڈ سے ہوتے ہوئے پہاڑی کے عقب میں پہنچ گئے تھے۔ لومارو پہاڑی عقبی طرف سے واقعی سیدھی اور ڈھلوانی تھی لیکن اس میں بعض جگہیں ایسی تھیں جو قدرے کٹی پھٹی تھیں اور چونکہ پہاڑیوں پر چڑھنے والے مخصوص جوتے اور ہک ان کے پاس موجود تھے اس لئے عمران کو اطمینان تھا کہ وہ بغیر کسی پریشانی کے اوپر پہنچ جائیں گے۔

"عمران صاحب۔ اوپر موجود ایریل کو تو باقاعدہ چھپایا گیا ہوگا۔ اسے آپ کس طرح تلاش کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"جویندہ یابندہ۔ مطلب ہے جو تلاش کرتا ہے وہ پالیتا ہے۔ اس لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مخصوص جوتے پہن کر اور اسلحہ وغیرہ کے تھیلے پشتوں پر لاد کر وہ سب کٹی پھٹی جگہوں سے اوپر چڑھنے لگ گئے۔ جیپ انہوں نے ایک ایسی جگہ پر چھپا کر کھڑی کی تھی کہ جب تک خاص طور پر اسے نزدیک آکر چیک نہ کیا جائے اس وقت تک اسے دیکھا نہ جا سکتا تھا اور پھر تقریباً تین گھنٹوں کی مسلسل مشقت کے بعد وہ چوٹی پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ سوائے عمران کے باقی سب کے چہروں پر شدید تھکاوٹ کے تاثرات نمایاں تھے۔ خاص طور پر جولیا اور صالحہ کی حالت تو خاصی خراب تھی۔

"کچھ دیر آرام کر لو لیکن خیال رکھنا۔ کسی جگہ سے تمہیں چیک نہ کر لیا جائے"...... عمران نے ان کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم تو نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہو۔ تم پر تو مشقت کوئی اثر ہی نہیں کرتی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں یہ مشقت ریہرسل سمجھ کر برداشت کرتا ہوں اس لئے اس کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"ریہرسل۔ کس کی ریہرسل"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"شادی کے بعد جو مشقت اٹھانی پڑتی ہے اس کی"...... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسے ایریل کی تلاش تھی۔ کچھ آگے جا کر وہ رک گیا۔ اس نے جیب

میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس نے اس کا بٹن دبایا تو باکس پر ایک ڈائل سا روشن ہو گیا۔ ڈائل پر ایک سرخ رنگ کی لائن نظر آ رہی تھی جبکہ ایک زرد رنگ کی لائن کراس کر رہی تھی۔ عمران کافی دیر تک دونوں لائنوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے باکس کا بٹن آف کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال کر وہ آگے بڑھ گیا۔ یہ باکس وہ پاکیشیا سے ہی ساتھ لایا تھا تاکہ معلومات حاصل کرنے والی ویوز کو چیک کر سکے اور اس وقت دونوں لائنوں کی کراسنگ اور ان کی سمتوں نے اسے بتا دیا تھا کہ ایریل اس جگہ سے کس سمت میں اور کتنے فاصلے پر موجود ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ آگے بڑھتے بڑھتے رک گیا۔ چٹانوں کا ایک پیالہ سا بنا ہوا نظر آ رہا تھا اور اس پیالے کو دیکھ کر عمران مسکرا دیا کیونکہ اس پیالے کی بناوٹ قدرتی نہ تھی بلکہ انسانی ہاتھوں کی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ اس پیالے کے اندر ایریل رکھا گیا ہے۔ وہ اوپر چڑھا اور پھر جب وہ اس پیالے کے اوپر پہنچا تو یہ دیکھ کر ٹھٹھک گیا کہ پیالہ اوپر سے کھلا ہوا نہ تھا بلکہ اوپر سیاہ رنگ کا باقاعدہ غلاف بنا ہوا تھا اور یہ غلاف کسی نامعلوم دھات کا تھا۔ اس میں باریک باریک لائنوں کی تعداد میں سوراخ تھے۔ عمران چند لمحے غور سے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کی نال ایک سوراخ پر رکھ کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو جھٹکا لگا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر مسرت سے اچھل پڑا کہ غلاف کا وہ حصہ فائرنگ سے ٹوٹ گیا تھا جہاں عمران نے فائر کیا تھا اور نیچے

سفید چمکدار رنگ کی پلیٹ نظر آ رہی تھی۔ عمران نے مزید فائرنگ کر کے تقریباً تمام غلاف توڑ دیا۔ لیکن فائرنگ کا اس سفید چمکدار پلیٹ پر کوئی اثر نہ ہوا تھا۔ وہ ویسے ہی صحیح سالم موجود تھی۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا۔ پھر اس نے ایک سائیڈ پر موجود چھوٹی سی چٹان کو دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور پوری قوت سے اس پلیٹ پر مار دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور پلیٹ ایک سائیڈ سے ٹوٹ کر نیچے گر گئی جبکہ دوسری سائیڈ ویسے ہی لٹک سی گئی۔ عمران تیزی سے واپس مڑا اور پھر نیچے اتر کر وہ دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا جو شاید فائرنگ اور دھماکے کی آوازیں سن کر پریشانی کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا۔ یہ فائرنگ اور دھماکہ کیسا تھا"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران نے انہیں تفصیل بتا دی۔

"تو اب کیا ہوگا"...... جولیا نے کہا۔

"اب ہم نے یہاں اس طرح چھپنا ہے کہ نیچے سے آنے والے ہمیں دیکھ نہ سکیں۔ لازماً اسے ٹھیک کرنے والے اوپر آئیں گے اور ہم نے ان سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب اس طرح چٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے کہ کسی طرف سے اوپر آنے والے انہیں فوری طور پر چیک نہ کر سکیں۔ عمران بھی جولیا کے ساتھ ایک چٹان کی اوٹ میں سمٹا ہوا تھا کہ اچانک پہاڑی کی سائیڈ سے ایک چھوٹا سا ہیلی کاپٹر اوپر آتا دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ ہیلی کاپٹر اوپر آیا اور پھر اس پیالے کے قریب ایک مسطح

جگہ پر اتر گیا۔ اس میں سے ایک لمبے قد کا آدمی ہاتھ میں ایک مکینیکل بیگ اٹھائے نیچے اترا اور تیزی سے اوپر پیالے کی طرف چڑھنے لگا۔

"یہ اکیلا ہے۔ اسے قابو کرنا ہوگا۔ تم یہیں رکو میں جا رہا ہوں"...... عمران نے جولیا سے کہا اور تیزی سے چٹان کی اوٹ سے نکل کر دوسری چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا اس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچا تو وہ اچانک جھپٹ کر ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا کیونکہ ہیلی کاپٹر میں آنے والا پیالے سے نیچے اتر رہا تھا۔ اس کا چہرہ متوحش سا نظر آ رہا تھا۔

"یہ تو اسے کسی نے باقاعدہ توڑا ہے۔ مجھے پیٹر کو اطلاع دینا ہوگی"...... اس آدمی نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور پھر ہیلی کاپٹر پر چڑھنے کے لئے آگے بڑھا ہی تھا کہ عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر زمین پر گرا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پر پیر رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس آدمی کے ہاتھ پیر جھٹکے سے ڈھیلے پڑ گئے۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا پیچھے موڑا تو اس آدمی کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم، مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ میرا نام کارسن ہے۔ کارسن"...... اس آدمی نے انتہائی بے چارگی بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی تلاشی لو"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا جو ابھی تک ادھر ادھری چٹانوں کی اوٹ میں تھے۔ عمران کی آواز سنتے ہی وہ باہر آگئے اور پھر صفدر نے جھک کر اس آدمی کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ لیکن اس کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ نہ تھا البتہ ایک خصوصی ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

"اس کی بیلٹ کھول کر اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دو"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔ جبکہ عمران نے پیر پہلے ہی ہٹالیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کو اٹھا کر کھڑا کر دیا گیا جبکہ اس دوران کیپٹن شکیل ہیلی کاپٹر میں داخل ہو کر اس کا جائزہ لے چکا تھا۔

"اب بتاؤ کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو۔ سب کچھ بتا دو ورنہ ایک لمحے میں ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی تمہاری"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو کارسن کا جسم عمران کی ایک ہی گھرکی سے کانپنے لگ گیا۔

"مم، میں انجینئر ہوں۔ انجینئرنگ سیکشن کا انچارج ہوں۔ میں تو ایریل ٹھیک کرنے آیا تھا"...... کارسن نے رک رک کر کہا لیکن اب پہلے کی نسبت اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

"کہاں ہے یہ انجینئرنگ سیکشن۔ تفصیل بتاؤ۔ جلدی"۔ عمران نے کہا تو کارسن نے پوری تفصیل بتا دی۔

"اصل ایم سنٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ تو اس پہاڑی کے نیچے وادی میں کہیں خفیہ ہے۔ وہاں صرف مشینری ہے۔ کوئی آدمی نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو معلوم ہے"۔ کارسن نے کہا اور پھر عمران نے اس سے پے در پے سوالات کر کے یہاں کا پورا سیٹ اپ معلوم کر لیا۔ جو نقشہ سامنے آیا تھا اس کے مطابق یہاں کا انچارج پیٹر ہے جو اس پہاڑی کی چوٹی سے ذرا نیچے ایک کیموفلاج غار میں مشینری سمیت موجود ہے اور پہاڑی کے دامن سے لے کر چوٹی تک سامنے کا پورا علاقہ اور رومپا گاؤں کا ایک بڑا حصہ مشینری سے مسلسل چیک ہو رہا ہے۔ تمام ایکریمین بدھ بھکشو یہاں سے کسی خفیہ مقامات پر منتقل کر دیئے گئے ہیں اور ان کی جگہ مقامی بدھ بھکشو غاروں میں موجود ہیں جو اس ایم سنٹر سے قطعی لاتعلق ہیں اور اس غار میں ایسی مشینری موجود ہے کہ اس کی رینج میں آنے والے ہر آدمی کا میک اپ بھی غائب ہو جاتا ہے۔ مختلف پوائنٹس پر دس مسلح تربیت یافتہ افراد بھی موجود ہیں جو پیٹر کے حکم پر تیزی سے دشمنوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اس نے واقعی پوری تفصیل بتا دی تھی کیونکہ وہ فیلڈ کا آدمی نہیں تھا بلکہ محض انجینئر تھا۔ عمران نے اس سے تفصیل معلوم کی اور پھر وہ سب ساتھیوں سمیت کارسن کو ساتھ لے کر اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا۔ گو ہیلی کاپٹر خاصا چھوٹا سا تھا لیکن وہ سب بہرحال اس میں سمٹ سمٹا کر سوار ہو گئے تھے۔ پائلٹ سیٹ پر خود عمران تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ہیلی کاپٹر بلند ہو کر جیسے ہی چوٹی سے آگے جائے گا وہ پیٹر کی مشین کی سکرین پر نظر آنے لگ جائے گا۔ اگر

وہ چاہتا تو اسے عقبی طرف سے لے جا سکتا تھا لیکن چونکہ کارسن نے اسے وہ روٹ بتا دیا تھا جس روٹ سے آیا تھا۔ اس لئے عمران نے واپسی کے لئے بھی اسی روٹ کا ہی انتخاب کیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر تیزی سے پہاڑی کو کراس کرتا ہوا اس پہاڑی کی طرف بڑھتا چلا گیا جو اس لومارو پہاڑی سے کافی فاصلے پر تھی۔ عمران بڑے اطمینان سے ہیلی کاپٹر اڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"اس کے باقی تینوں ساتھیوں کا فوری خاتمہ کرنا ہے"۔ عمران نے پاکیشیائی زبان میں صفدر اور دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا وہاں موجود مشینری بھی تباہ کرنی ہے"...... صفدر نے بھی پاکیشیائی زبان میں پوچھا۔

"فوری طور پر نہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ وہاں پہنچ کر اس پیٹر کو کسی طرح وہاں بلواؤں۔ وہ وہاں آگیا تو سب کچھ اوکے ہو جائے گا۔ عمران نے پاکیشیائی زبان میں جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر اس پہاڑی کے دامن میں مخصوص جگہ پر پہنچ کر اترا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترے اور دوڑتے ہوئے غار کے اس کھلے دہانے کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں بقول کارسن انجینئرنگ سیکشن تھا اور پھر جب تک عمران کارسن کو لے کر نیچے اترا۔ غار سے فائرنگ کے ساتھ ساتھ انسانی چیخیں سنائی دیں۔

"تم، تم نے میرے ساتھیوں کو مار دیا۔ مار دیا ہے"...... کارسن نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے غوطہ لگایا اور چٹان کے پیچھے چھپنے ہی لگا تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل نکالا اور ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے کارسن چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور تڑپنے لگا لیکن چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہو گیا۔

"تم نے اسے ہلاک کیوں کر دیا۔ وہ آسانی سے پکڑا جا سکتا تھا"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اسے اس لئے زندہ لایا تھا کہ اس کی پیٹر سے بات چیت کرا کر اسے یہاں بلواؤں گا لیکن اب اس نے جو حرکت کی ہے اس سے ایسا ممکن نہ رہا تھا۔ اس لئے اب اسے ساتھ لگائے رکھنا اپنے آپ کو رسک میں ڈالنا تھا"...... عمران نے کہا اور جولیا اور صالحہ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ صفدر اور اس کے ساتھی اس دوران غار کے دہانے سے باہر آ گئے تھے۔ عمران ان کے ساتھ چلتا ہوا غار کے دہانے میں داخل ہوا تو غار آگے جا کر مڑ گئی تھی اور پھر ایک خاصا وسیع کمرہ تھا جسے مصنوعی طور پر بنایا گیا تھا اور وہاں مشینری نصب تھی۔ وہاں تین افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"عمران صاحب، یہاں حفاظتی انتظامات نہیں کئے گئے۔ اس کی وجہ"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کارسن باہر گیا تھا اس لئے حفاظتی انتظامات آف کر دیئے گئے۔

اب بھی ہیلی کاپٹر کی آواز سن کر وہ یہی سمجھے ہوں گے کہ کارسن واپس آیا ہے ورنہ یہ دہانہ ہی سرے سے غائب ہو جاتا"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے اس مشینری کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک جائزہ لینے کے بعد وہ مڑا۔

"وہ ٹرانسمیٹر کہاں ہے جو کارسن کی جیب سے نکلا تھا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"کارسن کی لاش بھی اٹھا کر یہاں ڈال دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو، کارسن کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کارسن کی آواز میں بڑے متوحش لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"یس پیٹر بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ہے جو تم اس انداز میں بات کر رہے ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"باس غضب ہو گیا ہے۔ یہاں تمام مشینری گولیاں مار کر تباہ کر دی گئی ہے اور باقی تینوں انجینئروں کی یہاں لاشیں پڑی ہوئی ہیں باس۔ اوور"...... عمران نے لہجے کو اور زیادہ متوحش بناتے ہوئے کہا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا مطلب۔ اوور"۔ دوسری طرف سے پیٹر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"یہ ہو چکا ہے باس۔ آپ فوراً آ جائیں۔ اوور"...... عمران نے اسی

لہجے میں کہا۔

"اوہ، تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران پیٹر کا لہجہ سن کر چونک پڑا۔

"کنٹرولنگ سیکشن سے باس اور کہاں سے بول سکتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم وہیں ٹھہرو میں پہنچ رہا ہوں۔ یہ تو واقعی غضب ہو گیا۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ پیٹر کسی بات پر چونک پڑا ہے۔ اس لئے اب ہمیں انتہائی محتاط رہنا ہے"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ہمیں باہر نکل کر چھپ جانا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں، ہو سکتا ہے کہ وہ سکرین پر ارد گرد کا علاقہ چیک کرے کیونکہ وہ مشینری تباہ کرنے والوں کو پہلے ٹریس کرنے کی کوشش کر سکتا ہے اور ہمیں اس انداز میں چھپنا ہو گا کہ جیسے ہی وہ خود آئے اسے چھاپ لیا جائے اور اگر اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہوں تو اسے چھاپنے کے بعد ان کا خاتمہ کر دیا جائے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر عمران کی ہدایت کے مطابق وہ سب اس غار کے اندر ہی اس انداز میں چھپ کر کھڑے ہو گئے کہ آنے والوں پر آسانی سے قابو پا سکیں جبکہ عمران خود بیرونی دہانے کے قریب ایک دراڑ میں اس انداز میں سمٹا ہوا کھڑا تھا کہ فوری طور پر

اس پر فائر نہ کھولا جا سکتا تھا۔ اس کے ساتھ صفدر تھا جبکہ باقی ساتھی اندرونی غار میں تھے۔ وہ وہاں بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ عمران کے کان بیرونی طرف لگے ہوئے تھے کہ اچانک اسے اندر سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کچھ لوگ نیچے گرے ہوں تو اس نے صفدر کو اشارہ کیا اور صفدر تیزی سے اندر دوڑ گیا لیکن اسی لمحے عمران کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے چھت کے چلتے ہوئے پنکھے سے باندھ دیا ہو۔ اس نے تیزی سے اپنے ذہن کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن پلک جھپکنے میں تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

پیٹر کو جب اطلاع مل گئی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر دیا گیا ہے تو اس نے چیکنگ غار کا دہانہ اوپن کیا اور پھر ایک مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد تیز سیٹی کی آواز مشین سے نکلنے لگی اور پیٹر نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پیٹر کالنگ۔ اوور"...... پیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آرتھر اٹنڈنگ یو فرام رومپا سنٹر۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آرتھر۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو کنٹرولنگ سیکشن میں بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اپنے آدمی ساتھ لے کر کنٹرولنگ سیکشن پہنچو اور انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر رومپا سنٹر لے جاؤ۔ لیکن یہ سن لو کہ انہیں کسی صورت ہوش میں نہیں آنا چاہئے

اور میرے لئے ایک چھوٹا ہیلی کاپٹر لو مارو چیکنگ سنٹر پر بھجوا دو۔ میں اس ہیلی کاپٹر پر کنٹرولنگ سیکشن جاؤں گا اور پھر واپس رومپا سنٹر پہنچوں گا۔ اوور"...... پیٹر نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ کو آنے میں کتنا وقت لگے گا۔ اوور"...... آرتھر نے پوچھا۔

"کیوں، تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اوور"...... پیٹر نے چونک کر اور قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اس لئے باس کہ اگر آپ کو دیر لگ سکتی ہو تو میں انہیں یہاں لا کر طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دوں۔ اوور"...... آرتھر نے کہا۔

"ہاں، یہ ٹھیک رہے گا۔ اس طرح خاصا اطمینان رہے گا۔ اوور"...... پیٹر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پیٹر نے اوور اینڈ آل کہہ کر مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے بعد اس نے ساتھ پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پیٹر کالنگ۔ اوور"...... پیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ کراؤن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کراؤن کی آواز سنائی دی۔

"کراؤن۔ آرتھر جیپیں لے کر کنٹرولنگ سیکشن پہنچ رہا ہے۔ تم نے ان بے ہوش افراد کو ان جیپوں میں ڈال دینا ہے۔ وہ انہیں

رومپا سنٹر لے جائے گا۔ میں ہیلی کاپٹر پر آ رہا ہوں۔ اوور"...... پیٹر نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کراؤن نے کہا تو پیٹر نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ چیف کو ایکریمیا میں کال کر کے ساری سچوئیشن بتا دے لیکن پھر اس نے فوری طور پر ایسا کرنے کا ارادہ بدل دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اسے جھوٹ بولنا پڑے گا کہ اس نے انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا ہے اور اگر بعد میں یہاں سے چیف کی رپورٹ مل گئی کہ اس نے جھوٹ بولا ہے تو وہ اس کے خلاف کوئی بھی ایکشن لے سکتا ہے۔ اس لئے اس نے سوچا کہ آخر میں جب وہ ان کا خاتمہ کر دے گا اور تمام حالات کو اچھی طرح چیک کر لے گا تو پھر خود ہی چیف کو تفصیل بتا دے گا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک چھوٹا سا ہیلی کاپٹر اسے سامنے سے اڑ کر غار کے دہانے کی طرف آتا دکھائی دیا۔ ہیلی کاپٹر ٹو سیٹر تھا اور خاصا چھوٹا تھا۔ اس کے باوجود اس غار کا دہانہ اتنا بڑا نہ تھا کہ ہیلی کاپٹر اندر آ سکتا۔ لیکن چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر غار کی سائیڈ کے قریب اس طرح فضا میں معلق ہو گیا کہ اس کا دروازہ غار کی اندرونی طرف کو کھل سکتا تھا۔ پیٹر ساری مشینری پہلے ہی آف کر چکا تھا۔ اس لئے وہ اٹھا اور آگے بڑھ گیا۔ ہیلی کاپٹر سے سیڑھی نکل کر غار کے دہانے سے لگ گئی تو پیٹر اس سیڑھی کی مدد سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا تو پائلٹ نے ایک بٹن پریس کر کے سیڑھی اندر ایڈجسٹ کی اور ہیلی

کاپٹر کا دروازہ بند ہو گیا تو ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھا اور پھر پہاڑی کے اوپر سے گزر کر وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ پیٹر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر نیچے ایک پہاڑی کے دامن میں کھڑے ہوئے ہیلی کاپٹر کے قریب ایک مسطح جگہ پر اتر گیا تو پیٹر نیچے اترا۔ اسی لمحے ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔

"کیا ہوا کراؤن۔ آرتھر لے گیا انہیں یا نہیں"...... پیٹر نے اس آدمی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ روانہ ہوا ہے"۔ کراؤن نے جواب دیا۔

"تم نے واقعی کام دکھایا ہے کراؤن کہ ان انتہائی خطرناک ایجنٹوں کو اس طرح بے بس کر دیا ہے۔ میں چیف کو رپورٹ دیتے ہوئے خاص طور پر تمہاری تعریف کروں گا"...... پیٹر نے کہا تو کراؤن کا چہرہ چمک اٹھا۔

"تھینک یو باس"...... کراؤن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں غار میں داخل ہو گئے۔

"شکر ہے تمام مشینری محفوظ ہے لیکن تم نے کونسی گیس فائر کی تھی۔ اس کا اثر کتنے عرصے تک رہتا ہے"...... پیٹر نے چونک کر کہا۔

"تھری ایکس گیس۔ وہ انتہائی زود اثر ہوتی ہے اور اس کا اثر دس گھنٹوں تک رہتا ہے۔ میں نے کھڑکی سے اسے فائر کیا تھا۔ اس طرح انہیں پتہ ہی نہیں چل سکا۔ ویسے چار افراد مشین روم میں چھپے ہوئے

تھے اور دو غار کے دہانے کے قریب پڑے ہوئے ملے ہیں"۔ کراؤن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب جب تک متبادل انتظامات نہ ہو جائیں تم نے اس کنٹرولنگ سیکشن کی چوبیس گھنٹے نگرانی کرنی ہے۔ اب انجنیئر ایکریمیا سے آئیں گے تو پھر اسے ان کے حوالے کر دیا جائے گا"۔ پیٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں البتہ ان انجنیئروں کی لاشوں کا کیا کرنا ہے"...... کراؤن نے کہا۔

"انہیں کہیں دور غاروں میں پھینکوا دو۔ اور کیا ہو سکتا ہے"۔ پیٹر نے کہا۔

"انہیں واپس ایکریمیا نہیں بھجوانا باس"...... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں، ایسا ممکن نہیں ہے ورنہ سنٹر اوپن ہو جائے گا"۔ پیٹر نے جواب دیا اور کراؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب میں رومپا سنٹر جا رہا ہوں تاکہ انہیں ہلاک کر کے چیف کو رپورٹ دے کر ان سے مزید احکامات حاصل کر لئے جائیں"۔ پیٹر نے کہا اور کراؤن نے اس بار صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ تھوڑی دیر بعد پیٹر اس چھوٹے سے ہیلی کاپٹر میں سوار رومپا گاؤں میں بنے ہوئے رومپا سنٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"آرتھر وہاں پہنچ گیا ہو گا یا نہیں"...... پیٹر نے پائلٹ سے کہا۔

"کب چلا ہے وہ یہاں سے باس"...... پائلٹ نے پوچھا۔

"جب ہم یہاں پہنچے تھے"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"پہنچ گیا ہو گا باس"...... پائلٹ نے کہا اور پیٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم مجھے وہاں چھوڑ کر واپس دارالحکومت چلے جانا"...... چند لمحوں بعد پیٹر نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ کی پرواز کے بعد ہیلی کاپٹر ایک بڑے سے احاطے کے کونے میں اتر گیا تو پیٹر نیچے اترا وہاں دو جیپیں بھی موجود تھیں۔ اسی لمحے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تیزی سے باہر آ کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگا۔

"وہ بے ہوش تو ہیں ناں آرتھر"...... پیٹر نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے ہیں"...... آنے والے نے جو آرتھر تھا مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے سنٹر میں سپیشل میک اپ واشر ہے"...... پیٹر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ آؤ پہلے ان کے میک اپ واش کر لیں"...... پیٹر نے کہا اور پھر وہ آرتھر کے ساتھ چلتا ہوا ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوا تو وہاں فرش پر دو عورتیں اور چار مرد ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے تھے۔

"ان کے میک اپ واش کرنے ہیں آرتھر اس لئے کرسیاں منگواؤ اور ایک میرے لئے بھی"...... پیٹر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... آرتھر نے کہا اور اپنے پیچھے آنے والے ساتھی کو اس نے ہدایات دینا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد سات کرسیاں وہاں لائی گئیں اور کرسیاں لے آنے والوں نے چھ کرسیاں سامنے رکھیں اور ان سے ذرا ہٹ کر ایک بڑی کرسی رکھ دی اور پھر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو اٹھا کر انہوں نے کرسیوں پر ڈالنا شروع کر دیا جبکہ پیٹر سامنے رکھی جانے والی بڑی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ چیک کر چکا تھا کہ یہ سب واقعی مکمل طور پر بے ہوش تھے اور ویسے بھی کراؤن نے اسے بتایا تھا کہ گیس کے اثرات دس گھنٹوں سے پہلے ختم نہیں ہو سکتے اور پھر انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگ چکے تھے۔ اس لئے اب ان کے کسی صورت بھی ہوش میں آنے کا کوئی خدشہ باقی نہ رہا تھا۔ اس لئے وہ پورے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور پھر اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ کسی جیپ کے عقبی حصے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ پڑا ہوا ہے اور جیپ اونچے نیچے پہاڑی راستے پر خاصی تیز رفتاری سے بڑھی چلی جا رہی ہے تو اس نے شعوری طور پر اٹھنے کی کوشش ترک کر دی اور صرف آنکھیں کھولیں اور اپنے جسم کو اس انداز میں ایڈجسٹ کر لیا کہ وہ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ اور سائیڈ سیٹ کو چیک کر سکے ۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک آدمی موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ خالی تھی جبکہ عمران کے ساتھ صرف صفدر اور تنویر بے ہوش پڑے ہوئے تھے کیپٹن شکیل، صالحہ اور جولیا اس جیپ میں موجود نہ تھے ۔ عمران اٹھا اس لئے نہ تھا کہ ڈرائیور بیک مرر میں اسے چیک کر سکتا تھا اور ان

حالات میں جبکہ اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے وہ رسک نہ لے سکتا تھا۔ یہ بھی شاید اس کی ذہنی ورزشوں کا رد عمل تھا کہ اسے اتنی جلدی ہوش آ گیا تھا اور شاید اس میں اس کی وہ معمولی سی مزاحمت کا بھی اثر تھا جو اس نے بے ہوش ہونے سے پہلے کی تھی۔ اسے بہرحال یہ سوچ کر خوشی ہو رہی تھی کہ وہ اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے بلکہ زندہ تھے ۔ ممکن ہے باقی ساتھی دوسری جیپ میں ہوں گے کیونکہ ایک میں بیک وقت سب کو لادا نہیں جا سکتا تھا لیکن اب عمران سوچ رہا تھا کہ انہیں کہاں لے جایا جا رہا ہے اور کیوں لے جایا جا رہا ہے ۔ لیکن بہرحال اس کو ابھی خاموش رہنا تھا۔ اس نے آہستگی سے ہاتھ جیب میں ڈالا اور پھر خفیہ جیب میں موجود سٹار پسٹل کی موجودگی کے احساس سے ہی اسے خاصی تقویت محسوس ہوئی۔ اس نے بڑی آہستگی سے اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور چند لمحوں بعد سٹار پسٹل اس کی ہتھیلی میں پہنچ چکا تھا۔ اسی لمحے جیپ کی رفتار آہستہ ہونا شروع ہو گئی تو عمران بے حس و حرکت ہو گیا لیکن ہتھیلی میں موجود سٹار پسٹل کی وجہ سے وہ خاصا مطمئن تھا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ایک موڑ کاٹ کر آہستہ سے آگے بڑھی اور پھر ایک جھٹکے سے رک گئی۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں اور جسم کو مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ کا عقبی دروازہ کھلا اور دو آدمی اوپر چڑھے اور انہوں نے صفدر اور تنویر کو اٹھایا اور جیپ سے نیچے اتر گئے ۔ عمران نے اپنے عقب میں بھی جیپ رکنے کی آواز سن لی تھی ۔ چند لمحوں بعد دو آدمی

دوبارہ اوپر آئے اور انہوں نے عمران کو اٹھایا اور نیچے اتار کر لے گئے۔ چند لمحوں بعد اسے ایک بڑے ہال نما کمرے میں فرش پر ڈال دیا گیا۔

"انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دو رابنسن"...... ایک آواز سنائی دی۔

"یس باس"...... دوسری آواز سنائی دی اور پھر قدموں کی آواز باہر چلی گئی تو عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ ظاہر ہے اب اگر اسے طویل بے ہوشی کے انجکشن لگایا جاتا تو وہ بے ہوش ہو جاتا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ اب اس انجکشن سے کیسے بچا جائے کیا اسے فوری حرکت میں آنا چاہیئے یا نہیں۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آواز سنائی دی تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں تھی کہ وہ اپنے ذہن کو بلینک کر لیتا۔ پھر اس نے نیم وا آنکھوں سے دیکھا کہ ایک آدمی ہاتھ میں ایک سرنج پکڑے سب سے آخر میں فرش پر پڑی ہوئی جولیا کے بازو میں انجکشن لگانے کے لئے جھکا ہوا تھا۔ اس کی پشت عمران کی طرف ہی تھی۔ اس نے پھرتی سے سٹار پسٹل کو واپس سائیڈ جیب میں سرکا دیا۔ اسی لمحے اسے کسی چیز کے فرش پر گرنے کا چھناکا سنائی دیا۔

"ارے یہ سرنج گر کر ٹوٹ گئی۔ ویری بیڈ۔ اب دوسری سرنج تو نہیں ہے"...... اس آدمی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کے ساتھ پڑے ہوئے صفدر کے قریب کھڑا بڑبڑا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ سب کو لگ گیا ہے۔ یہ کونسا ہوش میں آ رہے ہیں۔ اس آدمی کی بڑبڑاہٹ ایک بار پھر سنائی دی اور عمران قدرت کے اس حسن اتفاق پر دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ وہ آدمی فرش سے ٹوٹی ہوئی سرنج اٹھائے واپس کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کو باہر کسی ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ کوئی خاص آدمی آیا ہے اور شاید یہ پیٹر ہو۔ اسے پیٹر کا ہی انتظار رہا تھا۔ اس لئے تو وہ اب تک بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا ورنہ شاید اب تک وہ حرکت میں آچکا ہوتا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے نیم وا آنکھوں سے دیکھا کہ دو آدمی یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے۔

"ان کے میک اپ واش کرنے ہیں آرتھر اس لئے کرسیاں منگواؤ اور ایک میرے لئے بھی"...... آگے آنے والے نے مڑ کر پیچھے آنے والے سے کہا۔

"یس باس"...... دوسرے آدمی نے کہا اور عمران دل ہی دل میں مطمئن ہو گیا کہ پیٹر آگیا ہے۔ کیونکہ وہ پیٹر کی آواز سن چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران سمیت سب کو کرسیوں پر ڈال دیا گیا اور سامنے ایک کرسی پر پیٹر بیٹھ گیا۔

"جا کر میک اپ واشر لے آؤ۔ جلدی کرو"...... پیٹر نے کہا تو آرتھر سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ اب کمرے میں پیٹر اکیلا تھا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

"کیا حال ہے مسٹر پیٹر"...... اچانک عمران نے بجلی کی سی تیزی

سے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا تم۔ تم ہوش میں ہو"...... پیٹر نے عمران کو اس طرح اچانک سیدھا ہوتے ہوئے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور وہ اسے اپنے سینے سے لگائے تیزی سے دروازے کے قریب دیوار کے پاس لے گیا۔ اس کا ایک ہاتھ پیٹر کے منہ پر جما ہوا تھا۔ اسی لمحے پیٹر کے منہ سے بھنچی بھنچی سی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی پیٹر کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے سائیڈ پر لٹا دیا۔ اسے اب دروازے کے باہر سے دو آدمیوں کے قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران نے جیب سے سٹار پسٹل نکالا اور پھر جیسے ہی وہ دونوں آدمی اندر داخل ہوئے۔ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور ہلکی سی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران انہیں پھلانگتا ہوا دروازے کے باہر نکل گیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہاں زیادہ افراد موجود ہوں گے لیکن اب پیٹر کے ہاتھ آجانے کے بعد باقی افراد اس کے لئے بے کار تھے۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا اور پھر وہ ایک کمرے میں پہنچ گیا جہاں چار افراد موجود تھے۔ عمران نے ایک لمحہ جھجکے بغیر سٹار پسٹل سے ان کا خاتمہ کیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اور پھر ایک آدمی اس سے ٹکرایا جو پھاٹک کے قریب موجود تھا اور سٹار پسٹل کی مخصوص تڑتڑاہٹ کی آوازیں سن کر تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ

رہا تھا جہاں عمران نے چار افراد کا خاتمہ کیا تھا اور عمران نے اس پر فائر کھول دیا۔ اس کے بعد اس نے اس پورے احاطے کی اچھی طرح تفصیل تلاشی لی۔ یہاں ایک کمرے میں خاصے حساس اسلحے کا ڈھیر بھی موجود تھا۔ ٹرانسمیٹر اور دو جیپیں بھی موجود تھیں۔ عمران نے باتھ روم میں موجود جگ میں پانی بھرا اور پھر اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے اور ساتھ ہی پیٹر بھی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے جھک کر باری باری سب ساتھیوں کے جبڑے ایک ہاتھ کی انگلیوں سے بھینچے اور منہ کھلنے پر اس نے پانی ان کے حلق میں ڈال دیا۔ گو اسے معلوم تھا کہ پہلے انہیں انتہائی زود اثر گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے اس کے بعد صرف جولیا کو طویل بے ہوشی کا انجکشن لگایا گیا ہے لیکن عمران جانتا تھا کہ جب بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات جسم میں موجود ہوں اور طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگا دیئے جائیں تو انجکشن اور گیس دونوں کے اثرات کراس ہو جانے کی وجہ سے اعصاب پر دباؤ ختم ہو جاتا ہے اور تھوڑا سا پانی بھی اعصاب کو تحریک دے کر انہیں ہوش میں لا سکتا ہے اور واقعی تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی ہوش میں آتے چلے گئے۔

"یہ، یہ کیا۔ کیا مطلب۔ ہم کہاں ہیں"...... تقریباً سب نے ہی ہوش میں آتے ہی ایک جیسے ہی سوال کرتے ہوئے کہا اور عمران نے ان سب کے ہوش میں آنے کے بعد ایک ہی بار انہیں پوری تفصیل

بتادی۔

"اوہ عمران صاحب۔ انہوں نے بھی ہمیں صرف بے ہوش کیا ہے ہلاک نہیں کیا۔ آخر ہر بار یہ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دروازے کے ساتھ میک اپ واشر پڑا ہوا دیکھ رہے ہو۔ اصل وجہ یہی ہے۔ یہ ہماری شناخت کر کے ہمیں ہلاک کرنا چاہتے تھے اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ اس بار پیٹر کا ارادہ ہمیں ہوش میں لانے کا نہیں تھا۔ اس لئے اس نے ہمیں طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگانے کے لئے کہا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب ہم رومیا گاؤں میں پہنچ چکے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ایک بار پھر مشن مکمل کرنے جانا ہوگا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ پیٹر اصل اور اہم آدمی ہے۔ اس لئے اب سب کچھ اس کے نام سے ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ظاہر ہے یہ تربیت یافتہ آدمی ہوگا۔ یہ آسانی سے زبان نہ کھولے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں، اسے کرسی پر بٹھاؤ اور یہاں اس احاطے میں اسلحہ موجود ہے وہ لے کر تم سب باہر جاؤ اور ادھر ادھر پھیل کر نگرانی کرو۔ رسی تلاش کر کے اس آدمی کو باندھ دو۔ یہ ابھی طوطے کی طرح بولنا شروع

کر دے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی ہدایات پر عمل کر دیا گیا۔ پیٹر کو کرسی پر رسی سے باندھ دیا گیا تو عمران اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جولیا اور صالحہ بھی اس کی سائیڈ پر کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔ باقی ساتھی اسلحہ لے کر باہر چلے گئے تھے اور عمران کے کہنے پر اس احاطے میں موجود خصوصی ٹرانسمیٹر بھی ایک کمرے سے لا کر عمران کے حوالے کر دیا گیا جو اس نے ساتھ ہی ایک خالی کرسی پر رکھ دیا تھا۔ عمران نے اٹھ کر دونوں ہاتھوں سے پیٹر کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد پیٹر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور ایک بار پھر پیٹر کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"خیال رکھنا جولیا اور صالحہ۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ رسیاں کھول لے اور پھر فلم الٹی چلنا شروع ہو جائے"۔ عمران نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ہم اس کے بازوؤں کی حرکت چیک کرتی رہیں گی"...... جولیا نے کہا۔

"عورتوں کی نظریں ہمیشہ مردوں کے زور بازو پر ہی لگی ہوتی ہیں کیونکہ قدیم دور میں مرد زور بازو کی مدد سے ہی دشمن قبیلوں سے عورتیں اٹھا کر لے جایا کرتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پیٹر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے

کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسیوں سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

" یہ، یہ کیسے ہو گیا۔ تم ہوش میں کیسے آ گئے۔ یہ کیسے ممکن ہے "...... پیٹر نے ذہنی طور پر پوری طرح سنبھلتے ہوئے کہا۔

" مسٹر پیٹر، حیرت وغیرہ کی باتیں چھوڑو۔ ہم زندگی میں اتنی بار بے ہوش ہو چکے ہیں کہ شاید یہ عالمی ریکارڈ ہو۔ اس لئے ہمارے لئے بے ہوش ہو جانا ایسے ہی ہے جیسے کسی عام انسان کے لئے سو جانا اور سو جانے کے بعد جس طرح آنکھیں خود بخود کھل جاتی ہیں اسی طرح ہم بھی بے ہوش ہو جانے کے بعد خود بخود ہوش میں آ جاتے ہیں "۔ عمران نے کہا۔

" لیکن تمہیں تو طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگائے گئے تھے "...... پیٹر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے آج تک کسی کیمسٹ سے یہ معلوم کرنے کی کوشش ہی نہیں کی کہ اگر گیس سے بے ہوش آدمی کو بے ہوشی کے دوران طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا جائے تو دونوں کے اثرات ایک دوسرے سے کراس ہو کر ختم ہو جاتے ہیں۔ بہرحال یہ بتا دوں کہ مجھے جیپ کے سفر کے دوران ہی ہوش آ گیا تھا اور طویل بے ہوشی کا انجکشن اس لئے لگایا ہی نہیں گیا تھا کہ اتفاقاً سرنج فرش پر گر کر ٹوٹ گئی تھی اور دوسری ان کے پاس موجود ہی نہیں تھی۔ اس لئے جب تم کمرے میں آئے تو میں نہ صرف ہوش میں تھا بلکہ میرے پاس سٹار

پسٹل بھی موجود تھا جو تمہارے آدمیوں کو تلاشی کے دوران نہ مل سکا تھا۔ اس لئے اب اس احاطے میں سوائے تمہارے اور تمہارا کوئی آدمی زندہ موجود نہیں ہے "...... عمران نے کہا تو پیٹر نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ٹھیک ہے۔ اب قسمت سے تو نہیں لڑا جا سکتا "...... پیٹر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تم بدھ بھکشو بنے ہوئے ہو گے اور بدھ بھکشو کو آخری لمحے تک مایوسی سے بچنے کا سبق دیا جاتا ہے۔ اس لئے ایسی مایوسی کی ضرورت نہیں ہے پیٹر "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب تم کیا چاہتے ہو "...... پیٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" میں ایم سنٹر کو تباہ کرنا چاہتا ہوں "...... عمران نے یکلخت خشک لہجے میں کہا۔

" ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ مجھے خود معلوم نہیں ہے کہ ایم سنٹر کہاں ہے اور مجھے کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کیونکہ اسے طویل عرصہ پہلے بنایا گیا۔ پھر اسے خفیہ رکھ کر وہ انجنیئر واپس چلے گئے اور پھر مختلف حادثات میں وہ سب ہلاک کر دیئے گئے۔ اس سنٹر کا کوئی نقشہ بھی کہیں موجود نہیں ہے "...... پیٹر نے کہا۔

" اس میں موجود مشینری خراب ہو جائے تو کیا جنات انجنیئر اسے ٹھیک کرتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" یہ تمام مشینری کمپیوٹرائزڈ ہے اور سپر ماسٹر کمپیوٹر ان کی خرابی

خود ہی دور کرتا ہے۔اس کے تحت وہاں دو روبوٹ انجنیئر ہیں وہ مرمت کا کام کرتے ہیں۔اس لئے اول تو یہ خراب نہیں ہوتی اور اگر خراب ہوتی ہو گی تو وہ روبوٹ اسے ٹھیک کر دیتے ہوں گے"۔ پیٹر نے کہا تو عمران کے چہرے پر قدرے حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"انہیں توانائی کہاں سے ملتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس سنٹر میں ایٹمی بیٹریاں ہیں جو سینکڑوں سالوں تک انہیں بلا کسی روک ٹوک توانائی مہیا کرتی رہیں گی"...... پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم انجنیئر ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں، بنیادی طور پر میں انجنیئر ہوں لیکن میں اپنے شوق کے تحت ہارڈ مشن ڈگری ہولڈر بھی ہوں اور اگر تم نہ جانتے ہو تو بتا دوں کہ ایکریمیا میں ہارڈ مشن ڈگری صرف اسے مل سکتی ہے جسے ٹریننگ دے کر سپرفٹ بنایا جاتا ہے۔اس لئے تم مجھ سے ویسے بھی کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔لیکن چونکہ میں اس سنٹر کے بارے میں ویسے بھی کچھ نہیں جانتا اس لئے جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں نے از خود ہی بتا دیا ہے کہ تمہیں خواہ مخواہ پوچھ گچھ کے چکر میں نہ پڑنا پڑے"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"ویری گڈ پیٹر۔اب یہ بتا دو کہ وہاں سے رابطہ فون پر ہوتا ہے یا ٹرانسمیٹر پر"...... عمران نے کہا۔

"سنٹر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔نہ ہمارا اور نہ ہی کسی اور کا۔وہ

مکمل طور پر خود کار ہے"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"تو پھر وہ کنٹرولنگ سیکشن کس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے جہاں تم نے ہمیں بے ہوش کرایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس سیکشن میں معلومات کا تجزیہ کرنے کی مشینری نصب ہے۔یہ مشینری خود کار ہے۔ایم سنٹر سے معلومات وہاں پہنچتی ہیں اور وہاں سے آٹومیٹک انداز میں ایکریمیا پہنچ جاتی ہے"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"اور لومارو پہاڑی کی چوٹی پر جو ایریل ہے وہ کیا کام کرتا ہے"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔کیونکہ اسے احساس ہونے لگ گیا تھا کہ واقعی معاملات ایسے ہی ہیں جیسے یہ پیٹر بتا رہا ہے۔اس بار ایکریمیا نے روسیاہ اور شوگرانی ایجنٹوں اور جدید مشینری سے بچنے کے لئے یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔ظاہر ہے وہ پاکیشیا کو اتنی اہمیت نہیں دے سکتا جتنی اس کے مقابلے میں شوگران اور روسیاہ کو دی جا سکتی ہے۔

"یہ ایریل کنٹرولنگ سیکشن کی تجزیاتی معلومات ایکریمیا پہنچانے کے لئے ہے"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"اگر یہ ایریل خراب ہو جائے تو ظاہر ہے تجزیاتی رپورٹیں ایکریمیا نہ پہنچ سکیں گی۔پھر وہاں سے لازماً انجنیئر آئیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔کیونکہ یہاں متبادل انتظامات موجود ہیں۔جیسے ہی یہ ایریل یا کنٹرولنگ مشینری تباہ ہو جائے۔ایم سنٹر کی مشینری خود بخود

معلومات براہ راست کسی خودکار نظام کے ذریعے وہاں پہنچا دیتی ہے۔ اس لئے جب تک انہیں باقاعدہ اطلاع نہ دی جائے وہاں انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ہمارے لئے بے کار ہو۔ ہم نے خواہ مخواہ تمہیں زندہ رکھنے کی جدوجہد کی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم جو چاہو سمجھ لو۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں"...... پیٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم بھی چھٹی کرو"...... عمران نے جیب سے سٹار پسٹل نکالتے ہوئے کہا اور پیٹر نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

"ٹھیک ہے۔ تم واقعی بے قصور ہو۔ اس لئے تمہیں اس حالت میں ہلاک نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے جو کچھ بتایا ہے وہ سو فیصد درست ہے"...... پیٹر نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم سب کی یہاں موجودگی۔ اس طرح کے انتظامات، اس کی کوئی وجہ تو ہو گی"...... عمران نے کہا۔

ہاں تاکہ ہم روسیاہ اور شوگرانی ایجنٹوں کو باور کرا سکیں کہ ہم سنٹر کی حفاظت کر رہے ہیں اور بس۔ جبکہ دراصل ہماری یہاں موجودگی صرف ایک ٹریپ ہے"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"تم نے کبھی اپنے طور پر کھوج لگایا ہے کہ یہ سنٹر لوماروپہاڑی میں کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، لیکن باوجود کوشش کے میں اسے ٹریس نہیں کر سکا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوماروپہاڑی بھی ٹریپ ہو"...... پیٹر نے جواب دیا۔

اب وہ اس طرح باتیں کر رہا تھا جیسے وہ عمران کا ساتھی ہو۔

"اب کنٹرولنگ سیکشن میں انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کراؤن وہاں موجود ہے"...... پیٹر نے کہا۔

"اور وہ ہیلی کاپٹر بھی وہیں موجود ہے یا کہیں چلا گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"موجود ہو گا وہ صرف کنٹرولنگ سیکشن کے لئے مخصوص ہے"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"کراؤن کی مخصوص فریکونسی بتاؤ۔ میں تمہاری بات کراؤن سے کراتا ہوں۔ تم اسے کہو کہ وہ یہ ہیلی کاپٹر لے کر یہاں پہنچ جائے"۔ عمران نے کہا۔

"سوری، ایسا ممکن نہیں ہے"...... پیٹر نے صاف اور دو ٹوک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو فریکونسی بتا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے فریکونسی بتا دی اور عمران نے کرسی پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"میں اسے آن کرتا ہوں۔ تم صرف اس سے یہ پوچھو کہ ہیلی کاپٹر موجود ہے یا نہیں۔ اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، پوچھ لیتا ہوں"...... پیٹر نے جواب دیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی تو عمران اٹھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کر کے پیٹر کے کان سے لگا دیا اور پھر اس کا بٹن آف کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پیٹر کالنگ۔ اوور"...... پیٹر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ عمران ساتھ ساتھ ٹرانسمیٹر کا بٹن آن آف کرتا جا رہا تھا۔

"یس باس۔ کراؤن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے کراؤن۔ اوور"...... پیٹر نے پوچھا۔

"اوکے باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلی کاپٹر تو موجود ہوگا وہاں۔ اوور"...... پیٹر نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر اس سے پہلے کہ پیٹر بولتا عمران نے ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا اور دوسرے ہاتھ سے خود ہی بٹن آن کر دیا۔

"تم نے روما سنٹر تو دیکھا ہوا ہے۔ اوور"...... عمران نے پیٹر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"تم ہیلی کاپٹر لے کر خود وہاں پہنچ جاؤ۔ ابھی میں نے تم سے

انتہائی ضروری معاملات ڈسکس کرنے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ کیا وہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم ہو گئے ہیں۔ اوور"۔ کراؤن نے کہا۔

"ہاں، ان کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور اب اسی سلسلے میں بات کرنی ہے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے باس۔ میں ہیلی کاپٹر لے کر پہنچ رہا ہوں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر پیٹر کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"تم، تم نے میری آواز اور لہجے کی نقل کیسے کر لی"...... پیٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جولیا۔ باہر موجود ساتھیوں کو بتا دو کہ ہیلی کاپٹر یہاں آ رہا ہے۔ جب ہیلی کاپٹر یہاں اتر جائے تو اس کے پائلٹ کو بے ہوش کر کے یہاں لے آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھ کر باہر چلی گئی۔

"تم کراؤن کو کیا ہدایت دینا چاہتے تھے"...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا تو پیٹر چونک پڑا۔

"میں نے کیا ہدایت دینی تھی۔ یہی کہ وہ ہیلی کاپٹر بھجوا دے"...... پیٹر نے کہا۔

"تمہاری آنکھوں میں ابھرنے والی چمک میں نے دیکھ لی تھی پیٹر

اور اب یہ بھی بتا دوں کہ کراؤن بہرحال تم سے کم تربیت یافتہ ہوگا۔ اس لئے اسے معلوم ہوگا کہ یہ سنٹر کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو پیٹر بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"جب مجھے علم نہیں ہے تو اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے"۔ پیٹر نے کہا۔

"ابھی وہ آجائے گا۔ پھر دیکھ لینا کہ وہ کیا بتاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ اس سے پوچھ گچھ نہیں کر سکتے تھے"۔ اب تک خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا۔

"اسے واقعی وہ کچھ معلوم نہیں ہے جو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"انچارج تو یہی ہے۔ پھر دوسروں کو کیا معلوم ہوگا"...... صالحہ نے کہا۔

"کراؤن بہرحال کراؤن ہی ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کراؤن سے کچھ معلوم نہیں ہو سکتا۔ وہ تو ایک عام سا فیلڈ ایجنٹ ہے"...... پیٹر نے کہا۔

"ابھی تمہارے سامنے بات ہو جائے گی۔ پھر تم بھی سن لینا"...... عمران نے کہا تو پیٹر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً پون گھنٹے بعد ان کے کانوں میں ہیلی کاپٹر کی آواز پڑی تو عمران

بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے پیٹر کی کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک مار دیا اور پیٹر ہلکی سی چیخ مار کر ایک ہی ضرب میں ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی گردن ڈھلک گئی تھی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اندر داخل ہوا تو اس کے کاندھوں پر ایک آدمی لدا ہوا تھا۔

"اکیلا ہی آیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں، یہ اکیلا ہی تھا"...... صفدر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے ایک خالی کرسی پر ڈال دیا۔

"اس پیٹر کی رسیاں کھول کر اس کی مدد سے اسے باندھ دو"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس پیٹر سے کچھ معلوم بھی ہوا ہے یا نہیں"...... صفدر نے عمران کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں، ویسے تو بہت کچھ معلوم ہوا ہے لیکن ہمارے کام کی کوئی بات سامنے نہیں آئی"...... عمران نے کہا تو صفدر نے منہ بنا لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پیچھے ہٹا تو بے ہوش کراؤن رسیوں سے بندھ چکا تھا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ اور خود اس کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر نے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھر آئے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور مڑ کر کرسی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا یہ پیٹر سے زیادہ ہوشیار ہے جو آپ نے صفدر کو اس کے پیچھے

کھڑے ہونے کی ہدایت کی ہے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی توجہ اس آدمی پر مرکوز تھی جو اب آنکھیں پٹپٹا رہا تھا۔ جولیا باہر جا کر دوبارہ واپس نہ آئی تھی۔

"یہ، یہ کیا۔ کیا مطلب۔ تم، تم زندہ ہو۔ اوہ باس، باس۔ کیا، کیا مطلب"...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے انداز میں رک رک کر کہا۔

"تمہارا نام کراؤن ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں مگر۔ مگر یہ سب کیا ہے"...... کراؤن نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہارے باس نے بتایا ہے کہ کراؤن اس ایم سنٹر کی حفاظت پر مامور ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایم سنٹر کی حفاظت۔ کیا مطلب۔ اس کی حفاظت کی کیا ضرورت ہے۔ وہ تو ویسے ہی خفیہ ہے"...... کراؤن نے چونک کر کہا۔

"آخر اسے ٹریس تو کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت کی ضرورت تو پڑتی ہو گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسے کسی صورت بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا"...... کراؤن نے کہا۔

"جبکہ پیٹر نے بتا دیا ہے کہ وہ کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس یہ تو بتا سکتا ہے کہ وہ لوما رو پہاڑی کے دامن میں ہے۔

لیکن کہاں ہے یہ کوئی بھی نہیں بتا سکتا۔ نہ باس، نہ میں اور نہ ہی کوئی اور"...... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو کراؤن۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو خود ہی بتا دو ورنہ تم پیٹر کی طرح تربیت یافتہ نہیں ہو۔ اس لئے ابھی تمہاری ہڈیاں خود بخود بول پڑیں گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جب میں جانتا ہی نہیں تو کیا بتاؤں"۔ کراؤن نے جواب دیا تو عمران نے جیب سے سٹار پسٹل نکال لیا۔

"تم نے اب تک موت کو محسوس ہی نہیں کیا کراؤن۔ اب تم محسوس کر سکتے ہو۔ تم سے آخری سوال کروں گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سٹار پسٹل کا رخ پیٹر کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی پیٹر کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔ ساتھ بیٹھے ہوئے کراؤن کا چہرہ یکلخت انتہائی زرد پڑ گیا۔

"تم نے محسوس کیا ہے موت کو یا نہیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم، مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے"۔ کراؤن نے رک رک کر کہا۔

"صفدر"...... عمران نے اچانک اس کے عقب میں موجود صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس"...... صفدر نے سائیڈ سے آگے آتے ہوئے کہا اور کراؤن

چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس کے عقب میں بھی کوئی موجود ہو گا۔

"کراؤن کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی اکڑی ہوئی انگلی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کراؤن کی آنکھ میں مار دی اور کراؤن کے حلق سے نکلنے والی انتہائی ہولناک چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ صفدر نے انگلی اس کے لباس سے ہی صاف کرنا شروع کر دی اور پھر سائیڈ پر ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ کراؤن کا رسیوں میں بندھا ہوا جسم بری طرح تڑپ رہا تھا۔ اس کی بچ جانے والی اکلوتی آنکھ بند تھی اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔

"اب اگر چیخ نکلی تو گولی مار دوں گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم، مجھے۔ مت مارو مجھے۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔ مجھے مت مارو"...... کراؤن نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کی اکلوتی آنکھ کھل گئی تھی اور تکلیف کی شدت سے آنکھ گہری سرخ ہو رہی تھی۔

"صفدر، اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دو"...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"اوکے"...... صفدر نے اسی طرح اطمینان بھرے انداز میں کہا اور تیزی سے کراؤن کی طرف مڑا۔

"رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... کراؤن نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ اب اگر یہ ٹال مٹول کرے تو اسے اندھا کر دینا۔ پھر میں دیکھوں گا کہ اس اندھے کا اکیریمیا کیا کرتا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم، مجھے۔ مجھے چھوڑ دو۔ وعدہ کرو کہ مجھے چھوڑ دو گے"۔ کراؤن کی حالت واقعی بری طرح تباہ ہو رہی تھی۔

"اگر تم سچ سچ بتا دو تو میرا وعدہ کہ تمہیں گولی نہیں ماری جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"وہ، وہ لوماروپہاڑی کے دامن میں سرخ دائرے والی چٹان کے پیچھے ہے۔ یہ اس کی نشانی ہے لیکن اس پر چاہے ایٹم بم کیوں نہ مار دیا جائے یہ کھل نہیں سکتا۔ اسے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے"۔ کراؤن نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے کہا۔

"میں اس وقت یہاں آیا تھا جب یہ پراجیکٹ سیلڈ کیا گیا تھا۔ باقی سب بعد میں آئے تھے۔ مجھے واپس اکیریمیا بلا لیا گیا تھا لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ میں نے رومپا گاؤں کی ایک لڑکی سے خفیہ شادی کر رکھی ہے جس کا علم یہاں کسی کو نہیں ہے"...... کراؤن نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے بہرحال رابطہ تو رکھا جاتا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، مگر یہ رابطہ ایکریمیا سے براہ راست رکھا جاتا ہے۔یہاں سے نہیں۔وہاں سپر ماسٹر کمپیوٹر ہے"...... کراؤن نے جواب دیا۔اب وہ جلدی جلدی خود ہی بتائے چلا جا رہا تھا۔

"کون رابطہ رکھتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایکریمیا میں سٹار کونسل کے نام سے ماہرین کی ایک جماعت ہے جو وہاں سے اس سے رابطہ رکھتے ہیں"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہے جبکہ تم پیٹر سے زیادہ اہم آدمی نہیں ہو"...... عمران نے کہا۔

"میرا بھائی جانسن وہاں کا انچارج ہے۔وہ ایکریمیا میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی کا انتہائی مشہور انجینئر ہے۔وہ سٹار کونسل کا انچارج ہے۔اس کے تحت ایسے بہت سے پراجیکٹ ہیں جو پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"تمہاری اس سے بات ہوتی رہتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں، اکثر ہوتی ہے۔وہ مجھے کئی بار کہہ چکا ہے کہ وہ مجھے سٹار کونسل میں بلالے گا لیکن میں یہاں سے جانے سے انکار کر دیتا ہوں"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں تاباتی عورت سے اس قدر محبت ہے کہ تم اس کی خاطر

ایکریمیا میں ایسی جاب چھوڑنے پر اتر آئے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں، میرے اس سے دو بچے ہیں اور وہ انتہائی مذہبی عورت ہے۔وہ کسی صورت تابات سے باہر نہیں جا سکتی۔اس لئے مجبوری ہے"۔ کراؤن نے جواب دیا۔

"پھر تو تم نے واقعی اپنی زندگی بچا لی ہے۔کس فریکونسی پر تمہاری بات تمہارے بھائی سے ہوتی ہے"...... عمران نے کہا تو کراؤن نے فریکونسی بتا دی۔عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھایا۔اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لو صفدر۔کراؤن کی بات اس کے بھائی سے کراؤ تاکہ یہ کنفرم ہو سکے کہ جو کچھ یہ کہہ رہا ہے وہ درست ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر نے ٹرانسمیٹر لے کر اسے کراؤن کے کان سے لگا کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔کراؤن کالنگ۔اوور"...... کراؤن نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔صفدر ساتھ ساتھ بٹن آن آف کرتا جا رہا تھا۔

"یس۔جانسن اٹنڈنگ یو۔اوور"......چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری۔

"جانسن۔میں نے اس لئے کال کی ہے کہ پرسوں پریٹی کی کال آئی تھی۔اس نے بتایا تھا کہ وہ تم سے مل کر گئی ہے جبکہ مجھے اسے ملے ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں۔اوور"...... کراؤن نے کہا۔

"ہاں، وہ تمہارا بہت ذکر کر رہی تھی۔ تم بھی تو ضد کر کے وہاں پڑے ہوئے ہو۔ یہاں آجاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ نہیں جانسن۔ میں یہاں ٹھیک ہوں۔ اگر ہو سکے تو پریٹی سے کہو کہ وہ یہاں آکر مجھ سے مل لے۔ اوور"...... کراؤن نے کہا۔

"اچھا، کہہ دوں گا اسے۔ مانتا نہ مانتا اس کی مرضی ہے۔ اوور"...... جانسن نے کہا۔

"اوکے، تم کہو گے تو امید ہے وہ مان جائے گی۔ اوور اینڈ آل"...... کراؤن نے کہا تو صفدر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ پریٹی کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اسرائیلی ہے۔ فلاڈیلفیا میں رہتی ہے"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"یہ ٹرانسمیٹر مجھے دو صفدر۔ اور تم اسے ہاف آف کر دو"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے ٹرانسمیٹر عمران کے ہاتھ میں دیا اور مڑ کر اس نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک کراؤن کی کنپٹی پر مار دیا تو کراؤن کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کی گردن ڈھلک گئی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کو آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کراؤن کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کراؤن کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس، جانسن اٹنڈنگ یو۔ کیا ہوا۔ ابھی تو تم نے بات کی ہے۔ اوور"...... جانسن کی آواز سنائی دی۔

"میں ایک اہم بات کرنا بھول گیا تھا۔ ان دنوں ایم سنٹر کو تباہ کرنے کے لئے پاکیشیائی ایجنٹ آئے ہوئے ہیں اور ان کا انچارج کوئی سائنسدان ہے۔ میں نے اس لئے دوبارہ کال کی ہے کہ کہیں وہ سائنسدان ایم سنٹر کے اندر موجود ماسٹر کمپیوٹر کو کور نہ کر لے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تم بے فکر رہو۔ چاہے دنیا بھر کے سائنسدان کیوں نہ اکٹھے ہو جائیں وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اوور"...... جانسن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"جس طرح تم ماسٹر کمپیوٹر سے رابطہ کر لیتے ہو۔ اس طرح وہ بھی تو کر سکتے ہیں۔ مجھے تو یہی خدشہ رہتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ارے نہیں۔ کہا جو ہے کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ صرف سٹار کونسل ہی اس سے رابطہ کر سکتی ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اوور"...... جانسن نے جواب دیا۔

"لیکن کیوں۔ یہ بات آج تک میری سمجھ میں نہیں آئی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تم خواہ مخواہ ٹچی ہو رہے ہو کراؤن۔ سپر کمپیوٹر ڈبل ایکس ڈبل الیون ٹائپ کا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسے ون سگنل کال پر تیار کیا گیا ہے۔ اس لئے ہمارے علاوہ اور کوئی اس سے رابطہ نہیں کر سکتا۔ تم بہرحال بے فکر رہو۔ بس اپنا خیال رکھنا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ اوور اینڈ آل "....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" اس کی گردن توڑ دو صفدر۔ اب یہ مجبوری ہے "....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

لارڈ فلنک اپنے آفس میں موجود تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "....... لارڈ فلنک نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سٹار کونسل کے چیف انجنیئر جانسن کی کال ہے جناب "۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" سٹار کونسل کے چیف انجنیئر کی۔ اوہ اچھا۔ کراؤ بات "۔ لارڈ فلنک نے چونک کر کہا۔

" ہیلو سر۔ میں جانسن بول رہا ہوں چیف انجنیئر سٹار کونسل "....... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" یس، کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات "....... لارڈ فلنک نے کہا۔

" جناب کیا تابات میں ایم سنٹر کے خلاف پاکیشیائی ایجنٹ کام کر

رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ فلنک بے اختیار چونک پڑے۔

"آپ کو کس نے اطلاع دی ہے"...... لارڈ فلنک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا چھوٹا بھائی کراؤن وہاں چیف سیکورٹی آفیسر ہے۔ اس کی کال آئی تھی اور اس نے بتایا کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ کوئی سائنسدان بھی ہے اور اس سائنسدان کی وجہ سے وہ انتہائی پریشان ہو رہا تھا کہ کہیں وہ سائنسدان سپر ماسٹر کمپیوٹر سے لنک نہ کر لے"...... جانسن نے کہا۔

"اوہ، اوہ یہ بات آپ کے بھائی کو کیسے معلوم ہو گئی کہ ان کے ساتھ سائنسدان ہے"...... لارڈ فلنک کے لہجے میں حیرت مزید بڑھ گئی تھی۔

"اسے کہیں سے معلوم ہوا ہو گا۔ بہرحال اس کی بات میرے لئے تشویشناک ہے کیونکہ کوئی بھی سائنسدان اگر وہ اس ٹیکنالوجی کا ماہر ہے تو وہ وہاں گڑبڑ کر سکتا ہے۔ گو میں نے تو اسے تسلی دے دی ہے لیکن میں خود بہت پریشان ہوا ہوں"...... جانسن نے کہا۔

"کیسے گڑبڑ کر سکتا ہے۔ کیا مطلب"...... لارڈ فلنک نے مزید چونکتے ہوئے کہا۔

"جناب، گڑبڑ کنٹرولنگ سیکشن سے ہو سکتی ہے۔ اس کا ایم سنٹر سے براہ راست لنک ہے۔ اگر کوئی سائنسدان اس کنٹرولنگ

مشینری کو کنٹرول کر لے تو وہ ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی کی میں گڑبڑ کر سکتا ہے۔ ایسا ہونے کی صورت میں ہمارا کنٹرول بھی ختم ہو جائے گا اور پھر ایک ہی صورت رہ جاتی ہے کہ وہاں جا کر ایم سنٹر کو کھولا جائے اور پھر اس گڑبڑ کو ٹھیک کیا جائے اور تو کوئی صورت باقی نہیں رہے گی"...... جانسن نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں گئے ضرور تھے لیکن ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"اوکے۔ میں نے ضروری سمجھا کہ آپ کو اپنے خدشات سے آگاہ کر دوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ فلنک نے رسیور رکھ دیا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو لارڈ فلنک کالنگ۔ اوور"...... لارڈ فلنک نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس، پیٹر اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے پیٹر کی آواز سنائی دی تو لارڈ فلنک کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"پیٹر، تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے

بارے میں۔ اوور"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

" جناب، میں تو خود ان کے انتظار میں ہوں لیکن وہ یہاں آ ہی نہیں رہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کراؤن سیکورٹی آفیسر نے اپنے بھائی سٹار کونسل کے چیف انجنیئر جانسن سے بات کرتے ہوئے اسے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایم سنٹر کے خلاف کام کر رہے ہیں اور ان کے ساتھ کوئی سائنسدان بھی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کا بھائی جانسن انتہائی تشویش کا شکار ہو گیا تھا۔ اسے کیسے معلوم ہوا کہ سائنسدان ان کے ساتھ ہے۔ اوور"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

" اسے میں نے بتایا تھا جناب۔ کیونکہ سنا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انچارج علی عمران سائنسدان بھی ہے۔ اس لئے اس نے کہا ہو گا لیکن جانسن نے کیا تشویش ظاہر کی ہے۔ اوور"...... پیٹر نے کہا۔

" وہ جانسن کہہ رہا تھا کہ اگر یہ لوگ کنٹرولنگ سیکشن کی مشینری کو کنٹرول کر لیں تو وہ ایم سنٹر کے ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی کی میں گڑبڑ کر سکتے ہیں اور اگر ایسی گڑبڑ ہو گئی تو پھر ایکریمیا سے ماہرین کو جا کر ایم سنٹر کو اوپن کر کے ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی کی کو درست کرنا پڑے گا"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب۔ یہاں تو وہ دوسرا سانس بھی نہیں لے سکتے۔ میں نے انتظامات ہی ایسے کئے ہوئے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ اوور"...... پیٹر نے جواب دیا۔

" او کے، بہرحال میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ تم مزید الرٹ ہو جاؤ۔ اوور"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

" یس سر۔ میں محتاط ہوں۔ اوور"...... پیٹر نے کہا تو لارڈ فلنک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب ان کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کنٹرولنگ سیکشن کے باہر موجود تھا۔یہاں موجود افراد وہ پہلے ہی ختم کر چکے تھے اور اس لحاظ سے یہاں ان کی مزاحمت پر مشتمل تمام افراد ختم ہو چکے تھے۔ پیٹر اور اس کا گروپ۔ کراؤن اور اس کا گروپ سب کو ختم کر دیا گیا تھا اور اب لوماروپہاڑی پر موجود بدھ بھکشو عام بدھ بھکشو تھے۔ عمران ہیلی کاپٹر پر چوٹی سے ذرا نیچے اس غار کا چکر بھی لگا آیا تھا جسے پیٹر نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا اور جہاں سے وہ مشینری کے ذریعے چیکنگ کرتا تھا۔ عمران نے وہ تمام مشینری تباہ کر دی تھی اور گو اس نے لوماروپہاڑی کا تفصیلی جائزہ بھی لے لیا تھا اور وہ چٹان بھی اس نے دیکھ لی تھی جس میں سرخ دائرہ تھا لیکن یہ حقیقت تھی کہ باوجود شدید کوشش کے وہ اس ایم سنٹر کو نہ ہی کھول سکا تھا اور نہ ہی اسے کسی صورت کنٹرول کر سکا تھا۔ وہ بے حد پریشان تھا اور شاید یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع

تھا کہ ان کے مقابل کوئی نہ تھا لیکن اس کے باوجود وہ بے بس کھڑے تھے۔ عمران نے کنٹرول مشینری کو بھی ہر طرح سے چیک کیا تھا۔پہلے اس کا خیال تھا کہ کنٹرول مشینری کے ذریعے وہ کسی نہ کسی سائنسی انداز میں ایم سنٹر کا نہ صرف سراغ لگا لے گا بلکہ اسے آف بھی کر دے گا لیکن اب وہ چہرے پر شکنیں لئے خاموش کھڑا تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ شاید بے بس نظر آ رہے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں صفدر، آج پہلی بار مجھے شدید بے بسی محسوس ہو رہی ہے۔ سب کچھ معلوم ہے۔ سب کچھ سامنے ہے لیکن ہم بے بس ہیں"۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس پوری وادی کو ہی میزائلوں اور بموں سے اڑا دو"...... تنویر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ایکریمیا نے روسیاہ اور شوگران کے پاس موجود اسلحے کو سامنے رکھتے ہوئے اسے سیلڈ کیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے"...... صفدر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زیادہ سے زیادہ ہم اس کنٹرولنگ مشینری کو تباہ کر سکتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اسے تو تباہ کرو۔ چلو کچھ نہ کچھ تو ہو"...... تنویر نے کہا۔

"میں نے شروع سے اسے اس لئے تباہ نہیں کیا تھا کہ اس کی مدد سے ایم سنٹر کو کنٹرول کروں گا لیکن اب تفصیلی چیکنگ کے باوجود میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ مشینری مشن مکمل کرنے میں کام آجائے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اب کیا۔یہاں کھڑے سوچتے ہی رہ جائیں گے"...... اس بار جولیا نے کہا۔

"اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اپنی خصوصی رحمت کر کے ہماری اور پاکیشیا کے پندرہ کروڑ عوام کی مدد کرے"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی یکلخت عمران کی جیب سے ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور پھر اس کے مخصوص ڈائل پر فریکونسی چیک کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو۔لارڈ فلنک کالنگ۔اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔پیٹر اٹنڈنگ یو سر۔اوور"...... عمران نے پیٹر کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پیٹر۔تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں۔اوور"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"جناب، میں تو خود ان کے انتظار میں ہوں۔لیکن وہ یہاں آ ہی

نہیں رہے۔اوور"...... عمران نے پیٹر کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کراؤن سیکورٹی آفیسر نے اپنے بھائی سٹار کونسل کے چیف انجنیئر جانسن سے بات کرتے ہوئے اسے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایم سنٹر کے خلاف کام کر رہے ہیں اور ان کے ساتھ کوئی سائنسدان بھی ہے جس کی وجہ سے اس کا بھائی جانسن انتہائی تشویش کا شکار ہو گیا تھا۔اسے کیسے معلوم ہوا کہ سائنسدان ان کے ساتھ ہے۔اوور"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"اسے میں نے بتایا تھا جناب۔کیونکہ سنا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انچارج علی عمران سائنسدان بھی ہے۔اس لئے اس نے کہا ہو گا لیکن جانسن نے کیا تشویش ظاہر کی ہے۔اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ جانسن کہہ رہا تھا کہ اگر یہ لوگ کنٹرولنگ سیکشن کی مشینری کو کنٹرول کر لیں تو وہ ایم سنٹر کے ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی کی میں گڑبڑ کر سکتے ہیں اور اگر ایسی گڑبڑ ہو گئی تو پھر ایکریمیا سے ماہرین کو جا کر ایم سنٹر کو اوپن کر کے ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی کی کو درست کرنا پڑے گا۔اوور"...... لارڈ فلنک نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی۔

"اوہ نہیں جناب۔یہاں تو وہ دوسرا سانس بھی نہیں لے سکتے۔میں نے انتظامات ہی ایسے کئے ہوئے ہیں۔آپ بے فکر رہیں۔ایسا ہو

ہی نہیں سکتا۔اوور"....... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے، بہر حال میں نے اس لئے کال کی ہے کہ تم مزید الرٹ ہو جاؤ۔اوور"....... لارڈ فلنک نے کہا۔

"یس سر۔میں محتاط ہوں۔اوور"....... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اللہ تعالیٰ واقعی بے حد رحیم و کریم ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا ہے عمران صاحب"....... صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے چونک کر کہا۔

"میرے ذہن میں بھی نہ تھا کہ اس کنٹرولنگ مشینری میں ایسی ڈیوائس بھی موجود ہے جس سے ایم سنٹر کے ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی کی میں گڑبڑ کی جا سکتی ہے۔کراؤن کے بھائی جانسن نے لارڈ فلنک سے تشویش کا اظہار کیا اور اس خطرے کا اظہار کیا اور لارڈ فلنک نے پیٹر کو مزید الرٹ رہنے کے لئے یہ کال کر دی اور اس طرح یہ معلومات خود بخود چل کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہم تک پہنچ گئیں"....... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔صرف کی میں گڑبڑ کر دینے سے ایم سنٹر تباہ تو نہیں ہو جائے گا"....... صفدر نے کہا۔

"سب کچھ ہو جائے گا۔وہ کیا محاورہ ہے۔عقلمند کو اشارہ ہی کافی

ہوتا ہے اور تم سب بہر حال ضرورت سے زیادہ عقلمند ہو"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس غار کی طرف بڑھ گیا جہاں کنٹرولنگ مشینری کام کر رہی تھی۔

"تم سب یہیں رہو گے۔اچانک کوئی بھی یہاں آ سکتا ہے"۔عمران نے ایک لمحے کے لئے رک کر گردن موڑتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔پھر عمران آگے بڑھ کر غار میں داخل ہو گیا۔

"خوش قسمتی واقعی عمران صاحب کے ساتھ ساتھ رہتی ہے"۔کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران اپنی ذات کے لئے یہ سب کچھ نہیں کر رہا اور نہ ہی اسے اس سے کوئی مالی فائدہ ہو گا۔وہ یہ سب کچھ پاکیشیا کے پندرہ کروڑ بے گناہ اور معصوم عوام کے تحفظ اور سلامتی کے لئے کر رہا ہے۔اس لئے اس کے اندر خلوص موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کو خلوص بے حد پسند ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس کی رحمت ساتھ ساتھ رہتی ہے جسے سب خوش قسمتی سمجھتے ہیں"....... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ہر کام اپنے مالی فائدے کے لئے کرتا ہے۔چیک وصول کرتا ہے مفت نہیں کرتا"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جتنا چیک اسے چیف دیتا ہے اس سے زیادہ وہ سوپر فیاض سے وصول کر لیتا ہے اور ویسے بھی عمران چاہے تو سپر پاورز اپنے خزانوں کے منہ اس کے لئے کھول دیں لیکن یہ عمران کے اندر کا خلوص ہے

کہ وہ اپنی جان ہر وقت ہتھیلی پر اٹھائے پاکیشیا کی سلامتی اور تحفظ کے لئے کام کرتا رہتا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"عمران کتنی مالیت کا چیک لیتا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"عمران صاحب تو ہر وقت روتے ہی رہتے ہیں کہ چیف انہیں معمولی سی مالیت کا چیک دے کر ٹال دیتے ہیں لیکن میرا ذاتی خیال ہے کہ عمران چیف سے کچھ نہیں لیتا"...... صفدر نے جواب دیا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کچھ نہیں لیتا تو پھر گزارہ کیسے کرتا ہے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب اپنی اماں بی کی تمام جائیداد کا کرایہ اور آمدنی ان سے وصول کر لیتے ہیں۔ اس لئے ان کی جیبیں بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈیوں سے بھری رہتی ہیں اور وہ اسے انتہائی فیاضی سے غریبوں کو دے دیتے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"کیا عمران کی اماں بی بھی جاگیردار ہیں"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جاگیردار نہیں تو ان سے کم بھی نہیں ہیں۔ ان کے والد بہت بڑے آدمی تھے اور ظاہر ہے ان کی وفات کے بعد ان کی اکلوتی بیٹی کو ہی ان کی ساری جائیداد مل گئی ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ اس کا انتظام و انصرام تو سر عبدالرحمان کرتے ہوں گے۔ اس لئے آمدنی بھی ان کے پاس جاتی ہو گی"۔ کیپٹن

شکیل نے کہا۔

"نہیں، مجھے ایک بار عمران صاحب نے بتایا تھا کہ سر عبدالرحمان انتہائی اصول پسند ہیں۔ انہوں نے عمران کی اماں بی کے نام علیحدہ اکاؤنٹ کھلوایا ہوا ہے اور ان کی جائیداد کی تمام آمدنی براہ راست اس اکاؤنٹ میں جاتی ہے اور تم سب کو معلوم ہے کہ عمران کی اماں بی نیکی کے کام کو کس قدر ترجیح دیتی ہیں اور ظاہر ہے یہ سارے نیکی کے کام عمران نے اپنے ذمے لے رکھے ہوں گے"۔ صفدر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو پھر عمران صاحب ہر وقت اپنے مفلس اور قلاش ہونے کی بھیروی کیوں الاپتے رہتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"تاکہ ان کے دل میں غرور نہ آسکے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اعلیٰ محفلوں میں بھی اپنی مفلسی اور قلاشی کا رونا رونے بیٹھ جاتے ہیں جہاں ہم جیسے لوگ بھی اپنے سٹیٹس کو قائم رکھنے کے لئے خواہ مخواہ اکڑے بیٹھے ہوتے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تو ناشکری ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو اس کا شکر ادا کرنا چاہئے"...... صالحہ اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی۔

"عمران صاحب کے نزدیک دولت کا شکرانہ اس کے بانٹنے میں ہے۔ صرف منہ سے شکر ادا کرنے کو وہ سرے سے شکرانہ سمجھتے ہی نہیں اور یہ کام وہ کرتے بھی رہتے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"مجھے تو ان کے باورچی سلیمان پر حیرت ہوتی ہے۔ وہ ہر لحاظ سے

عمران صاحب کا ساتھ دیتا ہے اور ایسی ایسی رمزیہ باتیں کرتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"عمران صاحب اور سلیمان دونوں اکٹھے پلے بڑھے ہیں۔ سلیمان ان کے گھر میں ہی پلا بڑھا ہے۔ وہ عمر میں عمران سے بڑا ضرور ہے لیکن حقیقتاً وہ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ عمران صاحب اگر اداکار ہیں تو سلیمان سپر اداکار ہے۔ اسی لئے تو ان دونوں کی نبھ رہی ہے"...... صفدر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب عمران کو غار سے باہر آتا دیکھ کر چونک پڑے۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"کیا ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے وہی ہو گا جو اللہ کو منظور ہو گا"۔ عمران نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کام نہیں ہو سکا"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کام تو ایک طرف، کام کا پہلا حرف "ک" ہی نہیں ہو سکا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب"...... صفدر نے کہا۔

"واپسی اور کیا ہو سکتا ہے۔ چلو ہیلی کاپٹر موجود ہے"...... عمران نے کہا اور ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"اس مشینری کو تباہ کر دیا ہے یا نہیں"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"کیا ضرورت ہے۔ یہ معمولی سی مشینری ہے۔ ایکریمیا کے لئے اس کی کیا اہمیت ہے"...... عمران نے کہا لیکن تنویر تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا غار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آؤ"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب ڈھیلے قدموں ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ اب چیف کو کیا جواب دیا جائے گا"۔ صفدر نے ہیلی کاپٹر میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ مشن ناکام رہا ہے"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"چیف تو ہمیں گولی سے اڑا دے گا"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ چیف کی اپنی مرضی ہے کہ وہ اپنے ممبران سے کیا سلوک کرتا ہے۔ میں تو ویسے ہی باہر کا آدمی ہوں۔ میں کیسے کارِ سرکار میں مداخلت کر سکتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کو بھی تو چیک نہیں ملے گا"...... صفدر نے عمران کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم سب وصیت میں میرا نام لکھ جانا۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئے۔ اسی لمحے انہیں دور سے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سمجھ گئے کہ تنویر نے کارروائی شروع کر دی ہے۔ تھوڑی دیر بعد تنویر دوڑتا ہوا غار سے نمودار ہوا اور پھر تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف

بڑھنے لگا۔

" تنویر عقلمند ہے۔ اس نے اپنی بچت کا سکوپ نکال لیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس سے کیا فرق پڑے گا۔ اصل مشن تو مکمل نہیں ہوا"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے تنویر ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔

" کیا ہوا تنویر"...... صفدر نے کہا۔

" میں نے تمام مشینری تباہ کر دی ہے"...... تنویر نے خاصے پرجوش لہجے میں جواب دیا۔

" لیکن اس سے کیا فرق پڑے گا۔ اصل مشن تو مکمل نہیں ہوا"...... جولیا نے کہا۔

" کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے"...... تنویر نے جواب دیا اور عمران اس کا جواب سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کیا اور پھر اسے فضا میں بلند کر کے وہ اسے لومارو پہاڑی کے اوپر سے اڑاتا ہوا دارالحکومت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ماحول پر اداسی سی طاری تھی۔

" کیا بات ہے۔ یہ ماحول سوگوار کیوں ہے۔ تنویر مشینری کا گورکن ضرور ہے آدمیوں کا تو نہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" مجھے گورکن کہہ رہے ہو۔ کیوں"...... تنویر نے انتہائی غصیلے

لہجے میں کہا۔

" ابھی جو کام تم کر کے آئے ہو۔ اسے یہی نام دیا جا سکتا ہے ورنہ بغیر کسی رکاوٹ کے معمولی سی مشینری کو فائرنگ کر کے تباہ کر دینا اب اتنا بڑا کارنامہ تو نہیں ہے کہ تمہیں نوبل پرائز دیا جائے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" تم اپنی بات کرو۔ تم نے کیا کیا ہے۔ ہماری بات چھوڑو"۔ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہمارے پاکیشیا میں عام طور پر یہ مشہور ہے کہ جیسی قوم ویسا لیڈر۔ اور ایک محاورہ یہ بھی ہے کہ جیسی روح ویسے فرشتے۔ اب جس قسم کے تم لوگ ہو تمہارا لیڈر بھی تو ویسا ہی ہو سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو اس بار تنویر نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے۔

" عمران صاحب، پلیز اب ہمارا دل تو نہ جلائیں"...... صفدر نے کہا۔

" ارے کمال ہے۔ ابھی تمہارے پاس دل موجود ہے۔ حیرت ہے"...... عمران نے کہا۔

" تم خاموش رہو۔ بس"...... جولیا نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے، میں تو اس سوگوار ماحول کی وجہ سے بول رہا ہوں ورنہ سب جانتے ہیں کہ میں کتنا کم گو واقع ہوا ہوں"...... عمران نے

جواب دیا تو سب نہ چاہنے کے باوجود بھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب۔ جب بھی آپ مشن مکمل کرتے ہیں تو ہم پر یہی ظاہر کرتے ہیں کہ مشن مکمل نہیں ہوا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب کیپٹن شکیل کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"تم نے یہ بات کس پیرائے میں کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ اکیلے کنٹرولنگ سیکشن میں رہے اور کافی دیر بعد واپس آئے اس کے بعد تنویر نے یہ مشینری تباہ کر دی اور آپ نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس کا مطلب تھا کہ اب یہ مشینری آپ کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی یا دوسرے لفظوں میں آپ نے اس سے جو کام لینا تھا وہ لے لیا۔ اس کے بعد سب ساتھی مشن مکمل نہ ہونے پر افسردہ ہیں لیکن آپ کے چہرے پر اطمینان اور مسکراہٹ موجود ہے۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کامیاب ہو چکے ہیں لیکن آپ جان بوجھ کر ہم پر اس کا اظہار نہیں کر رہے"...... کیپٹن شکیل نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ واقعی عمران صاحب مطمئن ہیں"...... صفدر نے چونک کر کہا اور سب کے چہروں پر یکلخت امید سی ابھر آئی۔

"میں تو ہر حال میں مطمئن رہتا ہوں۔ اماں بی نے مجھے یہی تو سبق دیا ہے کہ ہر حال میں راضی برضا رہو۔ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا

ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اماں بی نے آپ کو یہ سبق بھی تو دیا ہوگا کہ جدوجہد کرو"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں، آخری سانس تک"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ بغیر مزید جدوجہد کے واپس کیوں جا رہے ہیں"۔ صفدر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس نے عمران کو گھیر لیا ہو۔

"اب پہاڑیوں سے سر ٹکرانے کو تو جدوجہد نہیں کہا جا سکتا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی عمران کی بات کا جواب دیتا اچانک عمران کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کیا اور پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کے ڈائل پر فریکونسی دیکھی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ لارڈ فلنک کالنگ۔ اوور"...... لارڈ فلنک کی تیز اور بھاری آواز سنائی دی۔

"یس، پیٹر بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے پیٹر کی آواز اور لہجے میں جواب دیا۔

"پیٹر، ابھی ابھی سٹار کونسل کے چیف انجینیئر جانسن نے مجھے اطلاع دی ہے کہ کنٹرولنگ سیکشن سے ریسیو ہونے والی رپورٹس اچانک آنا بند ہو گئی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اوور"...... لارڈ فلنک نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں نے کنٹرولنگ سیکشن کی مشینری تباہ کر دی ہے اس لئے ۔اوور"...... عمران نے پیٹر کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔کیا مطلب۔ تمہاری وہاں موجودگی میں یہ کیسے ہو گیا۔اوور"...... دوسری طرف سے لارڈ فلنک نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"کنٹرولنگ مشینری لوماروپہاڑی سے کافی دور ایک علیحدہ پہاڑی میں نصب ہے اور اسے چونکہ کوئی اہمیت نہ دی گئی تھی اس لئے میں نے بھی وہاں کوئی حفاظتی انتظامات نہیں کئے تھے اور یہ لوگ براہ راست وہاں پہنچ گئے تھے اور اسے تباہ کر کے واپس چلے گئے ۔اوور"۔ عمران نے جواب دیا۔

"واپس چلے گئے ۔کیا مطلب۔ تم کیا کرتے رہے ہو وہاں۔ اوور"...... لارڈ فلنک نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب، ایم سنٹر تو محفوظ ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ مطمئن ہو کر واپس چلے گئے ہیں۔انہوں نے شاید اس کنٹرولنگ مشینری کو ہی ایم سنٹر سمجھ لیا تھا۔اس لئے یہ تو اچھا ہوا ہے۔یہ معمولی سی مشینری ہے۔ اسے آسانی سے دوبارہ نصب کر لیا جائے گا۔لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا بلکہ یوں سمجھیں کہ اب روسیاہ اور شوگران کا خطرہ بھی ختم ہو گیا کیونکہ پاکیشیائی حکام نے یہ بات انہیں بھی بتا دینی ہے ۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا۔ اوہ ہاں، ویری گڈ۔ تم واقعی بے حد ذہین ہو۔ ٹھیک ہے اب میں مطمئن ہوں۔اوور اینڈ آل۔۔ دوسری طرف سے لارڈ فلنک نے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھانا شروع کر دیا۔

"عمران صاحب۔ اب ایکریمین ماہرین یہاں آئیں گے دوسری مشینری نصب کرنے"...... صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے انہوں نے اپنا کام تو کرنا ہی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیوں نہ ان کا یہاں انتظار کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ دو چار ماہ بعد آئیں۔ہم یہاں ٹھہر کر کیا کریں گے ۔دو چار انجنیئر اور مار لیں گے اور کیا ہو گا"...... عمران نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔آپ نے ایک بار بتایا تھا کہ اگر کنٹرولنگ سیکشن تباہ ہو جائے تو ایم سنٹر براہ راست رپورٹس بھجوانا شروع کر دیتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو پھر تو رپورٹس انہیں مل رہی ہوں گی۔ پھر اس جانسن نے کیوں کہا کہ رپورٹس ملنا بند ہو گئی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اب ہم دارالحکومت کے نواح میں پہنچنے والے ہیں۔ اس لئے تمہارے اس سوال کا جواب فی الحال نہیں دیا جا سکتا"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرنا

شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر دارالحکومت کے نواحی علاقے میں درختوں کے ایک بڑے جھنڈ میں اتر گیا۔

"آؤ، اب ہم خطرے کی حدود سے باہر نکل آئے ہیں"...... عمران نے باہر نکل کر کہا تو سب چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیسا خطرہ"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہاں دارالحکومت میں ایکریمین ایجنٹ اور گروپس موجود ہیں جو اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی اڑا سکتے تھے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک مضافاتی کالونی میں داخل ہوئے اور پھر اس مضافاتی کالونی کے چوک سے انہیں دو خالی ٹیکسیاں مل گئیں۔ عمران نے مین مارکیٹ جانے کا کہا اور ایک ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب مین مارکیٹ میں پہنچ کر اتر گئے۔

"تم سب نے یہاں مختلف سٹورز سے میک اپ کا سامان اور نئے لباس خریدنے ہیں اور پھر نیا میک اپ کر کے اور نیا لباس پہن کر نیشنل گارڈن پہنچ جانا ہے۔ پھر وہاں سے آگے چلیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب کیا یہاں ہمارے لئے کوئی خطرہ ہے"...... سب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خطرہ ہے تو کہہ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ پھر اس نے بھی میک اپ باکس خریدا۔ نیا لباس لیا اور ایک ہوٹل کے واش روم میں اس نے لباس تبدیل کیا اور پھر میک اپ تبدیل

کر کے اس نے اتارا ہوا لباس ڈبے میں ڈال کر شاپر میں ڈالا اور شاپر اٹھا کر واش روم سے باہر آ گیا۔ پرانے لباس کا ڈبہ اس نے ایک بند گلی میں موجود کوڑے کے ڈرم میں ڈالا اور پھر واپس آ کر وہ سڑک پر پیدل ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر ایک پبلک فون بوتھ میں داخل ہو کر اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے کیونکہ انکوائری کے لئے سکے نہیں ڈالنے پڑتے تھے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کسی بڑی رئیل اسٹیٹ ایجنسی کا فون نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے جیب سے سکے نکالے اور انہیں فون پیس کے مخصوص خانے میں ڈال کر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس، تابات رئیل اسٹیٹ"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس، مینجر کمال بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میرا نام کرشن ہے۔ میں کافرستان سے سیاحت کے لئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں آیا ہوں اور مجھے ایک رہائش گاہ چاہئے کسی اچھی سی کالونی میں۔ آپ کو نقد زر ضمانت وہیں اسی رہائش گاہ پر موجود آپ کے آدمی کو ہی دے دی جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ پتہ نوٹ کر لیں۔ روما کالونی، کوٹھی نمبر آٹھ اے بلاک وہاں ہمارا آدمی رامو موجود ہو گا۔ آپ اسے ایک لاکھ تا باقی دے کر کوٹھی حاصل کر سکتے ہیں۔ معاہدہ پر بھی آپ سے وہیں دستخط کرا لئے جائیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ کر فون بوتھ سے باہر آ گیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اپنے ساتھیوں سمیت روما کالونی کی اس کوٹھی میں موجود تھا۔ عمران نے نیشنل گارڈن جانے سے پہلے ایک قریبی کلب میں جا کر مشینی جوئے کی مدد سے خاصی بڑی رقم حاصل کر لی تھی اور پھر وہ نیشنل گارڈن گیا اور وہاں سے اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر وہ یہاں آیا تھا۔ یہاں ایک آدمی موجود تھا جسے رقم دے کر اور معاہدے کے کاغذ پر دستخط کر کے عمران نے اسے فارغ کر دیا اور اب وہ سب اس رہائش گاہ کے سٹنگ روم میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب، آپ یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تاکہ کچھ نہ کچھ واقعی کیا جا سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے غلط بات تو نہیں کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کیا کریں گے"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو بہرحال کرنا ہی پڑے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کراؤن کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کراؤن کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جانسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد جانسن کی آواز سنائی دی۔

"جانسن۔ تم نے لارڈ فلنک کو کہا ہے کہ کنٹرولنگ مشینری تباہ ہو گئی ہے۔ اس لئے سیکشن رپورٹس نہیں آ رہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ اوور"...... جانسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب نے پیٹر کو بتایا ہے اور پیٹر نے مجھے بتایا ہے۔ لیکن ایم سنٹر تو محفوظ ہے۔ وہاں سے براہ راست رپورٹس تو مل رہی ہوں گی۔ اوور"...... عمران نے کراؤن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن تمہیں ان ساری باتوں کا علم کیسے ہوا۔ تم انجنیئر تو نہیں ہو۔ اوور"...... جانسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ایک بار تم نے خود بتایا تھا۔ تمہیں یاد نہیں رہا۔ میں نے یہی بات پیٹر کو بتائی تو پیٹر کو بھی تمہاری طرح مجھ پر یقین نہیں آیا

اور اسے یقین دلانا ضروری ہے۔ تم مجھے ایم سنٹر کی مخصوص فریکونسی بتا دو ماسٹر کمپیوٹر کی۔ تاکہ میں پیٹر کو یقین دلا دوں کہ میں واقعی تم جیسے چیف انجنیئر کا بھائی ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جانسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا چلو بتا دیتا ہوں لیکن اسے نہ بتانا کہ یہ فریکونسی میں نے تمہیں بتائی ہے۔ کیونکہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ البتہ اس فریکونسی پر تم اس کی بات ماسٹر کمپیوٹر سے کرا دینا۔ وہ جواب دے گا۔ اوور"...... جانسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتا دی۔

"بے حد شکریہ جانسن۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔ اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہیلو ہیلو۔ کال فار ماسٹر کمپیوٹر۔ اوور"...... عمران نے بار بار یہ الفاظ کہتے ہوئے کہا۔

"کال اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ لہجہ بھی مشینی تھا۔

"کال نمبر دو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کال نمبر ون ون تھری ون ٹو۔ اوور"...... وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اٹ از لاسٹ کال۔ کلوز دی کال سرکٹ۔ اوور"...... عمران نے

کہا۔

"یس۔ اٹ از لاسٹ کال۔ اوور"...... وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"لو بھئی۔ اب تو خوش ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ کچھ ہمیں بھی بتا دو"...... جولیا نے کہا۔

"وہی جو ہونا چاہئے تھا۔ ابھی لارڈ فلنک کی کال آئے گی۔ اسے بھی بتانا پڑے گا۔ اس لئے کچھ دیر صبر کرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر واقعی دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ لارڈ فلنک کالنگ۔ اوور"...... لارڈ فلنک کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ پیٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے پیٹر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"پیٹر، یہ کیا ہو رہا ہے۔ سٹار کونسل کے چیف انجنیئر جانسن نے ابھی کال کی ہے کہ ایم سنٹر سے بھی رپورٹیں آنا بند ہو گئی ہیں۔ کیا ہو رہا ہے۔ اوور"...... لارڈ فلنک نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہی ہو رہا ہے لارڈ فلنک۔ جو ہونا چاہئے تھا۔ میں پیٹر نہیں بلکہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ پیٹر اور

اس کے تمام ساتھیوں کی لاشیں تو اب تک گدھ کھا پی کر فارغ ہو چکے ہوں گے اور یہ بتادوں کہ ایم سنٹر کی تباہی کے اصل ذمہ دار آپ اور سٹار کونسل کے چیف انجنیئر جانسن ہیں۔ ورنہ ہم تو ناامید ہو کر واپس جا رہے تھے لیکن جانسن نے آپ کو کال کر کے بتایا کہ کس طرح کنٹرولنگ سیکشن کی مشینری کے ذریعے ایم سنٹر کے ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی کی میں گڑبڑ کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ یہ اطلاع آپ نے مجھے بطور بیپٹر دے دی۔ میں نے اس اطلاع کے بعد اس مشینری پر محنت کی اور میں نے ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی کی میں گڑبڑ تو کر دی لیکن اسے مکمل طور پر آف کرنے اور اسے تباہ کرنے کے لئے ضروری تھا کہ ماسٹر کمپیوٹر کی لنکنگ فریکونسی معلوم ہو سکے۔ چنانچہ میں نے کراؤن کی آواز اور لہجے میں جانسن سے براہ راست بات کر کے اس سے یہ فریکونسی معلوم کر لی۔ چنانچہ اس فریکونسی پر کال کر کے میں نے ماسٹر کمپیوٹر کو آن کر دیا اور چونکہ کی میں پہلے ہی گڑبڑ تھی اس لئے آن ہوتے ہی اس کی کارکردگی کلوز ہو گئی لیکن اٹیمک بیٹریوں سے پاور مسلسل اسے سپلائی ہو رہی تھی۔ اس لئے وہ گرم ہو گیا اور پھر پھٹ گیا۔ اس کے پھٹتے ہی پورے ایم سنٹر کی مشینری بھی خودبخود مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ اس طرح تمہارا یہ سنٹر تمہارے اپنے ہی ہاتھوں تباہ ہو گیا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کو زور سے فرش پر پھینک دیا اور ٹرانسمیٹر پرزوں میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔

"عمران صاحب، آپ نے اس سارے کام کے لئے اتنا وقت کیوں لیا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ہیلی کاپٹر ریڈیو کنٹرول تھا اور یہاں دارالحکومت میں ایکریمین ایجنٹ موجود ہیں اور لارڈ فلنک انہیں کہہ کر کچھ بھی کرا سکتا تھا۔ اس لئے میں خاموش رہا۔ اب ٹرانسمیٹر ٹوٹ جانے کے بعد وہ لوگ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کرتے پھریں۔ وہ ہم تک نہیں پہنچ سکتے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر جانسن آپ کو فریکونسی نہ بتاتا تو کیا یہ مشن مکمل نہ ہوتا"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کنٹرولنگ مشینری کا لنک ایم سنٹر کے ماسٹر کمپیوٹر سے مخصوص فریکونسی پر ہی ملتا ہے۔ اور وہ مخصوص فریکونسی میں نے اس مشینری کی مدد سے معلوم کر لی تھی لیکن میں کنفرم ہونا چاہتا تھا۔ اگر جانسن نہ بھی بتاتا تب بھی یہاں پہنچ کر میں نے اس فریکونسی پر کال کرنا تھی اور نتیجہ پھر بھی وہی نکلتا جو اب نکلا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم یہ سب کچھ وہاں بھی تو بتا سکتے تھے۔ پھر کیوں نہیں بتایا تم نے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہاں اگر بتا دیتا تو تم سب نے اس بات پر مصر ہو جانا تھا کہ اس سنٹر کو تباہ کر کے ہی واپس جانا ہے اور وہاں سے یہاں تک واپسی بھی شاید مشکل ہو جاتی اس لئے مجبوری تھی۔ ویسے تو اب بھی تا بات میں

ایکریمین ایجنٹ ہمیں تلاش کرنے کے لئے نکل پڑے ہوں گے لیکن اب ہمیں ٹریس کرنا اتنا آسان نہیں ہوگا۔ جتنا اس وقت ہو سکتا تھا اور اصل بات اور بھی ہے"...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑا۔

"کیا اصل بات ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ تمہارے لٹکے ہوئے چہرے دیکھ کر ہی میرا ایمان تازہ ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس کے ڈنکے پوری دنیا میں بج رہے ہیں اور جو ناکام ہونا جانتی ہی نہیں۔ جب اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لٹکے ہوئے چہرے دیکھتا ہوں تو واقعی ایمان تازہ ہو جاتا ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر منحصر ہے۔ ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ناکام ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد